إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ

الحمد للہ

والمنہ کہ

حصۂ سوم

فیصلۂ آسمانی

ملقب بہ

دلائل حقانی

جس میں

مسیح قادیانی کی تردید میں نہایت روشن دلیلیں اور لائق محققانہ بحثیں ہیں

از افاداتِ کاملہ

عالمِ ربانی ماحی وساوسِ شیطانی سید ابو احمد رحمانی دام فیضہ

سنہ ۱۳۳۲ ہجری المقدس

مطبوعہ فریاز اسٹیم پریس امرتسر

باراول

تعداد ۱۰۰۰

حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل

اللّٰہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تعریف اوسی ذات اقدس کیلئے زیبا ہے جو ہر عیب سے پاک اور اپنے بندونپر کمال مہربان ہے جسنے ہماری ہدایت کیلئے اپنے برگزیدہ رسول بھیجے اور حق اور باطل کے تمیز کرنیکے لئے عقل سلیم عنایت کی ؞

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیدِ الھادِین وخاتم النبیّین ورحمۃٍ للعالمین وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین

برادرانِ اسلام اس ناچیز نے محض آپکے خیر خواہی کے خیال سے رسالہ فیصلہ آسمانی لکھا ہے یہ اوس کا تیسرا حصہ ہے طالبین حق سے مین التجا کرتا ہون کہ اس رسالہ کو بنظر غور ملاحظہ کرین مذہب اسلام کی روشنی جب سے پھیلی ہر اوسکے دوسری صدی سے ایسے لوگ پیدا ہونے شروع ہوئے جنہون نی اسلام کو بظاہر مانکر اوسکی روشنی کو ماند کرنا چاہا اور اس بہتیرن امت کو فتنہ مین ڈالا کتنون نے نبوت کا دعوی کرکی خلق کو گمراہ کیا بعضے مہدی موعود بنکر بادشاہ ہو گئے لاکہون کے مقتدٰی قرار پائے غرضکہ اپنی لیاقت اور ہمت اور کوشش کے بموجب کامیاب ہوئے اور بعض ناکام رہے ہندوستان مین بھی ایسے لوگ ہوئے مثلاً اونمین سید محمد جونپوری[1] ہوئے

[1] سید محمد کی پوری حالت رسالہ ہدیہ مہدویہ سے معلوم ہو سکتی ہے یہ رسالہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۸۷ھ مین چھپا ہے مرزا صاحب کی حالت اونکے بہت مشابہ ہے اور اوس کے مریدین کی حالت انکے مریدین سی جن حضرات کو مرزا صاحب کیطرف میلان ہو وہ اس رسالہ کو دیکھین اور اوسکی حالت کو مرزا صاحب کی حالت سی ملائین مین آپکی محض خیر خواہی سے آپ کو متوجہ کرتا ہون ؞

مین ایک شخص ہوا اس نے مہدی ہونیکا دعوی کیا اور اپنے آپکو تمام انبیا سے افضل بتایا اور اوسکی سحر بیانی کی وجہ سے لاکھوں نے اوسکو مانا اور اسوقت اوسے مرے ہوی چار سو برس سے زیادہ ہوگئے مگر ابتک اوسکو ماننے والے حیدر آباد وغیرہ مین موجود ہین تیرہوین صدی مین علی محمد بابی[۱] نے ملک فارس مین مہدی ہونیکا دعوی کیا اور باوجود حاکم وقت کے مخالفت کے کثرت سے اوسکے ماننے والے ہوئے اور اسوقت اوسکے ماننے والے بمبئی - رنگون - استنبول - مصر - شام - امریکہ - لندن وغیرہ مین موجود ہین اسیطرح چودھوین صدی مین ہندوستان کے خطہ پنجاب مین یہ فتنہ اُٹھا اور مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان نے معجون مرکب ہونیکا دعوی کیا یعنی یہ کہا کہ مسلمانوں اور عیسائیو نکے لئے مین مہدی - اور مسیح ہون اور ہندون کے لئے کرشن ہون اونکے حالات معلوم کرنیسے اس کی بنیاد یہ معلوم ہوتی ہے کہ ابتدا سے مین مرزا صاحب نیک مزاج - اور ذی علم تھے اور مناظرہ اور تحریر کا ذوق طبعی تھا اس کے ساتھ جبلی طور سے اونکی طبیعت مین علو اور کبر تھا اتفاقاً اسوقت پادریوں کا زور تھا اونسے مقابلہ کا اتفاق ہوا اور اسلام کی حقانیت کے اثبات مین دلائل لکھنے کا ارادہ کیا براہین احمدیہ لکھنا شروع کیا پہلی دلیل جو انہون نے لکھی وہ بہت عمدہ لکھی چونکہ خلقی طور سے اونکی طبیعت مین علو تھا اس لئے وہ خود اوس سے متاثر ہوئے اور اپنے آپکو بہت ہی بڑا قابل اور مضمون نگار سمجھنے لگے اور ان کی قابلیت کی خیالی عظمت نے اونکے ذہن مین یہ جما دیا کہ ایسے ایسے تین سو دلیلین ہم لکھ سکتے ہین اسی بنیاد پر انہون نے بڑی زور سے نہایت جلی

[۱] علی محمد بابی کی حالت رسالہ مذہب الاسلام مطبوعہ پیسہ اخبار لاہور کے خاتمہ سے اور سفرنامہ حافظ عبد الرحمن صاحب امرتسری مطبوعہ مفید عام لاہور سے معلوم کرنا چاہیے جن حضرات کو تحقیق حق کا شوق ہو اور مرزا صاحب کی طرف انہین رجحان ہو وہ اس کے حالت پر غور کرین اسکے مریدین کی حالت جہانتک سنی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے مریدو نسے بہت اچھے تھے کچھ عرصہ ہوا اونکے خلیفہ عبد البہا لندن مین آئے تھے اور بعض اہل ولایت نے اونہین اعزاز سے لیا تھا اور اونکی تقریر سننے کیلئے وہانکے لوگونکو دعوت دی تھی اور انہون نے فارسی مین لیکچر دیا تھا اور مترجم انگریزی مین ترجمہ کرتا گیا تھا مرزا صاحب کے ایکمرید خواجہ کمال الدین وہان پہونچے ہین اور ایک اخبار بھی جاری کیا ہے مگر وہان ان کی وقعت نہین ہے ایکمرتبہ انہون نے لیکچر دینے کیلئے مجمع کیا مگر انکے تقریر کی تمہید بھی پوری نہوئی تھی کہ اکثر لوگ چلے گئے

حرف نہین اعلان دیا (چونکہ وہ خیالی علو کا ثمرہ تھا اس لئے وہ پورا نکر سکے) چونکہ براہین ہین جو دلیل لکھی گئی تھی وہ عمدہ تھی اس لئے ہر طرف سے آفرین اور مرحبا کی صدا بلند ہوئی اور اونکی طرف لوگ متوجہ ہوئے تعریف ہونے لگی اور زر بھی آنے لگا اب خدا تعالی کا امتحان شروع ہوا اور سخت ابتلا پیش آیا جسکا ذکر قرآن مجید مین اسطرح ہوا ہے *

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰہُ رَبُّہٗ فَاَکْرَمَہٗ وَنَعَّمَہٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ اَکْرَمَنِ پروردگار جب کسی انسان کو آزمائش مین ڈالتا ہے تو اوسکا اکرام کرتا ہے یعنی خلق کو اسکیطرف متوجہ کرتا ہے اور مخلوق اسکی عظمت کرنے لگتی ہے اور دنیاوی نعمتین بھی اوسے ملنے لگتی ہین اوسوقت یہ شخص سمجھتا ہے کہ میرے پروردگار نے میری عظمت کی ہین مقبول خدا ہوگیا * اس حالت مین اسکا دماغ ٹھکانے نہین رہتا اور جیسی طبیعت اس کی عالی ہوتی ہے ویسا ہی عالی دعوی کرنے لگتا ہے خلق کا رجوع ہونا اور خوش حالی سے گذر ہونے لگنا سخت ابتلا ہے اسمین مرزا صاحب کا دماغ بگڑا اور پہلے مجدد اور محدث ہونیکا دعوی کیا پھر جسقدر لوگون کی توجہ زیادہ ہوئی اور اہل کمال ذی علم نے قابل توجہ نہ سمجھکر سکوت اختیار کیا اسوجہ سے مرزا صاحب نے اپنے مقابل مین سبکو جاہل خیال کرکے جو جی مین آیا کہنا شروع کیا اور دلی خواہش اونکی یہ ہوگئی کہ ساری دنیا مجھے اپنا مقتدا مان لے اور دنیا کے تمام باشندے یعنی ہندو - مسلمان - عیسائی وغیرہ سب اپنا پیشوا مجھے بنالین مگر افسوس ہے کہ بجز چند مسلمانون کے اور کسی نے اونہین نہین مانا اور اونکی ذات سے مسلمانونکی تعداد مین کچھہ بھی اضافہ نہ ہوا اور بڑی حسرت اور افسوس کی بات یہ ہوئی کہ انہون نے تمام اہل اسلام کے کفر کا فتوی دیدیا جنہون نے اونہین نمانا اور دنیا کے ۲۳ کروڑ مسلمانونکو کافر بنادیا اور کسی کافر کو مسلمان نہ بنایا اسلام کیلئے اس سے زیادہ اور کیا آفت ہوسکتی ہے کہ تمام دنیا سے اسلام گویا نابود ہوگیا اب اونکے خلیفہ اور صاحبزادے[1] کا اسپر اصرار ہے کہ سبکو کافر بنایا جائے اور کسی سے میل نہ رکھا جائے جس روز سے کوشش مرزا صاحب نے اپنی شہرت اور پیشوا بننے مین کی اوس کے لحاظ سے تو گویا ناکام رہے کیونکہ دنیا کی آبادی مین جو بہت

---

[1] رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء ملاحظہ ہو ۱۲-

بڑی دو گروہ عیسائی اور ہندو ہین اونمین سے کوئی اونپر ایمان نہ لایا[ف] اب رہے مسلمان انہین سے بعض کا اونہین مان لینا کوئی عجب کی بات نہین ہے کیونکہ پہلے اونکی ظاہری صلاح اور دینی حمایت یعنے عیسائی اور آریہ کے جوابات نے اونکیطرف بہت لوگونکو متوجہ کردیا پھر دعوی مہدویت کے بعد انہون نے اپنے پیچدار تحریرونکا ایسا سلسلہ پھیلایا کہ بعض اہل علم بہی اونمین آگئے اور پہر نکلنا مشکل ہوگیا اور ہمین بھی ماننے مین کیا عذر ہوسکتا تھا اگر اونمین وہ باتین پائی جاتین جو مقتدا اور برگزیدۂ خدا حضرات مین ہونا چاہئین بزرگونکی حالات کی کتابین ملاحظہ کیجائین اونکے مفید ہدایات کو دیکھا جاوے پھر مرزا صاحب کے حالات پر غور سے نظر کیجائے تو بدیہی طور سے حق و باطل کا فرق معلوم ہوتا ہے مگر طلب حق ہو اور عنایت خداوندی اوسکی مدد کرے حضرت امام مہدی کی علامتین تو صحیح حدیثون مین موجود ہین وہ ان مین ہوتین تو سر آنکھونپر اونہین لیتے مگر نہایت افسوس کی ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ انمین سے تو کوئی علامت مرزا صاحب مین نپائی گئی بلکہ اون علامتون کے بالکل برخلاف ظاہر ہوا اور ہورہا ہے؟

بھائیو — ذرا غور کرو کہ مرزا صاحب کے قبل کیسے کیسے عالی مرتبت اولیاء اللہ گذرے مثلاً

[ف] میرے علم مین اونکی تمام عمر کی کوشش مین ایک عیسائی یا ہندو اونپر ایمان نہین لایا، اگر دو ایک غیر مشہور عیسائی یا ہندو اونپر ایمان لائے ہون تو اونکے اس عظیم الشان دعوے اور ایسے بلیغ کوشش کے مقابلہ مین کوئی چیز نہیں ہے کیونکہ جن دیندار علما کو کچھ بھی اپنے فضل و کمال کا دعوی نہین ہے اونکے ہاتھ پر کتنے عیسائی اور ہندو توبہ کرچکے ہین پھر مرزا صاحب کے عیسویت اور مہدویت کی خصوصیت کیا ہوئی اونکا دعوے تو یہ ہے کہ "مین تثلیث کے ستون کو توڑنے آیا ہون اب کوئی اونکا ستون توڑنا دکھائے"

بھائیو کچھ تو خوف خدا کرو جو شخص بڑے زور سے یہ دعوی کررہا ہے کہ اگر مین تثلیث پرستی کے ستون کو نہ توڑ دون تو مین جھوٹا ہون اب تم انصاف سے کہو کہ جبکا یہ دعوے ہو اوسکے ہاتھ پر سو دو سو عیسائی تثلیث پرست مسلمان نہین ہوئے پھر اوسنے تثلیث پرستی کے ستون کو کسطرح توڑا جب اتنا خفیف اثر بھی تثلیث پر اسکا نہ ہوا تو کیا وجہ ہے کہ اوس کے اقرار کے بموجب اوسے کاذب نمانا جاوے +

اور بزرگونکے حالت کی حالات "تاریخ" مین دیکھو کہ اون کی ذات سے کس قدر یہود و نصارے اور دیگر کفار اور گنہگار اونکے ہاتھ پر توبہ کرتے تھے

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ جنکے سلسلہ مین خلیفہ صاحب[2] مکہ معظمہ پہونچکر داخل ہوئے تھے اور اب بہی اون کا مرید بتاتے ہین[1] ان حضرات سے مسلمانونکو اور اسلام کو بہت کچھہ فائدہ پہونچا اور سینکڑوں اولیاء اللہ اون کے سلسلہ مین ہوئے جنکے کرامات ونشانات کے دفتر لکھے ہوئے اسوقت موجود ہین باینہمہ ان بزرگون کی خبر قرآن وحدیث مین نہین دی گئی مگر حضرت امام مہدیؑ اور حضرت مسیحؑ کا غل سینکڑون برس سے ہے اور اونکے آنے کی خبر حدیثون مین دیگئی ہے اور خاص وعام مین اونکا انتظار ہے پھر یہ کیون ہے یہ اسلئے ہے کہ اون کی ذات سے اسلام کو مسلمانوں کو ایسا عظیم الشان فائدہ دینی اور دنیاوی پہونچیگا کہ کسی اولیاء اللہ کی ذات مقدس سے نہ پہنچا ہوگا اب یہ بتایا جاوے کہ مرزا صاحب کے آنے سے کیا فائدہ پہونچا اسلام کی کیا ترقی ہوئی مسلمانون کی تعداد مین کسقدر ترقی ہوئی اونکی نکبت اور پریشانی مین کیا کمی ہوئی ذرا نظر اوٹھاکر دیکھو پھر ہر طرف ناکامی اور تنزلی کی گھٹا چھائی ہوئی دیکھو گے اگر آپکو دنیا کی حالت پر نظر ہے اور مسلمانونکے دلی درد مند ہین تو ملاحظہ کیجیئے کہ مرزا صاحب کا وجود شریف جب سے ہوا اور جبتک وہ

---

[1] شیخ عبد الحق محدث دہلوی آپکے حالات مین لکھتے ہین کہ حضرت کی کوئی مجلس یہود ونصاریٰ اور دیگر کفار اور عصاۃ سے خالی نہین ہوتی تھی اپ کی وجہ سے پانسو سے زیادہ یہود ونصاریٰ مسلمان ہوئے مرزا صاحب کی تو پچیس تیس برس کی بے انتہا کوشش اور اپنی ح سرائی سے کچھہ بھی اثر نہ ہوا اسپر تمام اولیا سے برتری کا دعوے ہے اب اونکے خلیفہ اور متبعین کوشش کر رہے ہین اسپر کیا ہوا خواجہ کمال الدین جو لندن مین جاکر کوشش کر رہے ہین تو اسوقت تک نفس مذہب اسلام پر لیکچر دیتے ہین اگر وہان کوئی مسلمان ہو تو وہ اسلام کی خوبی کا اثر ہے اور وہ بہی اسوجہ سے کہ خواجہ صاحب مسلمانونکو کافر نہیں کہتے درحقیقت وہ اس عظیم الشان مسئلہ مین مرزا صاحب کے مخالف ہین اور بالفرض اگر وہان کوئی مرزا صاحب کو بھی مانگیا تو ایسا ہی ہوا جیسا بعض عیسائی شیخ علی محمد بابی اور شیخ عبد البہا کو مان چکے ہین [5] یعنے حکیم نور الدین صاحب ۱۲

[2] خلیفہ صاحب نے مکہ معظمہ مین شاہ عبد الغنی صاحب مرحوم سے بیعت کی تہی اور اخبار بدر مورخہ ہین خلیفہ صاحب لکھتے ہین کہ مین اب بہی ان کا مرید ہون شاہ صاحب مرحوم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہین اونکے خلیفہ مولوی عبد الحق صاحب مہاجر مکہ معظمہ مین موجود ہین وہ کہتے ہے کہ شاہ عبد الغنی صاحب فیض یافتہ حضرت مولنا صاحب گنج مراد آبادی علیہ الرحمۃ کے تھے یعنے حضرت ممدوح سے بہت کچھہ فیض حاصل کیا تھا

از فضل رحمٰن

زندہ رہے اور اب اون کے خلیفہ صاحب موجود ہین اس عرصہ مین کسقدر مسلمانون کی دینی اور دنیاوی حالت
مین تنزل ہوا کتنی اسلامی سلطنتین زیروزبر ہوگئین ہندوستان مین دیکھو کہ کتنی زمینداریان مسلمانون
کی ہنود کے ہاتھہ مین جا چکی ہین اور مسلمان تاجرونکا کیا حال ہو رہا ہے دینداری کیحالت دیکھی جائی
کیسی افسوسناک ہو رہی ہے حدیثون مین جو حالت مسلمانون کے شوق عبادت کی امام مہدی ع
کیوقت مین بیان ہوئی ہے اوسے خیال کیجئے اور اب مسلمانون کی حالت کو دیکھئے تو رونا آتا ہی
شوق عبادت تو بڑی بات ہے انکو عبادت کا خیال ہی بہت کم معلوم ہوتا ہے جو اونپر ایمان لے آئے
ہین اور اونکی صحبت مین رہکر صحابی کا لقب حاصل کر چکے ہین خواہ وہ مرد ہون یا عورت اون کی حالت
بیان کرنے سے شرم آتی ہے اور دیکھنے والے دیکھہ رہے ہین نہ اون کی صورت صلحا کی سی ہے
نہ اون کے حالات واقوال نیکون اور سچون کے سے ہین اور روحانیت کا غلبہ اور اہل دل ہونا تو عظیم
الشان بات ہے مین اوس کی تفصیل نہین کرتا دیکھنے والے دیکھہ رہے ہین اور جنہین خوف خدا اور
طلب حق ہے وہ کچھہ دن بری صحبت سے علیحدہ ہو کر مرزا صاحب اور اونکے متعلقین کے حالات
پر انصاف سے غور کرین پھر اللہ تعالی سے پوری امید ہے کہ امر حق اونپر آفتاب کی طرح روشن ہو
جائیگا یہ ایسی بدیہی اور روشن باتین ہین کہ اونپر تھوڑا غور کرنے کے بعد کوئی حق پسند مرزا صاحب
کے کاذب ہونے مین تامل نہین کرسکتا اور کسی حجت اور دلیل کی اوسے حاجت نہیں رہتی
مگر مین نے بنظر کمال خیرخواہی اور اتمام حجت اون کے دلائل کی حالت بھی اظہر من الشمس کر دی
ہے اور دکھا دیا ہے کہ جو دلیلین اونکی صداقت مین پیش کیجاتی ہین اونہین سے اونکا کاذب ہونا ثابت
مثلاً (۱) بعض وقت قرآن مجید کی بعض آیتون سے اون کی صداقت ثابت کیجاتی ہے اوسکا نمونہ
رسالہ معیار المسیح مین دکھایا گیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ یہی آیتیں اونکے کاذب ہونیکی
دلیلین ہین اور حق پسند ناظرین اونہیں دیکھہ چکی ہیں اور اونکے دلونمین میرے بیان کی صداقت

سماگئی ہوگی اون مسلمانون کی حالت پر افسوس ہے کہ جن حضرت کی مختصر حالت ابھی بیان کی گئی۔
اونکی صداقت کا ثبوت قرآن مقدس مین سمجھتے ہین (۲) بڑی دلیل مرزا صاحب نے اپنی صداقت کی
گہنونکا اجتماع بیان کیا تھا اور اس کے بیان مین خاص رسالے لکھے تھے اور آسمانی شہادت اُسے
ٹھہرایا تھا اور جا بجا اپنے رسالونمین بڑے شد و مد سے اُسی پیش کیا تھا اوسکا حاصل یہ ہے کہ ۱۳۱۲ھ
مین ماہ رمضان مین چاند گہن اور سورج گہن کا اجتماع ہوا تھا مرزا صاحب نے ایک نہایت ضعیف بلکہ
موضوع روایت پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ یہ اجتماع امام مہدی کے وقت مین ہوگا اس سے
پیشتر کبھی اسکا ظہور نہ ہوا ہوگا چونکہ یہ اجتماع میرے وقت میں ہوا اسلئے مین مہدی ہون اس غلط
فہمی یا دانستہ غلطی کے اظہار مین رسالہ شہادت آسمانی لکھا گیا اور بحمد اللہ آفتاب کیطرح روشن
کر کے دکھایا گیا کہ یہ سب خیالات مرزا صاحب کے محض غلط اور بے سر و پا تھے نہ گہنون کے
ایسے اجتماع کو کسی حدیث مین امام مہدی کی علامت بیان کیا ہے اور نہ یہ اجتماع عقلاً اور نقلاً علامت
ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے اجتماع بہت ہو چکے ہین اور ہوتے رہین گے حضرات ناظرین اس رسالہ کو
ضرور ملاحظہ کرین (۳) مرزا صاحب کے صداقت کی وہ دلیل جسے انہون نے نہایت ہی عظیم الشان
ٹھہرایا تھا یعنی منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا اور اسکے شوہر کا مرنا اسکا غلط ہونا تو ایسا روشن ہوا کہ ہر کہ و
مہ نے اوسے دیکھہ لیا اور معلوم کر لیا ہے اسی کے بیان مین رسالہ فیصلہ آسمانی لکھا گیا جسے اظہر
من الشمس کر دیا کہ مرزا صاحب یقیناً کاذب تھے اور اُنکا کاذب ہونا نصوص قطعیہ اور آیات
قرآنیہ سے اور اونکے پختہ اقرارون سے نہایت روشن ہے اس سے بڑھکر اونکے کاذب ہونیکا
ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے اس پیشین گوئی کے غلط ہونے کے جواب مین عاجز ہو کر عجیب عجیب[1]
طرح کی باتین بنائی جاتی ہین مگر اسپر نظر نہین کیجاتی کہ مرزا صاحب اپنے صداقت کے دلیل مین نہایت

[1] ان باتونکی تفصیل مع اونکے جوابات کے آیندہ آئیگی اور تتمہ مین شایع ہو چکی ہے

عظیم الشان دلیل یہ پیش کرتے تھے کہ میرا نکاح محمدی سے ہوگا اور اوسکا شوہر میرے روبرو مریگا جب دنیا پر واقعات نے روشن کردیا کہ محمدی مرزا صاحب کے نکاح مین نہین آئی اور اوسکا شوہر مرزا صاحب کے روبرو نہین مرا تو اظہر من الشمس ہوگیا کہ مرزا صاحب نے جس بات کو اپنے صداقت کا نہایت عظیم الشان نشان قرار دیا تھا اوسکا ظہور نہ ہوا اب اس کی وجہ جو ہو اسکو ماننا ہر طرح ضروری ہے کہ وہ معجزہ ظاہر نہین ہوا جسے انہون نے عظیم الشان قرار دیکر دنیا کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا

الغرض مذکورہ رسائل کو دیکھکر کسی طالب حق کو اس مین شبہہ نہین رہ سکتا کہ مرزا صاحب کی دلیلین محض غلط نہین کسی دلیل سے اون کی صداقت ثابت نہین ہوسکتی بلکہ مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار اور اپنے پختہ اقرارون سے کاذب ثابت ہوتے ہین الحمد للہ اتمام حجت ہر طرح سے کردیا گیا مگر افسوس ہے کہ مرزائی جماعت مین ایسے حضرات نظر نہین آتے کہ ایسے محققانہ اور مہذبانہ رسالونکو تحقیق و انصاف کی نظر سے دیکھین بعض نے ہمارے خلاف مین کچھہ لکھا بھی ہے مگر سوائے غلط دعوونکے دلیل کا نشان نہین ہے اون کی تحریر نہایت بے تہذیبی سے گندہ اور عقل اور انصاف سے معرا ہے اور اسوقت جو اون کے مقتدا ہین باوجود مہذب ہونے کے ایسی بیہودہ اور بے عقلی کی تحریرون پر اپنی جماعت کو متنبہ نہین کرتے بلکہ اپنے اخبارون مین اون گندہ اور محض غلط تحریرون کی تعریف چھاپتے ہین اور خود جواب دینے کی جرات نہین کرتے مگر وہ ارشاد نبوی کو یاد رکھین کلکم مسئول عن رعیتہ میدان حشر مین اس افسری کی حقیقت کھل جائیگی اب مین بغرض حصول برکت اصل مقصد بیان کرنے سے پہلے ایک پیشینگوئی اصدق الصادقین حبیب رب العالمین کی آپکے سامنے پیش کرتا ہون اگر آپکو امت محمدیہ ہونیکا فخر حاصل ہے اور کامل یقین ہے کہ انسان کو حیات ابدی اوسیوقت حاصل ہوسکتی ہے کہ حضور انور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا پیرو اور

ساری باتونکا ماننے والا ہو اور بتقاضائے نفس نؤمن ببعض ونکفر ببعض[ا] اوس کی حالت نہ ہو تو ضرور آپ توجہ سے اسے ملاحظہ کرینگے اور اوسی کے بموجب اعتقاد رکھین گے وہ رسول برحق کی سچی پیشین گوئی یہ ہے

(۱) سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاھرین لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ مسلم ۔ ترمذی ابوداود وغیرھم من ائمۃ الحدیث میری امت مین تیس جھوٹے پیدا ہونے والے ہین ۔ ان مین سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ مین نبی ہون حالانکہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے (اسلئے اون کا یہ دعوی کرنا ہی اونکے جھوٹے ہونیکی دلیل ہے) میری امت مین ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہیگا اور غالب رہیگا اوس کے مخالف اوسے ضرر نہین پہونچا سکین گے یہان تک کہ خدا کا حکم یعنی قیامت آجاوے

اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میرے بعد نبوت کے جھوٹے مدعی پیدا ہونگے اور اون کے جھوٹے ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ مین خاتم النبیین ہون میرے بعد کوئی نبی نہین ہے یعنی میرے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہین مل سکتا اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے

اس حدیث سے اسکا بھی فیصلہ ہوگیا کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین یعنے کلام خدا و رسول مین جنکو نبی کہا گیا ہے اون سب کے بعد آنیوالے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانکر یہ کہنا کہ آپ تشریعی انبیا کی خاتم

[ا] یعنی بعض باتون کو مانتے ہین اور بعض کو نہین مانتے ہین ۱۲

ہین یا تمام انبیا کے لئے زینت یا مہر ہین محض غلط اور قرآن شریف مین تحریف کرنا ہے یہ دونون
تراشیدہ معنون کی غلطی اس حدیث نے ظاہر کردی اگر خاتم النبیین کے معنے مین کوئی تخصیص
کیجائے یا اسکے دوسرے معنے لیے جائین تو جملہ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اون کاذبون کے جھوٹے ہونے
کی وجہ نہین ہوسکتا واقعات اور تاریخ سے ظاہر ہو کہ جن جھوٹے مدعیان نبوت نے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو مانکر دعوی کیا ہے اون مین بو کل یا اکثر ایسے ہی ہین جنہون نے نبوت غیر تشریعی
کا دعوی کیا ہے اسلئے ان کے کذب کیلئے حضور کا یہ ارشاد صحیح نہ ہوگا (نعوذ باللہ)

الحاصل یہ حدیث قرآن مجید کیمطابق اور آیت وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ کے بعض مضمون
کی تفسیر ہو اس حدیث نے اول تو خاتم النبیین کے معنے بیان کردیے یعنی تمام انبیاء کرام بمنزلہ . . .
مقدمۃ الجیش کی تھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیاء ہین اب آپکے بعد کوئی
نبی آنیوالا نہین ہو آپکی ہدایت کا آفتاب قیامت تک چمکتا رہیگا اور آپکی شریعت حقہ کی روشنی عمل کرنے
والونکے دلونکو منور کرتی رہیگی ہان علمائے امت اور مجددین ہونگے جو آپکے دین مستقیم کی حقانیت کو ظاہر کرتے رہینگے
اور مسلمانونکی خراب حالت کی درستگی اونکا کام ہوگا اور یہ بھی بشارت حضور انور صلعم نے دیدی کہ یہ گروہ حقانی
جھوٹونپر۔ گمراہونپر غالب رہیگا اسلئے کسی نبی کے آنیکی ضرورت نہ رہی اس مضمونکی شہادتمین بہت حدیثین ہین[1]

[1] نمونہ کیطور پر چند حدیثونکے بعض الفاظ آپکے روبرو پیش کیئے جاتے ہین تاکہ میرے دعوی کی صحت مین آپکو تامل نہ رہے

(۱) لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ ترمذی وغیرہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا

(۲) لا نبوۃ بعدی الا المبشرات میرے بعد نبوت نہین ہے مگر مبشرات ہین

(۳) ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بلاشبہہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی ہے

(۴) عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے تشریف لائے اور تین مرتبہ فرمایا
انا النبی الامی ولا نبی بعدی مین نبی امی ہون اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے یہ حدیثین امام احمد نے اپنی مسند مین روایت کی ہین

پیش ہوسکتی ہین مگر بغرض اختصار صرف دو حدیثین یہان نقل کیجاتی ہین امام بخاری اور مسلم دونون رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسطرح روایت کرتے ہین (۲) انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ
نبی مین عاقب ہون (یعنی پیچھے آینوالا) اور عاقب وہ ہے کہ اوسکے بعد کوئی نبی نہین ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بہت ہین اونمین ایک نام عاقب بہی ہے اس کے
معنے پیچھے آینوالا اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کی شرح فرمادی
جسکا حاصل یہ ہے کہ تمام انبیا کے پیچھے آینوالا اوس کے بعد کوئی نبی نہین ہے اس بیان نے . .

خاتم النبیین کی نہایت واضح شرح کردی یعنی پہلی حدیث مین تھا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
اور یہان اوسکی جگہ ارشاد ہوا انا العاقب الخ یعنی مین سب نبیون کے بعد آینوالا ہون میرے بعد کوئی
نبی نہین ہے اس حدیث نے خاتم النبیین کے لفظی معنے آخر النبیین کے صاف طور سے کردیے
اور یہی معنے محاورہ عرب کے مطابق ہین جس کا ذکر عنقریب آئے گا
الغرض اس الہامی لفظ کے معنے صاحب الہام نے وہی بیان فرمائی جو عرب کی محاورہ کے بالکل
مطابق ہین = (۳) صحیح بخاری مین ہے کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ہلک

حاشیہ سابقہ صفحہ (۱۰) (۵و۶) صحیح بخاری اور مسلم مین یہ الفاظ ہی ہین ختم بی الانبیاء وختم بی النبیون یعنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین انبیا کا خاتمہ مجہپر کیا گیا - اس مضمون کی روایتون سے حدیث کی کتابین بھری ہین بیس صحابی اس
مضمون کے روایت کرنیوالے اسوقت میرے پیش نظر ہین اور کامل تلاش سے کسقدر ہون اسے مین نہین کہہ سکتا
الغرض عام طور سے ختم نبوت کا ثبوت قرآن وحدیث سے کامل طور سے ہے مگر نبوت تشریعی اور غیر تشریعی کا فرق کرکے
کسی ضعیف روایت مین بہی پتہ نہین چلتا کہ نبوت غیر تشریعی ختم نہین ہوئی جن صحابہ نے ختم نبوت کی حدیثین روایت کی ہین
اون مین سے بعض کے نام یہ ہین ۱ جابر بن عبداللہ ۲ ابو سعید خدری ۳ ابو الطفیل ۴ ابو ہریرہ
۵ انس بن مالک - ۶ عفان بن مسلم - ۷ ابی معاویہ - ۸ جبیر بن مطعم - ۹ عبداللہ بن عمر - ۱۰ ابی بن کعب - ۱۱ حذیفہ - ۱۲ ثوبان
۱۳ قتادہ - ۱۴ عبادہ بن الصامت - ۱۵ عبداللہ ابن مسعود - ۱۶ جابر - ۱۷ عبداللہ ابن عمرو - ۱۸ عائشہ - ۱۹ عبداللہ بن عباس ۲۰ عطا ابن یسار رضی اللہ عنہم

بنی اسرائیل پر انبیا سیاست کرتے تھے جب کوئی نبی انتقال کرتا تو اونکے جگہ دوسرا نبی قائم ہوتا تھا
نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ
الاول فالاول اعطوا ھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم۔ بخاری باب نزول عیسی
اور میرے بعد کوئی نبی نہین ہے البتہ خلفا ہونگے (جو مسلمانون کے تمام امور کا نظم کرینگے اور
اون کی کثرت ہوگی صحابہ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا ارشاد فرماتے ہین (یعنے جب بہت سے
ہونگے تو اگر اکیوقت مین کئی ہوئے تو ہم کو کیا کرنا چاہیے) حکم ہوا کہ جس سے پہلے بیعت کرلو اوسکو
پورا کرو اور اون کے حقوق کو ادا کرتے رہو اللہ تعالے خلفاء سے ماتحت کی نسبت سوال
کریگا کہ کسطرح انہون نے رعیت سے برتاو کیا = اس حدیث سے نہایت صفائی سے ظاہر
ہوگیا کہ آپکے بعد کوئی نبی کسی قسم کا نہین ہوگا امت کی سیاست خلفاء کے ہاتھ مین ہوگی اور یہ
بھی ضرور نہین کہ وہ خلفا سب راشدین ہونگے - اس حدیث سے خود ظاہر ہے کہ اونکی حالت
اچھی نہ ہوگی مگر چونکہ حاکم ہونگے اسلیئے اون کی اطاعت کے لئیے ارشاد ہوا اور کہا گیا کہ اون کی
حالت کو خدا پر چھوڑ دینا خدا اون سے باز پرس کریگا = دوسری حدیث سے اسکا فیصلہ ہوجاتا
ہے کہ خلافت راشدہ کا زمانہ زیادہ نہین ہے بلکہ صرف تیس برس کے اندر محدود ہے - یعنے
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تیس برس تک خلافت راشدہ رہیگی پھر خلافت کیساتھہ
رشد کی صفت ضرور نہین ہے = **الحاصل** ان حدیثون سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ حضور انور
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہین دیا جائیگا البتہ جھوٹے مدعی نبوت
پیدا ہونگے = اب مین مختصر طور سے یہ بیان کرتا ہون کہ **خاتم النبیین** کے جو معنے حدیث
مذکور سے معلوم ہوئے اگر قرآن مجید کے الفاظ مین غور کیا جاوے تو اون سے بھی یہی معنے
ثابت ہوتے ہین کیونکہ **خاتم النبیین** مین جو لفظ **خاتم** ہے اوس مین حرف تا کو زبر بھی

ہے اور زیر بھی ہے اگرچہ روایت کے لحاظ سے زیر زیادہ مستند اور معتبر ہے کیونکہ زبر کی روایت بجز[1] دو ایسے صرف دو راوی ہین باقی جتنے ماہرین قرآن اور قرا ہین وہ سب زیر کے ساتھ روایت کرتے ہین مگر ہندوستان مین زبر کیساتھ معمول اور مشہور ہو گیا ہے اسلئے عوام سمجھتے ہین کہ صحیح یہی ہے مگر یہ اون کی ناواقفی ہے کلام عرب مین خاتم[2] کے کئی معنے ہین انگوٹھی مہر آخر القوم - یعنی جو سب سے آخر مین ہو مگر یہ لفظ جب مضاف ہو جاتا ہے او سوقت کئی معنے نہین رہتے بلکہ مضاف الیہ کے اعتبار سے اسکے معنے خاص ہو جاتے ہین مثلاً . . خاتمُ فِضۃٍ یعنی انگوٹھی چاندی کی یہان خاتم خاص انگوٹھی کے معنی مین ہے اسیطرح جسوقت خاتم کو قوم وغیرہ کی طرف مضاف کرینگے مثلاً خاتم القوم کہینگے تو اوسکے معنے صرف آخر قوم کے ہونگے دوسرے معنے نہین ہونگے لسان العرب جو اہل زبان کے نزدیک نہایت مستند لغت ہے او سمین لکھا ہے خِتَامُ القومِ وخاتِمُهُم وخاتَمُهُم - آخرهُم یعنی لفظ خِتام اور خاتِم اور خاتَم تینونکو جب مضاف کرتے ہین اور مثلاً خاتم القوم کہتے ہین تو اوس کے ایک ہی معنے ہوتے ہین یعنی ساری قوم کے آخر مین آنیوالا - اسیطرح جب لفظ نبیّین کیطرف مضاف ہوگا اور خاتم النبیین کہینگے تو اوسکے معنی یہ ہونگے کہ سب انبیا کے بعد آنیوالا اوس کے بعد کوئی نبی نہین ہے کیونکہ اگر اوسکے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ دیا جائے تو وہ آخر الانبیا نہوا =

[1] علامہ جریر طبری اپنی تفسیر مین لکھتے ہین کہ حسن اور عاصم کے سوا تمام قاری خاتم کے تے کو زیر پڑھتے تھے - بیضاوی کے حاشیہ شیخ زادہ مین ہے کہ عاصم کے سوا سب نے خاتم بکسر التاء پڑھا ہے اور تفسیر[3] مدارک مین بھی اسی طرح ہے

اور تفسیر[4] روح المعانی کے جلد ۶ مین ہے وقرأۃ الجمہور خاتم بکسر التاء علی انہ اسم فاعل ای الذی ختم النبیین والمراد آخرهم اور فتح[5] البیان مین بھی یہی ہے الغرض ان پانچ تفسیرون سے معلوم ہوا کہ سوائے ایک یا دو قاریوں کے سب نے خاتم کے تے کو زیر پڑھا ہے اسلئے زیادہ مستند زیر ہی ہے ۱۲

[2] بالفتح وبالکسر ۱۲ خاتم کے تے کو زبر سے پڑھو یا زیر سے دونون کے ایک ہی معنے ہیں

الغرض قرآن پاک عرب کی زبان مین اُتارا گیا ہے اسلئے اوسکے الفاظ کے وہی معنے لئے جائینگے جو عرب کے محاورہ مین ہین اور اس بیان سے ظاہر ہو گیا کہ عرب کے محاورہ مین خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین یعنے سب کے آخر مین آنیوالا اسکے سوا دوسرے معنے نہین ہو سکتے اس بیان سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آیت وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اس باب مین نص قطعی ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہین آپکے بعد کسیکو مرتبہ نبوت نہین ملیگا آپکے وجود باجود سے کسی نبی کے آنیکی ضرورت نہین رہی آپکی نبوت اور آپکی شریعت کا آفتاب قیامت تک چمکتا رہیگا = اہل علم اسکو سمجھتے ہونگے کہ قرآن مجید مین اور حدیثون مین اس مقام پر لفظ النبیین جمع سالم معرف باللام آیا ہے ایسے لفظ کو اصول فقہ وغیرہ مین الفاظ عام مین شمار کیا ہے اسلئے خاتم النبیین کے یہ معنے ہین کہ جسکو نبوت کا مرتبہ دیا گیا اور جسپر نبی کا اطلاق کیا جائے خواہ وہ ظلی اور بروزی نبی ہون یا تشریعی اور غیر تشریعی جس قسم کے ہون سبکے آپ خاتم ہین آپکے بعد کسی قسم

---

[1] یہی بات بعض کاملین امت محمدیہ کے کلام سے بہی ظاہر ہوتی ہے اور وہ کلام بہی روحانی اور القا ہے ۔ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ وصیت نامہ مین تحریر فرماتے ہین ۔ این فقیر از روح پرفتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال کرد کہ حضرت چہ میفرمایند در باب شیعہ کہ مدعی محبت اہل بیت اند وصحابہ را بد میگویند ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند کہ مذہب ایشان باطل است وبطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم مے شود چون ازان حالت افاقت دست داد در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان معصوم[1] مفترض[2] الطاعۃ منصوب[3] الخلق است ووحی[4] باطنی در حق امام تجویز مینمایند پس در حقیقت ختم نبوت را منکر اند گو بزبان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم را خاتم الانبیا میگفتہ باشند اس کے بعد جناب شاہصاحب کے قول کی شرح مین قاضی صاحب فرماتے ہین فقیر محمد ثناء اللہ گوید کہ آنچہ حضرت شیخ را در بطلان مذہب امامیہ از جناب رسالت پناہ علیہ السلام القا شدہ وواضح گشتہ کہ عقیدہ شان مستلزم انکار ختم نبوت است بطریق توارد برین فقیر ہم واضح شدہ کہ فقیر آنرا در شمشیر برہنہ باستیعاب نوشتہ ۔ یہ دو بزرگ اون کاملین علما اور واصلین بخدا مین ہین جنکے علم وفضل پر امت محمدیہ ناز وفخر کرتی ہے یہ دونون حضرات فرماتے ہین کہ شیعہ کا مذہب اسوجہ سے باطل ہے کہ آل اطہار اور ائمہ کبار کے ساتہہ ایسا عقیدہ رکھتے ہین جس سے ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اس عقیدہ مین شاہصاحب چار باتین

کی نبوت کا مرتبہ کسی کو نہ ملیگا - الغرض جسطرح صحیح حدیثون سے ثابت ہوا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسیکو کسی قسم کی نبوت نہین ملیگی اسیطرح قرآن مجید کی اس آیت نے اس مطلب کی صراحت کردی = الحاصل قرآن مجید کے نص قطعی اور مستند اور متعدد احادیث کے صریح الفاظ سے یقینی طور سے ثابت ہوگیا کہ حضور انور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہین ملسکتا - اس لئے آپ کے بعد جو نبوت کا دعوے کرے وہ جھوٹا ہے البتہ علماے کاملین آپکے نائب ہوتے رہین گے اور وہ وہی کام کرینگے جو انبیا بنی اسرائیل کرتے تھے - اس مختصر بیان سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ مرزا صاحب کا دعوی نبوت کا کرنا اور اونکی جماعت کا اونہین کسی قسم کا نبی سمجھنا قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے سُناگیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے سرگروہ قرآنمجید کا مشغلہ زیادہ رکھتے ہین مگر حیرت ہی کہ ایسی صریح باتون سے بیخبر ہین اور سورہ اعراف کی آیت

لکھتے ہین (۱) اماموں کو معصوم جانتے ہین (۲) اونکی اطاعت کو فرض سمجھتے ہین (۳) یہ بھی اعتقاد کرتے ہین کہ مخلوق کے لئے مقرر کئے گئے ہین (۴) وحی باطنی اونپر اترتی ہے - ان چار باتوں مین آخر کی دو باتین انبیا سے مخصوص ہین اور پہلی دو باتین انکو لازم ہین البتہ چوتھی بات مین اسقدر کمی ہے کہ انبیاء کو ظاہری اور باطنی ہر قسم کی وحی ہوتی ہے اور امام کو صرف باطنی ہوتی ہے مگر باوجود اس کمی کے اونکے عقیدہ کو انکار ختم نبوت لازم ہے اور یہ دونون حضرات کاملین شیعہ کو منکر ختم نبوت فرماتے ہین اونکے کلام سے یہ بھی ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین اور وہ نبی تشریعی یا غیر تشریعی جسطرحکا ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے خاتم ہین کیونکہ شیعہ اماموں کو تشریعی نبی نہین جانتے =

مرزائی حضرات تو مرزا صاحب کو رسول بلکہ انبیاء اولو العزم سے افضل اعتقاد کرتے ہین اور کامل وحی الٰہی کا اونپر اُترنا اونکی عقیدہ مین ہے مرزا صاحب تو نزول وحی کا اسطرح دعویٰ کرتے ہین کہ کسی نبی نے نہین کیا چنانچہ حقیقۃ الوحی مین لکھتے ہین بعد میں جو خدا کی وحی بارش کیطرح میرے پر نازل ہوئی اوس نے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا = ملاحظہ کیا جائے کہ بارش کیطرح نزول وحی کا دعوی کسی نبی نے نہیں کیا مگر مرزا صاحب کرتے ہین اوس کے ساتھ صاف طور سے یہ بھی کہتے ہین کہ صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا

یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بہی رسول آئینگے وہ آیت یہ ہے یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ٥ (اعراف - جزء ٨ - رکوع ٤)

اس آیت سے یہ ثابت کرنا کہ حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انبیا آئینگے بہت بڑی غلطی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جماعت علوم قرآنیہ سے بالکل ناواقف ہے قرآن مجید مین انبیا سابقین کے حالات اور واقعات بہت بیان ہوئے ہین اونہین واقعات کے بیان مین یہ آیت بہی ہے اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر آنیکا قصہ ہے اوسکے بعد اللہ تعالے نے اونکی اولاد سے یہ خطاب کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ بنی آدم میرے رسول تمہارے پاس آئینگے اور میری باتین تم سے کہینگے پہر جس نے اونہین مانا اور اوسپر عمل کیا اوسے کچھہ خوف و خطر نہین ہے

اسلیئے بموجب ارشاد شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ و قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ بہی مرزائی حضرات منکر ختم نبوت ہین اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہین مانتے گو زبان سے اسکا اظہار کریں اور اپنے اشتہاروں اور رسالون مین چہاپین کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہین جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ جب تم مرزا کو نبی مانتے ہو تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ختم الانبیا ہوئے تو بسبب جہالت اور کم علمی کے عجیب عجیب طرحکی باتین بناتے ہین - حاصل یہ کہ خلاف قرآن واحادیث صحیحہ اور محاورہ عرب کے خاتم النبیین کے معنے قرار دے رکھے ہین اور خوش ہین اور کسیوقت کہتے ہین کہ ظلی نبی ہیں اصلی نہین ہین مگر وہ یہ بتائیں کہ جب مرزا صاحب اپنے اوپر نزول وحی کا یہ زور بیان کرتے ہین کہ کسی اولوالعزم نبی نے بہی بیان نہین کیا اور یہ بہی دعوے ہے کہ صریح طور سے مجھے نبی کا خطاب دیا گیا پھر اصلی نبی مین اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے جو اوس سے انکار کیا جاتا ہے الغرض اسمین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب علانیہ نبوت کا دعوی کرتے ہین اور صاف طور سے ختم نبوت کے منکر ہین اور عوام کے دہوکہ دینے کو باتین بناتے ہین - رسالہ ختم نبوت مطبوعہ اخبار اہل فقہ امرتسر مین عمدگی سے اوسکی تفصیل کی ہے لے قرآن مجید مین جو کامل مہارت رکہتے ہین وہ جانتے ہین کہ اس آیت مین امت محمدیہ سے خطاب نہین ہوا بلکہ بنی آدم سے خطاب ہے و یکھو الف ط " بنی آدم " و [illegible]

ہی اور جس نے نمانا وہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا اس کے بعد اللہ تعالے نے بعض اُن انبیاء کا ذکر کیا جو اس عام حکم سناسنکے بعد آئے یعنی حضرت نوحؑ - حضرت ہودؑ - حضرت صالحؑ - حضرت لوطؑ - حضرت شعیبؑ - حضرت موسیٰ علیہم السلام - اس سے ظاہر ہے کہ اس آیت مین اوسیوقت کا ذکر ہی اس کے علاوہ اگر قرآن مجید پر نظر ہے تو سورہ بقر پارہ اول رکوع ۴ مین ذیل کی آیت کو ملاحظہ کیجئے جس مین یہی مضمون ہے مگر اسطرح کہ میری بیان کی اوس سے پوری تصدیق ہو جاتی ہے وہ آیت یہ ہے فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝ قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ (سورہ بقر پارہ اول رکوع ۴) ترجمہ - یعنی آدمؑ نے خدا سے چند کلمات سیکھے اور خدا نے اوسپر مہربانی کی اور وہ بڑا مہربان ہے ہمنے آدمؑ اور اوس کی اولاد سے کہا کہ تم سب جنت سے چلے جاؤ اور جب میری ہدایات آئین تو جو اونکو مانیگا اوسپر کسی قسم کا اندیشہ اور تکلیف نہوگی البتہ جو نمانین گے اور اون کی تکذیب کرین گے وہ ہمیشہ دوزخکی آگ مین جلین گے یہ آیت اور سورہ اعراف کی آیت دونون مضمون کے اعتبار سے ایک ہین اور معنی اور حاصل مین کچھہ فرق نہین ہے البتہ کچھہ لفظونکا اختلاف ہے اور جب اس آیت مین صاف ہے - کہ یہ خطاب حضرت آدمؑ کو جنت سے جدا ہونیکے وقت کیا گیا تھا اسلئے سورہ اعراف کی اس آیت کے خطاب کا وقت یہی ہے کیونکہ یہ دونون ایک ہین الغرض آیت کا مضمون اور اوسکے بعض لفظ اور قرآن مجید کی دوسری آیت اس بات کی کامل شہادت دیتی ہے کہ سورہ اعراف کی آیت مذکورہ مین اُمت محمدیہ سے خطاب نہین ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقتمین اون کی اولاد سے خطاب ہے اب اس کی تائید حدیث سے بھی ملاحظہ کر لیجئے

تفسیر دُرِّ منثور مین ہے - اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمی قال ان اللہ تبارک و

تعالی جعل ادم و ذریتہ فی کفہ فقال یا بنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون

علیکم ایتی فمن اتقی الخ اس روایت مین خاص اوسی آیت کی تفسیر ہے جسکا ذکر ہو رہا ہے

اور نہایت صفائی سے وہی تفسیر کی ہے جو ہم نے بیان کی ہے یعنی اوس آیت مین امت

محمدیہ سے خاص خطاب نہین ہے بلکہ حضرت آدم عم کیوقت مین یہ خطاب کیا گیا ہے اور اوس

کی صورت خیالی اس روایت مین بیان کی گئی ہے چونکہ مرزا صاحب نے اس تفسیر سے

بہت حوالے دیئے ہین اس لئے اس تفسیر سے لکہنا مین نے مناسب سمجھا اس تفسیر

کے علاوہ جب خاتم النبیین کے معنے محاورہ عرب اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوئے کہ

آخر النبیین کے ہین تو آیت وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ نے قطعی فیصلہ کر دیا کہ سورہ

اعراف کی آیت مین قیامت تک کے بنی آدم مراد نہین ہین بلکہ خاص حضرت آدم عم کیوقتکا

ذکر ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخر النبیین ہین آپ کے بعد کوئی نبی

نہین ہے اب اہل علم انصاف پسند جماعت احمدیہ کے سرگروہ کی قرآن دانی معلوم کرین کہ

قرآن مجید کے معنے سے کسقدر ناآشنا ہین اور نص قطعی کے خلاف عقیدہ رکہتے ہین اور

عوام کو دہوکہ دینے کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور شیخ محی الدین عربی رضی اللہ عنہ کا قول

پیش کرتے ہین مگر نص قطعی اور احادیث صحیحہ کے خلاف ان حضرات کا قول پیش کرنا یہ سوء

دعوی کرنا ہے کہ ان مقدس حضرات نے صریح قرآن و حدیث کے خلاف ایک بات کہی مگر

یہ بڑی غلطی ہے ان بزرگون کے شان نہایت اعلی وارفع ہے اون کا کوئی کلام خلاف

قرآن و حدیث کے نہین ہوسکتا جو حضرات صوفیہ کے اصطلاحات نہین جانتے اور

اون کے حالات سے واقف نہین ہین او نہین یہ منصب نہین ہے کہ اپنے دعوے

ے دلیل ہین ان کے کلام کو پیش کرین اس کی تفصیل دوسرے رسالہ مین کیجائیگی جو
س ختم نبوت کے بحث مین لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ یہان اس کا بھید معلوم کرنا چاہیے
خب خاتم النبیین کے معنے آخر النبیین کے ہین یعنی سب انبیا کے بعد آنیوالا تو اس مین
یا خوبی اور نعمت ہوئی بلکہ خوبی تو اسی مین تھی کہ آپ کے بعد آپ کی شریعت کے پیرو بہت
ے انبیا آتے جسطرح حضرت موسےٰ عم کے بعد شریعت موسوی کے پیرو بہت انبیاء ہی
ئے یہ خیال ظاہر بین کم علم کو ہو سکتا ہے مگر جنکو فضل خداوندی نے اسرار شریعت پر
اہی دی ہے وہ سمجھتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود با جود سب کے
اس لئے ہوا کہ آپ کی ذات مقدس سے اللہ تعالےٰ کو دین کا کمال منظور تھا آپ کو
یعت کاملہ دی گئی اور ارشاد ہوا الیوم اکملت لکم دینکم الخ حضرت ابراہیم عم اور حضرت
عم کے وقت سے لیکر حضرت عیسیٰ عم کے زمانہ تک دنیا کے لوگ اس لائق نہ تھے
و نہین کامل شریعت دیجاتی پہلے انبیا جس قدر آئے وہ سب بمنزلہ مقدمۃ الجیش کے تھے
ت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا مین تمام انبیاء سابقین نے آہستہ
ستہ آراستہ اور اس لائق کیا کہ شریعت کاملہ دیجائے اسلیئے سب کے بعد آنیوالیکی
عظمت ہونی چاہیے کیونکہ اوسیکے ذریعہ سے شریعت کاملہ مخلوق کو ملے جو اصل
سود ارسال انبیا ہے چونکہ آپ مظہر کامل صفت رحمت کے ہین اور رحمۃ للعالمین
کا خطاب ہے اس کا مقتضا یہ ہوا کہ آپکے بعد نبوت کا مرتبہ کسیکو ندیا جائے کیونکہ
انبی وہی ہے کہ جس کا منکر کافر ہے یعنے وہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا اب اگر آپ کے بعد

س وقت جسے دیکھنا ہو وہ رسالہ ختم نبوت مطبوعہ مطبع اخبار اہل فقہ امرتسر ملاحظہ کرے اسمین
لیل سے اسکا جواب دیا ہے اور خوب لکھا ہے ۱۲

کوئی نبی ہوتا تو حسب عادت قدیمہ ضرور بہت لوگ ایسے ہوتے کہ حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ و السلام پر ایمان لائے ہوتے اور اس نبی پر ایمان نہ لاتے جو آپ کے بعد ہوا اور اوس وجہ سے وہ دائمی عذاب کے مستحق ہوتے یہ آپکے شان رحمت کے بالکل خلاف تھا کہ آپکو مانکر کسیوجہ سے دائمی عذاب مین مبتلا رہے یہ نہین ہوسکتا اسلئے آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا مگر آپکے امت کے علمائے کاملین کی عظمت وشان وہی ہے جو انبیا کی ہونی چاہیے

علامہ سیوطی خصائص کبریٰ مین امت محمدیہ کی خصوصیات مین یہ بھی لکھتے ہین علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی امت محمدی کے علماء انبیاے بنی اسرائیل کے مانند ہین۔ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے علما کے شان مین فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء اور یہ بھی فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنٰکم یہ ظاہر ہے کہ انبیا کا ترکہ مال ودولت نہین ہوتا یہی عظمت اور بزرگی اور علم اونکا ترکہ ہے اسلئے حدیث کے یہ معنے

ل امام احمد نے اپنے مسند مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لکھا ہے الابدال فی ھذہ الامۃ ثلاثون مثل ابراھیم خلیل الرحمٰن لما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اس امت مین تیس ابدال ابراہیم خلیل اللہ کے مثل ہوتے رہین گے اونمین سے جب ایک کا انتقال ہوا کریگا اوسکے جگہ دوسرا اوسکے قائم مقام ہوگا یعنی ایسے بزرگ ذی مرتبہ سے امت محمدیہ خالی نہین رہین گے یہان اون بزرگونکو حضرت ابراہیم کے مثل کہا ہے اس سے کوئی صاحب یہ خیال نکرین کہ اونکا مرتبہ بعینہ حضرت ابراہیم کا سا ہوگا اور وہ ظلی اور بروزی نبی حضرت ابراہیم کے مثل ہونگے اور اونکا منکر کافر ہے استغفر اللہ یہ ہرگز نہین ہے بلکہ جسطرح مثال دیجاتی ہے کہ زید کالاسد یعنے زید شیر کے مانند ہے اس مثال سے یہ غرض ہرگز نہین ہوتی کہ جو حالتین اور خواص شیر کی ہین وہ سب یا اکثر زید مین پائی جاتی ہین بلکہ مقصود یہ ہے کہ شیر کی ایک خاص صفت جو انسان کے مناسب اور اوسکے لئے خوبی ہوسکتی ہے وہ ایک حد تک زید مین پائی جاتی ہین اسیطرح اون ابدال مین قرب خداوندی اور خلت حضرت ابراہیم کے مشابہ ہوگی مگر جس قسم کے دعوے مرزا صاحب نے کئے یہ ہرگز نہ کرین گے۔ الغرض امت محمدیہ مین ولایت اور نبوت کے مشابہ کمالات ہونگے جسکی وجہ سے العلما

ورثۃ الانبیا اور علماء الامۃ کانبیاء بنی اسرائیل کہا جاسکے مگر نبوت کا وہ خاص درجہ جسکے وجہ سے اوسکا منکر کافر ہوجاتا ہے کسیکو نہین دیا جائیگا اور اوس کی وجہ وہی ہے کہ آپ کے شان رحمت کے منافی ہے

ہوئے کہ انبیا کی شان اور عظمت اور ہدایت وعلم علما کو ملتی ہے جب علماء امت کی شان انبیاء کی شان سی ہوئی تو جس طرح حضرت موسےٰ ع کے بعد انبیاء کے ہونیسے حضرت موسےٰ ع کی عظمت معلوم ہوتی ہے اسیطرح یہان علمائے کاملین سے آپ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے البتہ یہ فرق ہے کہ حضرت رحمتہ للعالمینؐ کو مانکر پھر کسی بزرگ اور عالم کے نہ ماننے سے دائمی عذاب کا مستحق نہین ہوسکتا اور حضرت موسےٰ ع کو مانکر اونکے بعد کے نبی کو نہ ماننے سے عذاب دائمی کا مستحق ہے مثلاً یہود حضرت موسےٰ ع کو مانتے ہین مگر حضرت عیسےٰ ع کے نہ ماننے سے کافر ہین اس فرق سے حضرت رحمتہ للعالمینؐ کی شان بہت زیادہ معلوم ہوتی ہے دوسرے حدیث سے تو علمائے کاملین کی بہت ہی بڑی عظمت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اونکے فضیلت کو حضور انورؐ اپنے فضیلت کے مشابہ فرماتے ہین۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ اس فضیلت کی کیا انتہا ہے اللہ اکبر یہ خیال کہ اگر نبوت ختم ہو جائے تو خدا تعالیٰ کی صفت کلام معطل[1] ہو جائیگی جاہلانہ خیال ہے ذرا غور کرو کہ خدا تعالےٰ کی ذات پاک ازلی و ابدی ہے اسیطرح اس کی صفات ازلی و ابدی ہین اور انسانکا وجود اور اس نبوت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے چلا جنکی نبوت کو آٹھہ نو ہزار برس سے زیادہ نہین ہوا اس سے پہلے نبوت کا سلسلہ نہ تھا او سوقت اوسکی صفت کلامیہ کا کیا حال تھا اگر اس نبوت کے ختم ہو جانیسے اوسکی صفت کا معطل ہو جانا لازم آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کے وجود سے پہلے تو اس نبوت کا سلسلہ ہی نہ تھا تو اس خیال کے بموجب

---

[1] یہ شبہہ بعینہ وہی ہے جو دہریہ اور قائلین قدم عالم کرتے ہین کہ عالم قدیم ہے اس لئے کہ عالم حادث ہو تو تعطل باری لازم آیگا یعنے عالم کی وجود کے قبل خدا معطل تھا اور تعطل باری محال ہے اس لیئے عالم قدیم ہے

اور اس غیر متناہی زمانے میں خدائے پاک کی یہ صفت معطل رہی مگر اس خیال کی بنیاد محض نادانی اور ناواقفی ہے خدا کے مقربین فرشتے ہیں جن سے وہ ہمیشہ کلام کرتا رہا ہے اور کرتا رہیگا اس کے علاوہ خدا کی مخلوق کا احاطہ انسان نہیں کرسکتا وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اوسکا ارشاد ہے پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ اوس کا کلام کس کس طرح ہوتا ہے اور کون کون بندے اوس سے ممتاز ہوتے ہیں انسان کا علم اس کو احاطہ نہیں کرسکتا مگر اسقدر کہتے ہیں کہ اوسکے مخصوص فرشتے اور اور خاص خاص اولیاء اللہ اوس کے خطاب اور کلام سے ممتاز ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہینگے[1] اس کے لئے رسالت اور نبوت کی ضرورت نہیں ہے اس بیان کے بعد برادران اسلام کی خیر خواہی اس پر آمادہ کرتی ہے کہ اس رسالہ کے پہلے دو حصوں میں مرزا صاحب کے کاذب ہونیکی جو دلیلیں صراحتاً یا ضمناً بیان کی گئی ہیں اونکو مستقل طور سے دوسرے پیرایہ سے طالبین حق پر ظاہر کردوں اور اس کی ضرورت اسلئے زیادہ ہے کہ بعض دلیلیں ان حصوں میں ایسی لکھی گئی ہیں کہ ہر ایک شخص یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ یہ کوئی مستقل دلیل ہے بلکہ ضمنی بات خیال کریگا

پھر حضرات مرزائی بھلا اوسطرف کیا توجہ کرینگے اور کیا سمجھینگے جو دلائل صاف طور سے مذکور ہو چکے ہیں اونہیں ذکر کرنا اس لئے ضرور ہے کہ اون کے جواب میں مرزا صاحب نے یا اونکے خلیفہ صاحب نے یا کسی دوسرے احمدی نے جو کچھ کہا ہے اوس کی حالت کو خوب روشن کرکے دکھایا جاوے تاکہ مرزا صاحب کے دعوے کی غلطی بندگان خدا پر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے اور جو سچائی کے طالب ہیں اونہیں حق کے قبول کرنے میں کوئی عذر نہ رہے

[1] چنانچہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ اور مخاطبہ الہی سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے

مرزا صاحب کے کاذب ہونیکی روشن دلیلین

پہلی دلیل قرآن مجید کی صریح آیت اور متعدد صحیح حدیثون سے ثابت کر کے دکھادیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین ہوگا اور جو نبوت کا دعوی کریگا وہ جھوٹا ہوگا مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوٰی کیا اور اونکے مریدین اونہین نبی مانتے ہین اور اون کے خاص اخبارون مین اونہین خاتم الانبیا جلی قلم سے لکھا جاتا ہے اس لئے قرآن مجید کی نص قطعی اور صحیح حدیثون کے بموجب مرزا صاحب کاذب ٹھیرے اسکا خوب خیال رہے کہ یہان نبی سے مراد وہی نبی ہے جسے قرآن و حدیث مین نبی کہا ہے جسکے انکار سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے صوفیہ کے اصطلاح سے یہان بحث نہین ہے اصطلاحی نبی کے منکر کو حضرات صوفیہ نے کافر نہین کہا ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رض اور حضرت معین الدین چشتی رح جو نہایت عالی مرتبہ بزرگون مین گذرے ہین جنکے نشانات اور مکاشفات نہایت کثرت سے ہین اونکے منکر کو بھی کسی نے کافر نہین کہا مگر مرزا صاحب تو اپنے منکر کو کافر کہتے ہین اور اونکے خلیفہ اور بیٹے کا بڑا زور ہے

لہ مرزا صاحب کی اکثر باتین پیچدار ہوتی ہین صادقون کی سی صفائی کسی بات مین نہین ہے اسیطرح اس دعوے مین بھی اونکے اقوال متعارض ہین یہان اون کے بعض اقوال نقل کئے جاتے ہین جنسے اونکا دعوٰی نبوت ظاہر ہے یہ اقوال تین طرح کے ہیں **ایک** یہ کہ صاف طور سے وہ اپنے رسول ہونیکے الہامات بیان کرتے ہیں **دوسرے** یہ کہ بعض اولعزم انبیا سے اپنے آپکو افضل کہتے ہین **تیسرے** یہ کہ وہ اپنے منکر کو کافر اور مستحق سزا سمجھتے ہین **پہلے** طریق کا اثبات ۔ بعض الہامات مرزا صاحب نے الاستفتاء کے خاتمہ مین نقل کئے ہین اونمین یہ الہام بھی ہے (۱) **انك لمن المرسلین علی الصراط المستقیم** بلاشبہ تو رسولون مین سے ہے سیدھے راستہ پر یہ بعینہ ویسا ہی الہام ہے جیساکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی نسبت قرآن مجید مین کیا گیا کوئی فرق نہین ہے اس قول سے نہایت تاکید کے ساتھ ویسے ہی رسالت ثابت ہوتی ہے جیسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۔

(۲) رسالہ دافع البلاد مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان مین ہے ۔ سچا خدا وہی خدا ہے **جس نے قادیان میں**

کہ مرزا صاحب کے منکرین سب کافر ہین البتہ بعض مرزائی اس سے انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین مگر کسی احمدی ذی علم کی زبان سے یا قلم سے یہ جملہ نکلنا بجز کسی پالیسی کے نہین ہو سکتا کیونکہ مرزا صاحب اور اون کے خلیفہ کے صریح اقوال اور تمام مرزائیون کے افعال اس بات کے شاہد ہین کہ وہ تمام دنیا کے مسلمانون کو جو احمدی نہین ہین مسلمان نہین جانتے ملاحظہ کیا جائے کہ جو غیر احمدی حضرات کو کافر کہنے سے انکار کرتے ہین وہ کسی وقت غیر احمدی کے پیچھے نماز نہین پڑھتے جس مقام پر دو چار احمدی ہون اور عید کی نماز ہو او سوقت بہی وہ ہزارون کی جماعت کو چہوڑ کر علیحدہ نماز پڑھتے ہین اور پھر اس قدر اصرار ہے کہ حاکم وقت سے استغاثہ کرتے ہین اور باہم لڑتے ہین اس بات پر کہ ہم اپنی جماعت علیحدہ کرینگے اون کی جماعت کا کیسا ہی فاسق و فاجر ہو اوسکے پیچھے نماز پڑھین گے غیر احمدی

مین اپنا رسول بہیجا۔ دیکھا جائے کہ کس صفائی سے دعوی رسالت ہے اس قسم کے بہت اقوال ہین حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰ و ۳۹۱ اور اعجاز احمدی وغیرہ ملاحظہ کیا جائے دوسرے طرز کے اثبات ہین اونکے اقوال ملاحظہ کئے جائین (۱) اسی رسالہ دافع البلاء مین ہے خدا نے اس امت ہین سے مسیح موعود بہیجا جو اوس پہلے مسیح سے اپنے تمام شان مین بہت بڑھکر ہے اور اوسکا نام غلام احمد رکھا (۲) پھر او بمین کہتے ہین ۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے (۳) اینک منم کہ حسب بشارات آدم عیسی کجا است تا بہ نہد پا بہ منبرم ۔ ملاحظہ کیا جائے کہ مرزا صاحب نے اس پر بس نہین کی کہ اپنی فضیلت ایک اولوالعزم نبی پر ثابت کرتے بلکہ ایسے ذیشان رسول کی تحقیر کرنے لگے جنکے قلب مین ایمان ہے وہ اس شعر کے دوسرے مصرعہ پر غور کرین کہ کیسی بے ادبی سے حضرت عیسی علیہ السلام کو یاد کرتے ہین حضرت سرور انبیاء علیہ السلام کا تو ارشاد ہے کہ مجھے یونس بن متے پر مت فضیلت دو اور مرزا صاحب نہایت زور سے اپنے ہر شان کو حضرت مسیح سے افضل کہہ کر اونکی تحقیر کرتے ہین جب اونکا یہ دعوی ہے تو پھر اس کہنے کے کیا معنی کہ اونہین نبوت مستقلہ کا دعوی نہین ہے بلکہ ظلی نبوت اور تبعیہ نبوت کا دعوی ہے بھلا موجب حضرت مسیح جو اولوالعزم انبیا مین ہین جنکا مستقل رسول خدا ہونا قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے جنکے شان مین وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اللہ تعالی فرماتا ہے اونسے مرزا صاحب اپنے آپکو ہر طرح افضل بتاتے ہین تو پھر نہایت ظاہر ہے کہ مستقل رسالت کا دعوی ہے بلکہ بعض اولوالعزم انبیا سے بہی بڑھا ہوا اپنے آپ کو خیال کرتے ہین اب کسیوقت ظلی اور بروزی کہدینا اور حقیقی نبوت سے انکار کرنا اس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت اونکے نبی ہونے پر اعتراض

کو بیٹی دینا بالکل حرام سمجھتے ہین جو اخبار خلیفۃ المسیح کے دربار سے نکلتا ہے اوس مین صاف لکھا ہے کہ جو غیر احمدی کو اپنی بیٹی دے وہ احمدی نہین ہے یہ باتین نہایت صفائی سے شہادت دے رہی ہین کہ تمام مرزائی مرزا صاحب کے نہ ماننے والونکو کافر سمجھتے ہین مگر بعض حضرات کسی مصلحت سے اپنے خیال اور عقیدے کے خلاف ظاہر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم کسی اہل قبلہ غیر احمدی کو کافر نہین کہتے اون کی خلاف گوئی کی نہایت ظاہر وجہ یہ ہے کہ تمام احمدی مرزا صاحب پر ایمان لائے ہین اونہین نبی اور مسیح موعود مانتے ہین اور مرزا صاحب اپنے آخری کتاب حقیقۃ الوحی مین صـــ ۱۶۳ لکھتے ہین

سوال ۶

حضور عالی نے ہزارون جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہین ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ اون مومنون کے جو آپ کی تکفیر کرکے کافر

کیا جائے تو کہدیا جائے کہ ہم حقیقی نبی ہونیکا دعوے نہین کرتے تیسرے طرز کا ثبوت مرزا صاحب کے فرزند محمود احمد کا رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۶ بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء دیکھا جائے اوس مین نہایت زور کے ساتھ مرزا صاحب کے صریح اقوال سے ثابت کیا ہے کہ دنیا مین ۴۲ کروڑ مسلمانون مین سے جسنے مرزا صاحب کے دعوے کو نہین مانا وہ کافر ہے چنانچہ مرزا صاحب کی ایک عبارت اوس مین یہ ہے

ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہین کیا ہے وہ مسلمان نہین ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے اسیطرح اونکی آخری کتاب حقیقۃ الوحی سے بھی ظاہر ہے الغرض اسمین شبہہ نہین کہ مرزا صاحب اپنے منکر کو کافر کہتے ہین اور اب اونکے خلیفہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ عقیدہ اجماعیہ ہے کہ کسی شخص کے انکار سے کافر نہین ہوتا جب تک وہ خدا کا رسول نہ ہو اور جب مرزا صاحب نے اپنے منکر کو کافر کہا تو نہایت صفائی سے اپنے رسول مستقل ہونیکا دعوی کیا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے منکر ہوئے اب اس کے خلاف کوئی قول اونکا پیش کرنا خود اونہین اور اون کے خلیفہ اور اونکے بیٹے کو جھوٹا کہنا ہے اسمین خوب غور کرو ۱۲ =

بنجائیمین صرف آپکے نہ ماننے سے کوئی کافر نہین ہوسکتا لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہین کہ ہرایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے اور اوس نے مجھے قبول نہین کیا وہ مسلمان نہین ہے اس بیان اور پہلی کتابون کے بیان مین تناقص ہے یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ مین لکھہ چکے ہین کہ میرے نماننے سے کوئی کافر نہین ہوتا اور اب آپ لکھتے ہین کہ میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے

الجواب

یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والیکو دو قسم کے انسان ٹھیراتے ہین - حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہین مانتا ——————

وہ اسی وجہ سے نہین مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافرون سے بڑھکر کافر ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِہٖ یعنے بڑے کافر دو ہی ہین ایک خدا پر افترا کرنیوالا - دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنیوالا - پس جب کہ مین نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا ہی اسصورت مین نہ مین صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا اور اگر مین مفتری نہین تو بلاشبہہ وہ کفر اوسپر پڑیگا جیساکہ اللہ تعالیٰ اس آیت مین خود فرماتا ہے علاوہ اس کے جو مجھے نہین مانتا وہ خدا و رسول کو بھی نہین مانتا الخ

جنبظر انصاف دیکھا جائے کہ مرزا صاحب اصل سوال کا جواب نہین دیتے بلکہ مختلف طور سے اپنے

لہ کیونکہ سوال کا حاصل یہ ہے کہ پہلے بہت رسالونمین آپنے تمام اہل قبلہ کو مسلمان ٹہرایا ہے خواہ آپکا منکر ہو یا نہ ہو اور اب آپ اپنے منکر کو کافر کہتے ہین یعنے آپکے کلام مین تناقص ہے مرزا صاحب نے اسکا جواب کچھ نہین دیا اگر منکر اور کافر سے مراد منکر امام ہوتا اور مسلمان نہونے سے مراد یہ ہوتا کہ کامل مسلمان نہین ہے تو سوال کا نہایت آسان جواب یہ ہوتا کہ مین اب بھی یہی کہتا ہون کہ کوئی اہل قبلہ کافر نہیں ہے اور اپنے نماننے والے کی نسبت جو مینے یہ لکھا ہے کہ وہ مسلمان نہین

نہ ماننے والیکو کافر کہتے ہین چونکہ سائل کا یہ خیال ہے کہ جو مرزا صاحب کی تکفیر کرتا ہے تو بمقتضائے حدیث شریف کے وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور جو تکفیر نہین کرتا صرف منکر ہے اوسے کافر ہونا چاہیے اسلئے مرزا صاحب اوس کے خیال کو غلط ٹھہرا کر یہ کہتے ہین کہ کافر کہنے والے اور انکار کرنیوالے دونون کافر ہین کیونکہ جو میرا منکر ہے وہ مجھے مفتری علی اللہ سمجھتا ہے اور ایسا مفتری بہت بڑا کافر ہے غرضکہ جو میرا منکر ہے وہ بہی مجھے کافر سمجھتا ہے اور چونکہ مین مفتری نہین ہون اسلئے وہ خود کافر ہو جاتا ہے دوسری وجہ اس کے کفر کے علاوہ کرکے یہ بیان کرتے ہین کہ جو مجھے نہین مانتا وہ خدا اور رسول کو بہی نہین مانتا یعنے جو میرا منکر ہے وہ خدا اور رسول کا بہی منکر ہے غرضکہ اس جواب سے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنے منکر کو کافر کہتے ہین اور کافر کے یہ معنی نہین ہین کہ منکر امام ہین بلکہ اوسے منکر خدا اور رسول کہتے ہین کیونکہ مرزا صاحب صاف لکھتے ہین کہ جو مجھے نہین مانتا وہ خدا اور رسول کو بہی نہین مانتا = حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ ملاحظہ ہو = الغرض یہ یقینی طور سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنے نہ ماننے والیکو کافر کہتے ہین اور یہ اوسیوقت ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب کو نبوت مستقلہ کا دعوی ہو اس لئے ضرور ہے کہ جو حضرات مرزا صاحب پر ایمان لائے ہین وہ مرزا صاحب کو نبی اور اونکے منکر کو کافر سمجھتے ہین اور جب قرآن مجید کے نص صریح اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوگیا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین ہوگا اسلئے مرزا صاحب کا دعوی

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۶) اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کامل الایمان نہین ہے مگر یہ نہین لکھا اس سے بخوبی ظاہر ہوگیا ہے کہ مرزا صاحب بجز اپنے ماننے والون کے تمام اہل قبلہ کو — کافر سمجھتے ہین

لے ناظرین مرزا صاحب کے اس قول پر نظر رکھیں اس مین بہی مرزا صاحب کامل نبوت کا دعوے کر رہے ہین کیونکہ جسکے نہ ماننے سے خدا اور رسول کا انکار لازم آئے یہ شان مستقل سچے رسول کی ہے

خدا اور رسول کے کلام سے غلط ثابت ہوا اور یہ ایسی غلطی نہیں ہے کہ کوئی ذی علم سچائی سے اس کا انکار نہین کرسکتا **دوسری دلیل** فیصلہ کے حصّہ ۲ کے تمہید مین مرزا صاحب کے رسالہ **اعجاز احمدی** اور **اعجاز المسیح** کا ذکر کرکے یہ دکھایا ہے کہ ان رسالونکو معجزہ کہنا محض غلط ہے اس حصّہ میں اس دعوے کی غلطی ظاہر کرنیکے بعد یہ دیکھایا جائیگا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ اونکے کاذب ہونیکی بیّن دلیل ہے اور ایک طریقہ سے نہین بلکہ کئی طریقوں سے

اہل حق غور سے ملاحظہ کرین ان دونون رسالون کی نسبت کہا جاتا ہے کہ جسطرح قرآن مجید جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ آپ نے عرب وعجم کے روبرو پیش کرکے فرمایا کہ اس کے مثل لاؤ اور پھر یہ کہدیا کہ تم ہرگز نہ لا سکوگے اور ایسا ہی ہوا کہ کوئی اوس کے مثل نہ لاسکا اسی طرح مرزا صاحب نے یہ دو رسالے پیش کئے ایک نظم اور دوسرا نثر اور ایسا ہی دعویٰ کیا اور کوئی اون دونون کے مثل نہ لاسکا

مناظرہ مونگیر کی کیفیت مین جو اونہون نے مرزا صاحب کے نبوت کے ثبوت مین قرآن مجید کی آیتین پیش کی ہین اونمین وہ آیت بھی پیش کی ہے جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے رسالت کے دعوے مین پیش کی تھی یعنی آیت وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا الخ

اب راستباز حق پسند حضرات کامل طور سے متوجہ ہون اس کے جواب مین کئی باتین مین کہنا چاہتا ہون (۱) پہلے یہ سمجھ لینا چاہئیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اس دعویٰ سے یہ تھا کہ اسوقت اہل عرب فصاحت وبلاغت کلام مین اعلیٰ درجہ کا کمال رکھتے تھے اور شب وروز اونہین فصیح و بلیغ نظم ونثر لکھنے کا مشغلہ تھا اور مضامین لکھکر ایک دوسرے پر فخر ومباہات کیا کرتے تھے اور دوسرے ملک کے لوگونکو عجم کہتے تھے یعنی بے زبان گونگے اسلئے ایسے وقت اور اون کاملین فصحا کے مقابلہ مین ایک ایسا شخص دعویٰ کرے

جو معمولی طور سے بہی کچہہ پڑہا لکھا نہ ہو اور پہر وہ فصحائے عرب جن کی حالت ابہی بیان کیگئی اوس کے جواب سے عاجز ہو جائین یہ البتہ بدیہی طور سے نہایت عظیم الشان معجزہ ہے پہر اسکا معجزہ ہونا ایک طور سے نہین ہے بلکہ کئی طور ہے اسکی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ دوسرا کوئی فصیح و بلیغ ایسی عبارت نہیں لکھہ سکتا اسکے مضامین ایسے عالی اور باعث ہدایت عالم ہین کہ کوئی بڑے سے بڑا رفارمر اور مقنّن ایسی کامل ہدایت کی باتین اور پبلک کیلئے مفید قانون نہین بنا سکتا اور پہر وہ قانون بہی ایسا ہو جو کسیوقت لائق منسوخ ہونیکے نہو یہ صفت صرف قرآن مجید ہی مین ہے اور اسکا اقرار بڑے بڑے عقلاء مخالفین اسلام نے بہی کیا ہے اسکے علاوہ قرآن مجید کا یہ دعویٰ کسیوقت اور کسی شخص سے خاص نہین ہے یعنی کوئی شخص خود لکھکر پیش کرے یا کسی دوسرے کا لکھا ہوا ہو اور کسیوقت کا لکھا ہوا ہو وہ سامنے لائے یا آیندہ کوئی لکھے مگر اوسوقت اہل زبان نہ اپنا کلام پیش کر سکے نہ اپنے کسی گذشتہ بزرگ کی تحریر اس کے مثل دیکھا سکے اور اب تیرہ سو برس سے زیادہ ہوگیا مگر کوئی مخالف اوس کے مثل نہ لاسکا

(۲) الغرض امور ذیل کیوجہ سے قرآن مجید معجزہ بیّنہ قرار پایا۔ (۱) ایسے انسانکی زبان سے نکلا جو معمولی طریقہ سے کچہہ لکھے پڑھے نہ تہے امی کہلاتے تھے (۲) جس زبان مین قرآن مجید لکھا گیا دعوےکے وقت اوس کی فصاحت و بلاغت انسانی کمال کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ پر پہونچی ہوئی تھی (۳) اوس ملک کے رہنے والون کو اوسوقت اپنی زبان مین کمال پیدا کرنیکا نہایت شوق ہی نہ تھا بلکہ اوسے مایۂ فخر سمجہتے تھے (۴) پہر یہ کہ خیالی شوق ہی نہ تھا بلکہ اس کمال کو حاصل کرتے تھے اور نظم و نثر لکھنا اونکا مشغلہ تھا (۵) اس تحصیل کمال کیساتھہ اون کے دماغ مین کبر بہی تھا کہ ہر ایک دوسریکو اپنے سے زیادہ کمال

مین نہین دیکھ سکتا تھا اور اپنے عمدہ نظم ونثر دعویکے ساتھ عام جلسون مین پڑھتے تھے اور بعض وقت یہ دعوے بھی کرتے تھے کہ کوئی اوس کے مثل لائے جسوقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک کا نزول شروع ہوا ہے اوسوقت اس قسم کے سات قصیدے سات شخصونکے لکھے ہوئے خانہ کعبہ پر لٹکے ہوئے تھے اور جب قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کو دیکھا تو وہ قصائد اوتار لئے گئے اس بنیاد پر کہ قرآن مجید نے اون کی فصاحت وبلاغت کو گرد کر دیا اب وہ اس لائق نہ رہے کہ قرآن مجید کے مقابلہ مین اونہین خانہ کعبہ پر لٹکا کر اون پر دعوے کیا جائے ایسے وقت مین اون عربونکے مقابلہ مین جنکا مایہ ناز فصیح وبلیغ عبارت کا لکھنا تھا قرآن مجید کا یہ دعوی پیش ہوا اور اوسکیساتھ یہی کہدیا گیا کہ تم ہرگز نہ لاسکوگے باوجودیکہ جواب کیلئے میدان نہایت وسیع رکھا گیا تھا نہ اوس کے لئے کوئی میعاد معین کی تہی نہ کسی زمانے کی تخصیص تھی کہ آیندہ کوئی لکھے گذشتہ کا لکھا ہوا نہ ہو بلکہ الفاظ آیت کا عموم صاف طور سے یہ مطلب بتارہا ہے (۶) کہ تم اسکا جواب لکھ کر لاؤ - یا اپنے کسی اوستاد - یا کسی گذشتہ شخص کا لکھا ہوا پیش کرو - یا آیندہ کوئی کسیوقت لکھدے اور یہ بھی ضرور نہین کہ سارے قرآن کا جواب ہو بلکہ اوس کی ایک ہی سورت کا جواب لاؤ غرضکہ قرآنی تحدی ایسی عام ہے کہ مذکورہ پانچ حالتین اوس مین داخل ہین اب غور کیا جائے کہ ان امور کیساتھ اون مخالفین عرب سے جواب کا طلب کرنا کسقدر غیظ وغضب کا باعث ہوسکتا ہے اور اپنے طبعی حالت کی وجہ سے اونہین کسقدر جواب دینے کا جوش ہوا ہوگا مگر چونکہ کلام کی فصاحت وبلاغت مین کامل مہارت رکھتے تھے اس لئے اپنے تئین عاجز سمجھے اور نہ خود جوابدیا اور نہ کسی دوسرے کا کلام پیش کیا اور عاجز رہے اسلئے قرآن مجید معجزہ باہرہ اور اعجاز بینہ ٹھہرا اور اوس کے اعجاز مین کسیطرح کا شبہہ نہ رہا اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعویکے صداقت مین اوسی پیش کیا

اب مرزا صاحب کے دعوے پر نظر کیا جائے اور بتایا جائے کہ یہ چھ باتین جو قرآن مجید کے دعویٰ کیوقت تہین مرزا صاحب کے دعوے کیوقت انمین سے ایک بات بھی تھی ہرگز نہین مرزا صاحب اُمّی نہ تھے اچھے لکھے پڑھے تھے اور اونکے مقابل کے علماء جنمین اونکا نشو ونما ہوا تھا اونہین عربی عبارت لکھنے کا شوق تو کیا توجہ بھی نہ تھی اور یہ تو بڑی بات تھی کہ کمال درجہ فصیح و بلیغ عبارت لکھنے کا خیال ہو اور لکھنے کا مشغلہ رکھتے ہون ایسی حالتمین اگر کسی کو عربی ادب سے طبعی مناسبت ہو تو تہوڑی توجہ سے وہ ایسی عبارت لکھ سکتا ہے کہ دوسرے نہین لکھ سکتے خصوصاً جسوقت یہ لکھنے والا دوسرون کے لئے میعاد مقرر کردے اور وہ میعاد بھی اسقدر کم ہو کہ مشاق لکھنے والیکو بھی لکھنا اور چھپوا کر بھیجدینا اوس کے وسعت سے باہر ہو نہایت ظاہر ہے کہ اگر ایسی حالت مین کوئی جواب نہ دے تو اوس شخص کی عربی تحریر معجزہ کسی طرح نہین ہو سکتی بلکہ جواب نہ لکھنے کے متعدد وجوہ ہو سکتے ہین مثلاً علماء کو عربی تحریر کیطرف توجہ نہین ہے اس لئے نہین لکھا یا یہ کہ لکھنے کی میعاد اسقدر کم رکھی گئی تہی کہ اوسمین لکھنا اور چھپوا کر بھیجنا ممکن نہ ہو اور میعاد کے بعد بھیجنا بیکار سمجھے اس لئے نہیں لکھا یہ ایسی بدیہی باتین ہین کہ کوئی صاحب عقل انکا انکار نہین کرسکتا

یہ پہلی وجہ ہے مذکورہ رسالون کے معجزہ نہ ہونے کی اور نہایت سچی اور قوی وجہ ہے (۳) میرے بیان سے کوئی صاحب یہ نہ سمجھہ لین کہ مرزا صاحب کے دعو یکیوقت ہندوستانمین عربی تحریر کا مذاق کسی ذی علم کو نہ تھا مرزا صاحب اس فن مین اوسوقت کی لحاظ سے اپنا مثل نہین رکھتے تھے میری یہ غرض ہرگز نہین ہے بلکہ اکثر اہل علم کے لحاظ سے کہا ہے کہ اونہین عربی نظم و نثر کیطرف توجہ نہین تھی جن حضرات کو عربی تحریر کا مذاق ہی اور عربی نظم و نثر مین کس قدر کمال رکھتے ہین یا رکھتے تھے - وہ مرزا صاحب کے نظم و نثر

سے بدرجہا زائد عمدہ عبارت لکھتے تھے اور اب لکھ سکتے ہین اون کے توجہ نکرنیکی نہایت روشن وجوہ بھی موجود ہین اس مین شبہہ نہین کہ وہ توجہ اور وہ ذوق جو اہل عرب کو اوسوقت تھا وہ اسوقت کیسیکو نہین ہے اور نہ اوسطرح کا مشغلہ کسیکا سنا گیا - جیسا کہ اہل عرب کو تھا مگر اس فن مین ایک حد تک کمال رکھنے والے موجود ہین اور اوسوقت بھی موجود تھے مگر نہایت ظاہر ہے کہ اہل کمال جس اوس فن مین لائق نہین سمجھتے اوس کے تحریر کو ردی کیطرح پھینکدیتے ہین اور اوسطرف توجہ کرنیکو وہ ننگ و عار سمجھتے ہین اسلئے اونہون نے توجہ نہ کی یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے دعویکے باطل کرنیکے لئے لکھنا ضرور تھا صرف اسلئے لکھتے کہ مخلوق اس غلطی مین پڑنے سے بچے یہ کہنا میری خیال مین کسی قدر صحیح ہے مگر اسپر نظر کرنا ضرور ہے کہ یہ توجہ اوسیوقت ہو سکتی ہے کہ علماء کے قلب مین مرزا صاحب کی اور اون کے دعویکی کوئی وقعت ہوتی یا اونہین یہ خیال ہوتا کہ ایسے بے سروپا دعوے سے کوئی گمراہ ہوگا اور جو گمراہ ہونیوالے ہین وہ ہر طرح ہونگے - نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے عظیم الشان دعوے غلط ثابت کر دیئے گئے پھر کسی ماننے والے نے اوسکو مانا مجے ہرگز نہین ایسا ہی ان رسالونکے جوابکے بہی بعید ہونا ہندوستان کے ادیب اور اہل کمال کے نزدیک مرزا صاحب کی جو وقعت ہے وہ ذیل کے دو شاہدوں سے معلوم ہو سکتی ہے (۱) ہندوستان مین عربی کے ادیب مولوی شبلی صاحب نعمانی مشہور ہین ان سے ان دونون .. رسالون کی حالت دریافت کی گئی وہ لکھتے ہین - قادیانی کو عربیت سے مطلق مس نہ تھا ان کا قصیدہ اور تفسیر فاتحہ مین نے خوب دیکھی ہے نہایت جاہلانہ عبارت ہے مصر کے مشہور رسالے نے لوگونکے اصرار سے اس کی غلطیان بھی نہایت کثرت سے دکھائی ہین افسوس تو یہ ہے کہ عربیت اس قدر مفقود ہے کہ قادیانی کو ایسی جرأت ہو سکی ؛؛

۵ جولائی سنہ ۱۱ ۹ کا یہ خط ہے (۲) مولوی حکیم شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی بھی

مشہور عالم ہین اونہین بھی عربی ادب سے پورا مذاق تھا اون سے کہا گیا کہ اعجاز المسیح کا جواب لکھئے
انہون نے رسالون کو دیکھکر کہا کہ اسکا جواب کیا لکھون جس کتاب مین نہ عمدہ مضامین ہون نہ اوسکی
عبارت فصیح و بلیغ ہو اوسکے جواب مین کون ذی علم اپنی اوقات عزیز کو خراب کر سکتا ہے اگر مضامین
کچھہ عمدہ ہوتے یا عبارت ہی فصیح و بلیغ ہوتی تو اوسکے جواب دینے مین دل لگتا غرضکہ کوئی ادیب
ذی علم تو اوسکو عمدہ اور فصیح بھی نہین کہہ سکتا اور معجزہ کہنا تو عظیم الشان بات ہے اور جنمین یہ مادہ بھی
نہین ہے کہ عمدہ مضامین اور معمولی باتون اور فصیح اور غیر فصیح عبارت مین تمیز کر سکین یا مرزا صاحب
کی محبت نے اونکے عقل و تمیز کو کھو دیا ہے اونکے لئے اگر سو جواب لکھے جائیں گے تو وہ ہرگز
نہ مانین گے جیسا کہ مرزا صاحب کے متعدد باتون مین تجربہ ہو رہا ہے کیسے کیسے صریح اقوال
اونہین کی زبان سے نکلے اونہین کے قلم سے لکھے ہوئے اونکے کاذب ہونیکے ثبوت مین پیش
کئے جاتے ہین مگر سوائے بیہودہ باتین بنانیکے کچھہ نہین کہتے پھر ایسی حضرات کی خیر خواہی مین محنت
کرنا بیکار ہے جواب نہ لکھنے کی یہ وجہ دوسرے حصہ مین لکھی گئی ہے اسکے جواب مین حضرات
مرزائی دم نہین مارتے مگر یہ کہتے ہین کہ کسی نے جواب ندیا اے جناب اگر جواب نہین دیا تو اس سے
اعجاز ثابت نہین ہوتا بلکہ اون رسالونکی کمال حقارت ثابت ہوتی ہے کہ اہل کمال کے لائق توجہ
نہین ہین ان شہادتونکے علاوہ حق پسند حضرات ملاحظہ کرین کہ ان رسائل کو مصر کے فصحائے
اہل زبان نے بھی نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا اور اوسکی عبارتکی غلطیان کثرت سے ظاہر کین
(مصر کا مشہور رسالہ المنار ملاحظہ کیا جائے) جس سے بالیقین ظاہر ہو گیا کہ ماہرین ادب کے
نزدیک ان رسالون کی تحریر فصیح و بلیغ ہرگز نہین ہے بلکہ اوس سے ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ صرف
و نحو کے قواعد کے رو سے عبارت صحیح ہو وہ بھی نہین ہے اور جب فصاحت و بلاغت کیدرجہ
سے بھی گری ہوئی ہے تو اعجاز کی حد تو بہت بلند ہے وہانتک کیونکر پہونچ سکتی ہے اسپر

علاوہ یہ ہے کہ اون کے مضامین بھی عالی اور مفید نہیں ہین کہ اون کی عمدگی کی وجہ سے اونکیطرف توجہ ہو جب ان رسالون کی یہ حالت ہے تو انسانی نیچر کا اقتضا یہ ہے کہ ایسے لچر تحریر کیطرف اہل کمال کی توجہ نہ ہو اگرچہ ناواقف کیسا ہی عمدہ اوسے سمجہین مگر اہل کمال اوسکے طرف توجہ کرنا عار سمجھتے ہین اسلیئے ان رسالون کی طرف کسی ذی علم صاحب کمال نے توجہ نکی یہ ایسی روشن وجہ ہے کہ کوئی حق پسند اس سے انکار نہین کرسکتا

یہ دوسری وجہ ہے ان رسالونکے جواب نہ لکھے جانیکی

اب اونہین معجزہ خیال کرنا کسی صاحب عقل کا کام نہین ہے یہہ کہنا کہ جب یہ رسالے فصیح و بلیغ نہ تھے تو اون کا جواب لکھنا زیادہ آسان تھا پھر کیون نہ جواب لکھا گیا سخت نادانی ہے۔ افسوس ہے کہ جو مرزا صاحب کے معتقد ہو گئے ہین اون کی عقل کی حالت بعینہ ایسی ہو گئی ہے جیسا تثلیث پرست عیسائیون کی کہ دنیا کی باتون مین اگرچہ وہ کیسے ہی دانشمند اور ذی رائے ہین مگر تثلیث کے ماننے پر نجات کو منحصر جانتے ہین اور کیسی ہی یقینی اور روشن دلیلون سے اوسے غلط ثابت کیا گیا اور کیا جاتا ہے مگر وہ اپنے غلط اعتقاد سے نہین ہٹتے اسیطرح مرزائیون کا حال ہے کہ مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی کیسی روشن اور اور کھلی کھلی دلیلین پیش ہو رہی ہین مگر ایک نہین سنتے اگر کسیکو شبہہ ہوا اور کسی مرزائی نے کوئی لچر اور مہمل سی بات اوسکے جواب مین کہدی اوسے وہ فوراً ماننے لگتے ہین اور اہل حق کیسی ہی سچی اور محقق بات کہے مگر وہ خیال بھی نہین کرتے مین کہہ رہا ہون کہ اہل کمال کا نیچرل اقتضا یہہ ہے کہ ایسی تحریر کیطرف اون کی توجہ نہین ہو سکتی بلکہ اوس طرف توجہ کرنیکو عار سمجھتے ہین پھر وہ حضرات کیون قلم اوٹھانے لگے یہی آسمانی مانع ہے جسکو مرزا صاحب نے عوام کے خوش کرنیکے لئے الہام کے پیرایہ مین ظاہر کیا ہے اس لیے توجّہی ہے اون رسالونکا معجزہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا بلکہ کمال درجہ کی اونکی بیوقعتی

ثابت کرتا ہے کہ اہل کمال نے اونہین نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور قابل توجہ نہ سمجھا (۳۴) اس کے علاوہ اہل کمال صاحب قلب اونکے طول طویل متضاد تحریرونکو دیکھکر اور اونکے اثر مین ظلمت قلب کا معاینہ کر کے اونکی تحریرون سے اجتناب کرتے ہین اور بعض تو اونہین مجنون ہی خیال کرتے ہین اور جو کوئی اونکے جواب کیطرف توجہ کرے اوسے روکتے ہین چنانچہ موءلف سوانح احمدی صفحہ ۲۳۷ مین لکھتے ہین جب یہ کتاب چھپ رہی تھی اوس وقت ایک بزرگ باشندہ پنجاب جو پہلے مجدد وقت ہونیکے دعویدار تھے اور اب جھٹ پٹ ترقی کر کے مسیح موعود ہونیکے دعویدار ہو بیٹھے پہلے تو اس دعوی کو خلاف اپنے اعتقاد قدیم کے دیکھکر مجھکو بھی تعجب ہوا تھا مگر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسیح موعود بنی آدم مین ایک فرد واحد ہے اوسکا ثانی نہ آجتک کوئی پیدا ہوا اور نہ آیندہ پیدا ہوگا اون بزرگ کا یہ کہنا کہ مین مسیح موعود ہون مجھکو قبول کرو۔ ٹھیک ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک دیوانہ آدمی یہ کہے کہ مین ہندوستان کا بادشاہ ہون اور فلان فلان دلائل میرے دعوے کے ثبوت مین میرے پاس موجود ہین اور فلان فلان حکیم اور مولوی نے میرے دعوے کو تسلیم کر لیا ہے

اے ناظرین صاحب بصیرت مسیح موعود بنی آدم مین ایک فرد واحد ہے اوسکو اپنے ثبوت مین دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہ ہوگی یہ مدعی اگر دراصل مسیح موعود ہے تو عنقریب اوسکے جلال اور اقبال کا نشان ساری دنیا مین پھیل جائیگا اور اگر وہ جھوٹا اور مکار اور مسیلمہ کذاب کا ہم مشرب ہے تو بہت جلد مثل کاذب دعویداران نبوت اور مہدویت اور مسیحیت کے جھک مار کے تھوڑے دنون کے بعد خود ہلاک ہوجائے گا[۱] اور ہزار ہا مسلمانون کے ایمان کو تباہ کر جائیگا انتہی مقتصراً — طالبین حق غور فرمائین کہ مخصوص علماء کا یہ خیال ہے پھر وہ مرزا صاحب

[۱] موءلف سوانح کی یہ پیشین گوئی نہایت صحیح ثابت ہوئی ۱۲

کے اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کیطرف کیون توجہ کرینگے اور یہ بے توجہی کسی دانشمند کے نزدیک اونکے اعجاز کا باعث نہین ہو سکتی

الحاصل یہ تیسری وجہ ہے اون رسالون کے معجزہ نہونے کی = +

(۵) چونکہ کیفیت مناظرہ مونگیر مین قادیانی حضرات نے مرزا صاحب کے نبوت کے ثبوت مین وہ آیت پیش کی تھی جو قرآن مجید مین حضرت سرور انبیا علیہ السلام کے ثبوت نبوت مین پیش کی گئی ہے اس لئے مین نے **اعجاز المسیح** کے جواب مین دو کتابین پیش کی تھین (ایک) مدارج السالکین (دوسری) **اعجاز البیان** یہ دونو کتابین سورہ فاتحہ کی[1] عربی تفسیر مین پہلی تفسیر دو جلد دو ضخیم ہے اور دوسری ایک جلد مین مگر ۴۵۰ صفحون مین ہے اور ہر صفحہ مین ۲۰ سطرین ہین اور ہر سطر مین گیارہ[۱۲] بارہ الفاظ ہین اور مرزا صاحب نے جو غل مچایا ہے کہ مین نے ستّرون مین ساڑھے بارہ جز لکھدیئے کیا صریح دھوکے مین ڈالنا ہے اس کا کیا ثبوت ہے کہ ستّرون مین لکھی جب ہم تفسیر کی لکھائی دیکھکر اونکے ساڑھے بارہ جز کے دعوے کو دیکھتے ہین. تو بے اختیار دل صداقت ہی کہتی ہے کہ صریح دھوکا دے رہے ہین کہ تخمیناً ڈھائی جز کو موٹے موٹے حرفون مین لکھکر ساڑھے بارہ جز لکھنے کا دعوےٰ بڑے زور سے کیا ہے جب اس حالت کو ہم معائنہ کر رہے ہین تو اونکے اس قول پر کیونکر اعتبار کرین کہ ستّر دن مین لکھی اس کی مفصل حالت ملاحظہ کر کے انصاف کیجیے چونکہ اس تفسیر کے اعلان مین دو شرطین لگائی تھین ایک یہ کہ ستّرون مین لکھی جائے دوسرے یہ کہ چار جز سے کم نہ ہو اسکے بعد زیادہ قابلیت دکھانے کیلئے یہ اعلان بڑے دعوے سے کیا گیا کہ ہم نے اس میعاد مین ساڑھے بارہ جز لکھدیئے اور ہمارے مخالف نے ایک ورق بھی نہ لکھا اور میرا الہام مَنَعَہٗ

[1] اسی طرح مین دس بارہ تفسیر و نکے نام بتا سکتا ہون جو خاص سورہ فاتحہ کے تفسیرمین لکھی گئیہن ہین مگر جب مقابلہ مین کوئی طالب حق راستباز نہین ہے تو کلام کو طول دینا بیکار ہے

مانع من السماء پہنچا ہوگیا — اب کوئی انصاف پسند ساڑھے بارہ جزو کیحالت کو دیکھے اول تو سائے کو دیکھا جائے کہ کیسے کیسے موٹے حرفون مین لکھا گیا ہے پھر یہ کہ صفحہ مین اصل عبارت کی دس سطرین ہین اب بنظر تحقیق حق تفسیر اعجاز التنزیل مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کی صرف لکھائی اور مقدار تحریر سے مقابلہ کیا جائے اگرچہ اعجاز التنزیل بھی نہایت کشادہ لکھی گئی ہے مگر اوسکے اسی واضح تحریر سے اعجاز المسیح کے تحریر کا مقابلہ کیا جائے تو بالیقین معلوم ہو جائیگا۔ کہ جنہین ساڑھے بارہ جزو کہا جاتا ہے وہ معمولی واضح تحریر سے تقریباً ڈھائی تین جزو سے زیادہ نہین ہین جسے تحقیق کرنا منظور ہو وہ دونون تفسیرون کے صفحات کے الفاظ شمار کرکے دیکھ لے اور پھر اس پر بھی نظر کرے کہ صفحوں کے یہ مقدار صرف سورہ فاتحہ کی تفسیر مین نہین ہین بلکہ شروع سے ۶۶ صفحہ تک تو تمہید ہے جسمین مرزا صاحب نے اپنی تعریف اور دوسرے علماء کی سختی کیساتھ مذمت کی ہے اس صفحہ پر پہونچکر لکھتے ہین وسمیتہ اعجاز المسیح =
یعنے مین نے اس کا نام اعجاز المسیح رکھا اہل علم جانتے ہین کہ مصنفین یہ جملہ اکثر پہلے یا دوسرے صفحہ مین لکھتے ہین مگر مرزا صاحب نے اپنے تفسیر کے بڑہانیکو چار جزو فضول باتون مین سیاہ کرکے یہ جملہ لکھا اس حساب سے اصل تفسیر کے تقریباً آٹھ ہی جزو ہوتے ہین اسلئے مقتضائے دیانت یہہ ہے کہ اسی آٹھ جزو کا اندازہ کیا جائے اگر اس مقدار کا اندازہ کیا جائیگا تو فاتحہ کی تفسیر مین دو سوا دو جزو سے زیادہ نہوگا اب اس قلیل مقدار کے تحریر کو بڑے زور سے ساڑھے بارہ جزو بار بار کہا جاتا ہے پھر یہ ابلہ فریبی نہین تو کیا ہے خدا کیلئے خلیفہ صاحب یا اور اہل فہم کہین تو غور کرکے انصاف سے کہین مگر اون سے ایسا نہین ہو سکتا۔ افسوس
الغرض جب اس علانیہ بات مین ایسا صریح دہوکھا دیا جاتا ہے تو اس کہنے پر کیونکر اعتبار کر لیا جائے کہ ستر دن مین لکھی۔ جو حضرات اظہار فخر کے لئے ایسے صریح ابلہ فریبی کرین اون سے

ظہور اعجاز کی امید رکھنا کسی ذی عقل کا کام نہین ہے ان دونون تفسیرون کو مین نے اسلئے پیش کیا تھا کہ یہ دونون تفسیرین بلحاظ عمدگی مضامین اور باعتبار فصاحت و بلاغت عمارت کے اسقدر بلند پایہ اعجاز المسیح سے ہین کہ کوئی ذی کمال انہین دیکھکر اگر اعجاز المسیح کو دیکھیگا تو نفرین کرنے لگیگا اور پھر ادھر نظر اوٹھا کر نہ دیکھیگا پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ اسے اس قابل سمجھے کہ اوسکا جواب دیا جائے بھائیو اگر کچھ علم و فہم ہے تو ان صریح اسباب مین غور کرو اور خدا سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ جب ان رسالون کی طرف توجہ نکرنیکے یہ اسباب ہین تو اونکے جواب نہ لکھے جانیسے اون کا اعجاز کیونکر ثابت ہوجائیگا اسکے جواب مین بعض جہلا یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کے جواب مین ان کتابون کو پیش کرنا گڑے مردون کی ہڈیان اُکھیڑنا ہے ایسے ہی بیہودہ جوابون کیوجہ سے کوئی ذی علم اونکے جواب کیطرف توجہ نہین کرتا اور اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْن پر عمل کرتا ہے مگر بعض کی خیرخواہی نے کیقدر اون کی طرف متوجہ کردیا اب جنہین کچھ علم و فہم ہو وہ ملاحظہ کرین

اعجاز المسیح کے فصیح و بلیغ ہونیکا دعوے کیا گیا ہے (حقیقۃ الوحی صہ ۳۷۹) اور پھر اوسے اعجاز کہا ہے اسلئے اوس کا نام بھی اعجاز المسیح رکھا ہے فن بلاغت مین کلام کی دو طرف بیان کی ہین ایک اعلیٰ دوسری ادنےٰ اعلےٰ مرتبہ کو اعجاز کہا ہے اور طاقت بشری سے اوسے خارج بتایا ہے یعنے کوئی انسان کسیوقت ویسا کلام نہین لکھ سکتا اس سے ظاہر ہوگیا کہ اعجاز اور معجزہ اوسی کلام کو کہیں گے جسکے مثل نہ زمانہ گذشتہ مین کسی نے لکھا ہو۔نہ حال اور آیندہ مین کوئی لکھہ سکے اسی تحقیق علمی کی بنیاد پر مین نے ان تفسیرون کو پیش کیا تھا جس سے بالیقین ظاہر ہوگیا کہ اعجاز المسیح کو اعجاز کہنا محض غلط ہے کیونکہ اس سے ہر طرح نہایت عمدہ سورہ فاتحہ کی تفسیرین موجود ہین اب تفسیر لکھنے کی ضرورت نہین ہے بیکار وقت ضائع کرنا ہے مگر چونکہ جماعت احمدیہ علم و فہم سے بے بہرہ ہے اسلئے سمجھے اور علمی جواب کو مذاق مین اڑاتی ہے

الغرض یہہ چوتہی وجہ ہے اعجاز المسیح کے معجزہ نہونے کی

جب اس تفسیر سے بدرجہا زیادہ عمدہ تفسیرین موجود ہین تو اعجاز المسیح کو اعجاز کہنا سراسر غلط ہے اور قصیدہ اعجازیہ کا جواب مولوی اصغر علیصاحب روحی پروفیسر کالج لاہور نے لکھا تھا اور اخبار اہلحدیث مین چھپا تھا اور اوسوقت کسی مرزائی نے اوس کی نسبت دم نہین مارا۔ مگر جھوٹا دعوے ہو رہا ہے کہ کوئی اوس کے مثل نہ لایا اب ان دونون رسالون کے لکھے جانیکا اصلی سبب بہی معلوم کرنا چاہیئے جس سے مرزا صاحب کی حالت اور اونکے اعجاز کی کیفیت اور زیادہ منکشف ہو جائیگی

اعجاز احمدی کے لکھے جانیکا ظاہری سبب

سنہ ۱۹۰۲ء مین ضلع امرتسر مین مولوی ثناء اللہ صاحب سے اور مرزا صاحب کے خاص مُرید سے مناظرہ ہوا اور مرزائی اوس مین نہایت ذلیل ہوئے اور مرزا صاحب کے پاس جا کر بہت کچھہ فریاد کی مرزا صاحب کو بہت کچھہ طیش آیا اور یہ قصیدہ اعجازیہ شاید پہلے رکھا تھا اور اوس وقت حسب متناسب بعض اشعار کی بیشی و کمی کر کے یا کرا کے اپنے گھر کے مطبع مین فوراً طبع کرا کے مولویصاحب کے پاس اس اشتہار کیساتھ بھیجا کہ اگر مولوی ثناء اللہ امرتسری اتنے ہی ضخامت کا رسالہ اُردو و عربی نظم میں جیسا مین نے بنایا ہے بیس روز مین بنا دے تو مین دس ہزار روپیہ انعام دونگا پھر اس رسالے کے لکھنے کیلئے صرف بیس روز کی قید شدید پر مرزا صاحب نے بس نہین کی بلکہ یہ بہی لکھا کہ رسالہ چھاپکر اور مرتب کرا کے ہمارے پاس بھیجدیا جاوے اب جنکے قلب مین کچھہ بھی انصاف کی بو ہے وہ صرف ان قیدون مین تھوڑا سا غور کر کے مرزا صاحب کی حالت معلوم کرسکتے ہین کیا صادقین کی باتین ایسی چالاکی اور عیاری کی ہوسکتی ہیں بجے اس پر نظر کیجائے کہ مرزا صاحب او سکے جواب مین چار قیدین لگاتے ہین (۱) باریک قلم سے لکھا ہوا صفحہ ۹۰ کا رسالہ ہو (۲) آدھا رسالہ اردو مین ہو اور آدھا عربی نظم مین (۳) بیس روز میں لکھین (۴)

پھر اسی میعاد میں چھپوا کر میرے پاس بھیجدیں اہل انصاف اس روشن زبردستی کو ملاحظہ کریں کہ ان قیدون کے ساتھ ظاہری اسباب کی نظر سے جواب لکھا جاسکتا ہے مجھے ہرگز نہیں ساڑھے پانچ جز کا رسالہ جسکے بعض صفحوں پر ۲۲ سطرین ہوں اور بعض میں ۲۱ پھر اتنے بڑے رسالے کی تالیف کرنا اور تالیف بھی معمولی نہیں ایک بڑے مناظر مشاق کی باتون کا جواب دینا اور وہ بھی صرف اُردو نہیں بلکہ عربی قصیدہ بھی اوسطرح کا ہو جیسا کہ اوس میں ہے ان قیدونکو دیکھکر ہر ایک منصف کہدیگا کہ مرزا صاحب اپنے دل میں سمجھتے ہین کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسکا جواب لکھدینگے اسلئے ایسی شرطین لگاتے ہین کہ اون کی وجہ سے لکھنا غیر ممکن ہو

حضرات انہیں شرطون پر قناعت نہیں ہے یہ بھی لکھتے ہین کہ اسی مدت میں چھپوا کر میرے پاس بھیجو اب ملاحظہ کیجئے کہ معمولی پریس میں چار روز میں ایکجز چھپتا ہے اگر ہزار یا بارہ سو چھاپا جاوے اس حساب سے ساڑھے پانچ جز ۲۲ روز میں چھپیگا پھر اوس کی ترتیب اور سلائی وغیرہ میں دو تین روز ضرور لگیں گے غرضکہ ہر طرحکی عجلت کیساتھ مطبع سے پچیس روز میں نکلیگا اور کم سے کم ڈاک کی معمولی حالتکے لحاظ سے تیسرے روز مرزا صاحبکو پہنچیگا

غرضکہ تخمیناً ایک مہینہ صرف چھپنے اور پہونچنے میں لگیگا اور تالیف اور تصنیف کا زمانہ اس سے علاوہ ہے اب تصنیف کا زمانہ کسقدر ہونا چاہیئے اوب سے مولویصاحب کی حالت دیکھکر اندازہ کرنا چاہیے مولویصاحب نہ صاحب جائیداد ہین نہ اونکے مریدین اور معتقدین ہین کہ نذرانہ یا چندہ کے طور پر اونہیں کچھ ملتا ہے - اخبار کے اجرا میں کوشش کرتے ہین کچھ مشاغل ہین اوس سے بسر اوقات ہوتی ہے اون سب کے ساتھ ساڑھے پانچ جز کا رسالہ جسمیں عربی قصیدہ بھی ہو ایک مہینہ سے کم میں نہیں لکھ سکتے بشرطیکہ عربی نظم کی طرف اونہیں توجہ بھی ہو غرضکہ جو کام حسب عادت دو ماہ سے کم میں نہو سکے وہ بیس دنمیں کیونکر ہو سکتا ہے

حاصل یہ کہ انہین مشکلات پر نظر کر کے مرزا صاحب نے ایسی قیدین لگائین کہ اون قیدونکی وجہ سے جواب غیر ممکن ہوجاوے اور اگر ان قیدونکو چھوڑ کر کوئی جواب لکھے تو مرزا صاحب کہتے ہین کہ ہم اوسے ردی کیطرح پھینکدینگے۔ اہل حق فرماتے ہین کہ جب ایسی شرطین لگائی جائین کہ اون شرطون کیوجہ سے جواب ممکن نہ ہو تو اصل کتاب کا اعجاز ثابت ہو سکتا ہے ہے

انصاف سے اس کا جواب دیا جائے جماعت احمدیہ کچھ تو غیرت کرے اندنون خلیفہ صاحب سے دریافت کیا گیا کہ اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کا اگر اب کوئی جوابدے تو وہ جواب سمجھا جائیگا یا نہین اس کا جواب جناب مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھہ کا لکھا ہوا آیا کہ اعجاز احمدی کے بالمقابل لکھنے کی میعاد ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء کو ختم ہو گئی اور اعجاز المسیح کی میعاد ۲۵ر فروری ۱۹۰۱ء کو ختم ہو گئی

لیجئے جناب خلیفہ صاحب کی تحریر سے ہی معلوم ہوا کہ اون رسالونکا اعجاز بہت تہوڑی مدت کے اندر محدود تھا۔ اوس کے بعد وہ اعجاز سلب ہو گیا اب اوسکے مثل اہل علم لکھہ سکتے ہین مگر وہ جواب جماعت احمدیہ کے لائق توجہ نہ ہوگا۔

برادران اسلام نے ایسا اعجاز نہ سنا ہوگا کہ بیس دنکے اندر تک تو معجزہ ہے اور اوس کے بعد وہ اعجاز جاتا رہے یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ اس حد بندی کی اطلاع اونکے مریدین اور معتقدین کو ہے یا نہین ہے کیونکہ وہ اب تک ان رسالون کو جواب کے لیئے پیش کرتے اور باواز بلند کہتے ہین کہ ابتک کسی نے جواب نہین دیا جب تک امر مشتہر ہو چکا ہے تو یہ نہین ہو سکتا کہ اون کی جماعت کو خبر نہو بلکہ ناواقفون کو دہوکھا دینا مد نظر معلوم ہوتا ہے غرض یہ ہے کہ اگر کوئی جواب نہ لکھے تو اسکا اعلان ہے کہ کسی نے جواب نہین دیا اعجاز ثابت ہوگیا اور اگر کسی نے جوابدیا تو فوراً کہدیا جائیگا کہ جواب کی تاریخ گذر گئی اب لائق توجہ کے نہین ہے غرضکہ مرزا صاحب کے اور اونکے متبعین کی باتین عجب پیچدر پیچ ہوتی ہین صادقون کی سی سچائی اور صفائی ہرگز نہین ہے۔ ان

رسالون نے آفتاب کیطرح روشن کردیا کہ اس اعجاز کے دعوے سے مقصود لوگونکو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا اور معلوم کرلیا تھا کہ ان شہرطونکے ساتھہ جوابدینا غیر ممکن ہے کیونکہ جو کام اسباب ظاہری کے لحاظ سے کم سے کم ڈیڑھ دو مہینے کا ہو وہ بیس دن میں کیونکر ہوسکتا ہے مگر قدرت خدا ہے کہ جماعت احمدیہ کے پڑھے لکھے بھی ایسی موٹی بات کو نہین سمجھتے اور ان رسالونکو معجزہ مان رہے ہین قصیدہ اعجازیہ کی تفصیلی حالت اور اوس کے اغلاط الہامات مرزا کے صفحہ ۸۶ سے ۹۶ تک دیکھنا چاہیے مولویصاحب نے قصیدہ کی غلطیان دیکھاکر یہ بھی لکھا ہے کہ

مرزا صاحب اپنے قصیدہ کو ان اغلاط سے پاک کرین اور پھر زانو بزانو بیٹھکر عربی تحریر کرین

اوسوقت حال کہلجائیگا مگر مرزا صاحب نے تو اسکے جواب مین دم بھی نہ مارا اگر عربیت مین دعوی تھا اور یہ رسالہ خود اونہون نے لکھا تھا تو کیون سامنے نہ آئے یہ بدیہی دلیل ہے کہ قصیدہ دوسرے سے لکھوایا اور اپنے فہم کے موافق سمجھہ لیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ ایسے ادیب نہین ہین جو ایسا رسالہ عربی میں لکھہ سکین پھر بطور احتیاط بیس دن کے اندر لکھکر بھیجنے کی قید لگادی اور سمجھہ لیا کہ اس مدت کے اندر تو وہ لکھکر کسیطرح بھیج ہی نہین سکتے اگرچہ وہ ادیب بھی ہون اسلئے ایسا دعوے کردیا

لہ اس تحریر کے بعد خلیفہ صاحب کا رسالہ نور الدین نظر سے گذرا اوسمین اس حدبندی اور مدت مقرر کردینے کیلئے خلیفہ صاحب نے اپنے دانست مین نہایت عمدہ وجہ لکھی ہے وہ یہ ہے کہ غلام احمدؐ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری کا دعوی نہین ہے بلکہ وہ غلام احمدؐ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو احمدؐ ہین اونکا غلام ہے اس لئے وہ اعجاز مین بھی برابری نہین کرتا قرآن مجید مین جواب دینے کے لئے مدت مقرر نہین کی ہے مرزا صاحب مدت معین کرتے ہیں تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزے سے برابری نہو جائے خلیفہ صاحب کی ایسی باتونکو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کیا اسی عقل و فہم پر حکیم الامت کا خطاب دیا گیا ہے بھلا یہ تو فرمایے کہ برابری کا نہونا اور ادب اور غلامی کا ثبوت اسی پر منحصر تھا کہ جواب کے لئے ایسے اندازے سے قید لگائی جائے کہ اوس میعاد مین جواب لکھہ کر بھیجنا غیر ممکن ہو ادب اور غلامی کا ثبوت تو اس طرح بھی ہوسکتا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تمام عمر مین اسکا جواب دین یا دوسرے سے لکھوا دین اسقدر قید اونکے غلامی کے ثبوت کے لئے کافی تھی مگر یہ نہین کیا بلکہ نہایت سخت اور تنگ میعاد

الحاصل یہ قصیدہ مرزا صاحب نے خود لکھا ہو یا لکھوایا ہو اور اونکی میعاد مقررہ کے اندر کسی نے جواب دیا ہو یا نہ دیا ہو مگر وہ معجزہ کسیطرح نہیں ہو سکتا اس کے متعدد وجوہ بیان کر دیئے گئے

اعجاز المسیح کا شان نزول بہی کچھہ ملاحظہ کرنا چاہیے پیر مہر علیشاہ صاحب جو پنجاب اور خصوصًا سیالکوٹ کے نواح مین زیادہ مشہور بزرگ ہین مرزا صاحب نے اونسے مناظرہ کا اشتہار دیا اب قدرت خدا کا یہ نمونہ ہوا کہ مرزا صاحب نے اپنے ہاتہوں سے یہہ بہی لکھدیا - کہ اگر ہین پیر صاحب اور علماء کے مقابلہ پر لاہور نہ جاؤن تو پہر مین مردود - جہوٹا - ملعون ہون اور اس شد و مد کے اشتہار اور اقرار کے بعد قدرت خدا سے صداقت کا ظہور نہایت آب و تاب سے اسطرح ہوا کہ باید و شاید حاصل یہ کہ پیر صاحب مرزا صاحب کی تمام شرطین منظور کر کے مناظرہ پر آمادہ ہو گئے اور ۲۵ ر اگست ۱۹۰۰ء مناظرہ کی تاریخ مقرر ہو گئی اور پیر صاحب اپنے اقرار کے بموجب ۲۴ ر اگست ۱۹۰۰ء کو مع دیگر علماء اور معززین اہل اسلام کے لاہور پہونچے اور ۲۹ ر اگست تک منتظر رہے مگر مرزا صاحب گہر سے باہر نہ نکلے اوس نواح کے مریدون نے بہت زور لگایا مگر وہ نہ آئے

مقرر کی اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں ہے جو ابہی بیان کی گئی - اس کے علاوہ خلیفہ صاحب یہ تو فرمائیں کہ اگر برابری کا دعوے نہیں ہے تو (۱) منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد * کس نے کہا ہے (۲) اعجاز احمدی کا وہ شعر بہی آپکو یاد ہے جس مین . .

مرزا صاحب لکہہ رہے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند گہن اور سورج گہن دونوں ہوئے - کہیئے جناب یہان تو برابری سے گذر کر فضیلت کا دعوے ہے

(۳) تحفہ گولڑویہ کا وہ مقولہ بہی آپ کو یاد ہو گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین ہزار معجزے ہوئے اوس کے بعد اوس قول پر نظر کیجئے جہان لکھتے ہین کہ مجہہ سے تین لاکہہ سے زیادہ نشان ظاہر ہوئے - (اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ملاحظہ ہو) اب فرمائیے کہ یہاں سو حصے زیادہ فضیلت کا دعوے ہے یا نہیں جے ضرور ہے پہر یہاں دعوئے غلامی کہان چلا گیا اسیطرح مرزا صاحب کے دعوے بہت ہین مگر جیسا موقع اونکے خیال مین آگیا ویسا دعویٰ کر دیا حکیم صاحب کچھہ تو ہوش کیجئے آپ کہان تک باتین بنائینگے لن يُصْلِحَ الْعَطَّارُ مَا أَفْسَدَهُ الدَّهْرُ

علماء حاضرین جلسہ ومعززین اسلام کے اتفاق رائے پر فیصلہ لکھا گیا ہے

اور اپنے اوس اشتہاری اقرار کی بھی پرواہ نہ کی کہ لکھ چکے تھے کہ اگر مقابلہ پر لاہور نجاؤن تو جھوٹا اور ملعون ہون مہتمان جلسہ نے اس جلسہ کی روئیداد طبع کرا کے مشتہر کرائی تھی اوس میں ذیل کا مضمون لائق ملاحظہ ہے + جملہ حاضرین جلسہ کے اتفاق رائے سے یہ قرار پایا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) مخاطب ہونیکی حیثیت نہین رکھتا ہے اور شرم ناک دروغگوئی سے اپنی دوکانداری چلانا چاہتا ہے اسلیئے آئندہ کوئی اہل اسلام مرزا قادیانی یا اوسکے حواریوں کی کسی تحریر کی پرواہ نہ کرین — یہ روئیداد مسلمانون مین بہت شایع ہوئی ہے جس سے مرزا صاحب کے دعوون کی حالت اظہر من الشمس ہوگئی اور اپنے پختہ اقرار سے جھوٹے اور **ملعون** ٹھہرے اس شرم ناک ذلت مٹانیکے لیئے مرزا صاحب نے تفسیر اعجاز المسیح لکھی[1] اور پیر صاحب سے جواب طلب کیا اور منعہ مانع من السماء کا الہام بھی سُنا دیا کیونکہ روئیداد سے معلوم کر چکے تھے کہ پیر صاحب اور تمام علمائے حاضرین جلسہ مجمع عام مین ہزارون معززین اسلام کے روبرو کہہ چکے ہین کہ کوئی مسلمان مرزا صاحب کو مخاطب

[1] چنانچہ قادیانی اخبار الحکم مورخہ ۷ اجنوری سنہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ مین ہے اعجاز المسیح حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی عربی تصنیف ہے جو ستر دن کے اندر باوجودیکہ چار جز کا وعدہ تھا ساڑھے بارہ جز پر شائع ہوگئی اور ۲۳ رفروری سنہ ۱۹۰۱ء کو پیر صاحب گولڑیکو بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی اور بالمقابل پیر صاحب کی طرف سے ان ستر دن کے اندر چار جز اور ساڑھے بارہ جز تو کجا ایک آدھ صفحہ بھی **اعجازی عربی** کا شائع نہین ہوا اور اسطرح پر الہام منعہ مانع من السماء پورا ہوگیا پیر گولڑی کی علمیت وقرآن دانی کا راز طشت از بام ہوگیا

اس الہام سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اوس تفسیر مین اعجازی عربی نہین ہے کہ اوس طرح کی عربی پر پیر صاحب قادر نہ تھے بلکہ کوئی مانع پیش آگیا اور اصلی مانع کو مین نے ظاہر کردیا جس سے مرزا صاحب کا راز طشت از بام ہوگیا اور اونکے دعوی اعجاز کی حقیقت کھل گئی ۱۲ —

نہ بنائے اور اونکی کسی بات کا جواب نہ دے اور ظاہر ہے کہ یہ علماء اپنے قول کے خلاف ہرگز نہ کرینگے
اسلیئے مرزا صاحب نے عمدہ موقع پاکر اپنی تفسیر پیش کی اور جواب طلب کیا اور پیر صاحب نے
اور دیگر علماء نے اپنے قول کے بموجب سکوت کیا اور اپنے اقرار کے پابند رہے اور مرزا صاحب
کیطرح بدعہد اور جھوٹا ہونا پسند نہین فرمایا اس مین شبہہ نہین کہ پیر صاحب اور دیگر علماء کے
لئے یہ آسمانی مانع تھا کیونکہ اپنے قول پر قائم رہنا آسمانی حکم ہے اسلیئے الہام کا مضمون
بلاشبہہ صحیح ہے مگر مرزا صاحب نے اصلی حالت کو پوشیدہ کر کے ایسے پیچ سے اوسے
بیان کیا ہے کہ مریدین اوسے معجزہ سمجھ رہے ہیں ایک اور راز ملاحظہ کیجئے وہ یہ ہے کہ مرزا
صاحب نے خیال کیا ہوگا کہ جو علماء اس جلسہ مین شریک تھے وہ تو اپنے عہد کے خیال
سے جواب دینگے نہین اور دوسرے علماء جو دور دراز جگہ کے رہنے والے ہیں اونہین کیا
خبر ہوگی اور کسیکو ہوئی بھی تو دیر مین ہوگی اس لیئے جواب کے لئے ستر دن کی قید لگادی اور
معلوم کر لیا کہ اول تو اس میعاد کے اندر دوسرے علماء کو خبر بھی نہین ہو سکتی اور اگر کسیکو ہوئی بھی
اور جوش اسلامی نے اونہین آمادہ بھی کیا تو اونہین اتنی مدت نہیں مل سکتی کہ وہ اس قدر تفسیر لکھین
اور چھپوا کر بھیجدین اس لئے یہ میعاد مقرر کردی

اب اہل حق اس داؤں پیچ کے اعجاز کو ملاحظہ کرین جس سے مرزا صاحب کی حالت آفتاب کی
طرح چمک رہی ہے فاعتبروا یا اولی الابصار یہ وہ سچا بیان ہے کہ کسی مرزائی کی مجال نہیں
کہ اسے غلط ثابت کرے الغرض اس بیان سے دنیا پر دو باتین نہایت روشن طریقے سے
ثابت ہوگئین ایک یہ کہ اعجاز المسیح کے جواب نہ لکھے جانیکی اصلی وجہ کیا تھی - دوسرے
یہ کہ اونکے صریح اقرار سے یہان بھی ثابت ہوگیا کہ وہ جھوٹے تھے

اس لئے قدرت الٰہی نے اونہین جانے ندیا اور روک لیا اگرچہ جانیکے بعد بھی جھوٹے

ٹھہرتے مگر وہ جھوٹ دوسروں کی زبان سے ثابت ہوتا اور نہ جانے سے اونکی زبان سے اونکا جھوٹا ہونا ثابت ہوا اور اونکے دعووں کی حالت بھی معلوم ہو گئی اس زور و شور سے مناظرہ کا اشتہار دیا اور پیر صاحب کو نہایت سخت اور توہین کے الفاظ لکھکر اونہیں آمادہ کیا اور جب وہ آمادہ ہوکر میدان میں آگئے تو گھر سے باہر نہ نکلے

حق پرست حضرات اس واقعہ پر انصاف سے نظر کرین اور بہتر ہے کہ روئداد[عہ] جلسہ اسلامیہ لاہور کو بلاحظہ کرلیں پھر فرماوین کہ خدا کے برگزیدہ رسول اوسکے نیک بندے سے نہایت سخت کلامی کرکے عہد و پیمان کرین اور نہایت پختہ اقرار کرکے اوسے پورا نہ کرین - ایسا ہوسکتا ہے خدا کو عالم الغیب جانکر جواب دیجئے کیا ممکن ہے کہ خدا کے مقبول کسی سے ایسا پختہ وعدہ کرین کہ اوس کے پورا نہ ہونے پر اپنے کذب کو منحصر کردیں اور خدا اون کی اسقدر مدد نہ کرے کہ وہ وعدہ پورا کرسکیں یہ ہرگز نہیں ہوسکتا

اور سنا گیا کہ نجانیکا عذر مرزا صاحب نے یہ کیا کہ مجھے الہام ہوا کہ ولایتی مولوی مجھے مارڈالینگے بھائیو ذرا تو غور کرو کہ مرزا صاحب نے خود ہی مناظرہ کا اشتہار دیا اور نہایت غیرت دار الفاظ لکھکر پیر صاحب کو آمادہ کیا اور جب مناظرہ کا ٹھیک وقت آپہنچا اور مقابل سامنے آگیا اوسوقت یہ الہام ہوتا ہے کہ ولایتی مولوی مارنیکے لئے بلاتے ہین کیا اوس علام الغیوب کو پہلے سے اسکا علم نہ تھا کہ اگر مناظرہ مین اجتماع ہوگا تو وہ مار ڈالنے کی فکر کرین گے اوس ملہم نے اشتہار دینیکے وقت یہ الہام نہ کیا کہ اب اشتہار نہ دے ورنہ روکا جائیگا اور جھوٹا اور ملعون

عہ یہ روئداد دوسری مرتبہ عمدۃ المطابع لکھنؤ مین بصورت رسالہ چھپا ہے - یعنے اس روئداد کے پہلے ایک لائق دید تمہید ہے اور اس مجموعہ کا نام حق نما ہے ۱۳۲۱ھ ہجری مین رسالہ النجم کے ہمراہ بھی یہ رسالہ چھپا ہے اور علیحدہ بھی ہے ؛

ٹھہریگا۔ خداتعالےٰ نے اپنے رسول کو اس فعل سے تو نہ روکا جس سے وہ تمام خلق کے نزدیک بدعہد اور جھوٹا قرار پائے اور اونکی اس رسوائی اور کذب کو پسند کر کے اوسکے بچانیکے لئے الہام کیا کون صاحب عقل اسے باور کر سکتا ہے مگر اونکے معتقدین کی کچھ ایسی عقل سلب کر دی گئی ہے کہ ایسی بدیہی بناوٹ بہی اونہیں نظر نہین آتی

اس پر غور کیا جائے کہ پیر جی کے مقابلہ پر اس زور و شور سے مناظرہ کا اشتہار دیا کہ اپنے کذب کو اوس کے نہ کرنے پر منحصر کر دیا پھر کیا مقربین خدا خصوصاً انبیاء بغیر الہام الہی ایسا اعلان کر سکتے ہین ہر گز نہین اور اگر غلطی کریں تو اونہیں فوراً اطلاع خداوندی نہ ہو یہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ عام مخلوق کے روبرو وہ اپنی زبان سے جھوٹے ٹھہرتے ہین اس کے علاوہ ایسے مقام پر انبیا کی حمایت نہ ہو اور انبیا کو اوس کی حمایت پر اعتماد نہ ہو یہ بہی نہین ہو سکتا

جماعت احمدیہ ۔ انبیاء کے قتل نہ ہونے پر آیتہ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ پیش کرتی ہے پھر کیا مرزا صاحب کو اوس وقت تک اس آیتہ پر نظر نہ تھی جو ولایتی مولویوں سے ڈر گئے اور یہ بہی خیال نہ کیا کہ نہ جانے سے مین جھوٹا ٹھہرونگا اسی خجالت مٹانیکے لئے یہ دعوےٰ کیا کہ ستر دن کے اندر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہم بہی لکھین اور تم بہی لکھو مگر چار جزو سے کم نہ ہو اسکے بعد مرزا صاحب نے لکھی اور اوس کا نام اعجاز المسیح رکھا اس کی واقعی حالت تو ہمین معلوم نہین ہو سکتی کہ مرزا صاحب نے خود لکھی یا دوسرے سے مدد لی اور اگر خود ہی لکھی تو کتنے دن مین لکھی اس کا ثبوت جماعت احمدیہ نہین دے سکتی ہے مناظرہ کا زور و شور مچا کر عین وقت پر گریز کر جانا اس بات کے لئے نہایت قوی قرینہ ہے کہ بالمشافہ لکھنے کی قدرت نہ تہی ۔ علماء کی حالت کو قیاس کر کے سمجہتے تھے کہ پیر صاحب کے مقابلہ کے لئے تیار نہ ہون گے اس لئے مناظرہ پر زور تہا جب اون کے خلاف قیاس وہ آمادہ ہو گئے تو بچنے کا ایک حیلہ نکالا

اور بالفرض اگر ہم مان لیں کہ خود مرزا صاحب نے لکھی اور اسی مدت مین لکھی اور کسی دوسرے نے مدد نہیں دی پھر اس مین اعجاز کیا ہوا اتنی بات معلوم ہوئی کہ مرزا صاحب کو ادب میں مذاق اس قدر تھا کہ دو ڈہائی مہینہ مین ڈہائی تین جزو تفسیر کی عربی عبارت میں لکھہ سکتے تھے اور وہ بھی اتنی محنت اور مشغولی کے بعد کہ نمازین بھی بہت سی قضا کین اور پھر اونہین جمع کیا اتنی مدت مین ایسی شدید مشغولی کے ساتھہ پونے تین یا تین جزو عربی عبارت لکھہ دینا کوئی کمال کی بات نہین اگر شب و روز مین ایک صفحہ بھی لکھا جاتا تو چار جزو سے زیادہ ہوتا اور مرزا صاحب کی تفسیر تو معمولی طریقے سے اگر لکھی جائے تو تین جزو سے زیادہ کسی طرح نہین ہوتی پھر شب و روز کی محنت مین نمازین قضا کر کے ایک صفحہ تفسیر کا لکھدینا کون بڑی قابلیت کی دلیل ہے کہ دوسرے نہین کر سکتے ذرا کچھہ تو انصاف کرنا چاہیے اور بہت اچھا ہم نے مانا کہ اسوقت چونکہ اکثر علماء کو عربی تحریر کا مذاق نہین ہے مرزا صاحب عربی مین ایسی عبارت اور مضمون لکھہ سکتے ہین کہ دوسرے نہین[عہ] لکھہ سکتے پھر اس سے اون کے رسالے کا معجزہ ہونا ثابت نہین ہو سکتا زیادہ سے زیادہ یہ معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب مین اتنی قابلیت تھی کہ شب و روز کی محنت مین ایک صفحہ عربی عبارت کا لکھ سکتے تھے اور وہ چند علماء جنہین اُن کی طرف توجہ بھی تھی اور انہین اس اعلان کی خبر بھی پہونچی وہ اسلیئے نہ لکھ سکے کہ عربی لکھنے کی مشق نہین رکھتے تھے یا بوجوہ مذکورہ بالا متوجہ نہ ہوئے اس مین مرزا صاحب کا اعجاز کیا ہوا

الحاصل اس رسالہ کو معجزہ کہنا اور اوسکا نام اعجاز المسیح رکھنا محض غلط ہے اور اوس کی

عہ فرضی طور پر یہ لکھا گیا ہے ورنہ اسوقت بھی جنکو عربی تحریر کا مذاق ہے وہ مرزا صاحب سے بدرجہا عمدہ تفسیر لکھہ سکتے ہین البتہ عرب کا سا شغل اور اون کے سے خیالات کسی ذی علم کے نہین ہین کہ خواہ مخواہ دوسرے کو ذلیل کرنیکے لئے جواب لکھنے پر آمادہ ہو جائین اور اپنی قابلیت کا اظہار کرین اور خصوصاً ایسے شخص کے مقابلہ مین جسے وہ لائق خطاب نہیں سمجھتے جسکی تحریر کو وہ جاہلانہ عبارت سمجھتے ہین

تصدیق خود مرزا صاحب کا دل بھی کرتا تھا اسی وجہ سے انہوں نے ستر دن کے اندر لکھنے کی قید لگائی ورنہ اعجاز کے لئے کوئی قید نہیں ہو سکتی اور منعہ مانع من السماء کا الہامی راز بھی بیان کر دیا گیا اور اگر اس جملہ کے الہامی ہونے پر اصرار ہے تو پہلے یہ فرمائیں کہ کتنے الہامات مرزا صاحب کے غلط ثابت کر دئے گئے اوس سے کیا فائدہ ہوا منکوحہ آسمانی کے متعلق کتنے الہامات غلط ثابت ہوئے اور ایسے قطعی اور یقینی الہامات کہ برسوں ہوتے رہے اور ایسا پختہ اور یقینی وعدہ خداوندی بار بار ہوتا رہا اور پھر اوسکا کچھ ظہور نہ ہوا اب دیکھا جائے کہ اول تو مرزا صاحب نے اوس کے لئے کیا کیا باتین بنائین ہین پھر اون کے علاوہ خلیفہ صاحب نے عجیب وغریب لائق تماشہ اوس کی توجیہین نکالین[لعہ] بالآخر خدائے قدوس پر وعدہ خلافی کا الزام لگایا یہ بھی سنا جاتا ہے کہ اب بعض جدید مرید مرزا صاحب کی خطائے اجتہادی بتاتے ہین[ملہ] اور بعض یہ کہدیتے ہین کہ اگر ایسی نکتہ چینی کی جائے گی تو ہم قرآن مجید مین بہت سی ایسی باتین نکالدینگے استغفر اللہ

برادران اسلام ان باتون پر غور کرین یہ باتین وہ ہین جنسے مرزا صاحب کا راز فاش ہوتا ہے شاید اصل مقصد ان کاروائیون سے یہی تھا کہ مقدس مذہب اسلام کو مورد اعتراضات بنایا جائے مگر ظاہر مین حامی اسلام بنکر

غرضکہ اس الہام کی غلطی ثابت کر دینے سے حضرات مرزائی تو سچائی کو مانین گے نہین البتہ عاجز ہو کر خدا تعالیٰ پر کچھ نہ کچھ الزام لگا دینگے الغرض اون رسالون کا جواب کسی نے لکھا ہو یا نہ لکھا ہو وہ معجزہ ہرگز نہین ہو سکتے اس کے متعدد وجوہ ایسے قوی بیان کئے گئے ہین کہ

لعہ جنکا ذکر تتمہ فیصلۂ آسمانی نمبر حصہ اول مین کیا گیا ہے ۱۲

ملہ یہ حضرت یہ بھی نہین سمجھتے کہ خطائے اجتہادی کا کون محل ہوتا ہے دعوی نبوت کر کے خدا کیطرف سے نہایت پختہ وعدہ بار بار کیا جائے اور برسون اوس پر اصرار رہے اور پھر وہ پورا نہ ہوا اسکو خطائے اجتہادی وہی کہیگا جسکو عقل اور علم سے کچھ واسطہ نہ ہوگا یا در پردہ خدا پر الزام لگانا مدنظر ہوگا ۱۲

اون کا جواب نہین ہو سکتا ان سب باتون کے قطع نظر اگر اب بہی خلیفہ صاحب کو اور اوس جماعت کے دوسرے ذی علمون کو اوس کے اعجاز کا دعویٰ ہے اور کہتے ہین کہ وہ ایسے فصیح و بلیغ ہین کہ دوسرا کوئی نہین لکہہ سکتا تو اسکا اعلان دین اور اوس مین لکھدین کہ اگر کوئی عالم ایسا قصیدہ یا ایسی تفسیر سورۂ فاتحہ لکہدیگا تو ہم مرزا صاحب کو کاذب سمجہین گے تو وہ دیکہین کہ ادن کا جواب کس زور اور عمدگی سے ہوتا ہے اگر اوس کے لئے میعاد مقرر کرین تو اول اس بات کو ثابت کردین کہ اعجاز مین ایسی قیدین ہو سکتی ہین اوس کے بعد ایسی میعاد معین کرین جسے چند اہل علم تجربہ کار مجیب کیحالت پر نظر کر کے کہہ دین کہ اتنے دنون مین تالیف اور طبع ہو کر خلیفہ صاحب تک پہونچ سکتا ہے مرزا صاحب کیطرح قید نہ لگا بیٹھائے جسمین لکھا جانا اور چھپ کر اون کے پاس بہیجنا غیر ممکن ہے

اس کے سوا یہ بہی بتا ئین کہ اس کا فیصلہ کون ذی علم ادیب منصف مزاج کریگا کہ مرزا صاحب کا قصیدہ اور تفسیر عمدہ ہے یا اونکا جواب ہر طرح فائق اور بدرجہا زائد عمدہ ہے اور یہ بہی ظاہر کردین کہ اگر جواب دیا گیا اور منصف نے اوسے عمدہ اور مرزا صاحب کے رسالے سے بہت فائق کہدیا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا آیا خلیفہ صاحب اور دیگر اہل علم حق کی پیروی کرینگے یا عقیدہ سابقہ باطل پر قائم رہینگے اگر ایسا اعلان ایکماہ کے اندر نہ دیا جائے گا تو معلوم ہوگا کہ اعجاز کا دعوےٰ غلط تھا اور اونکے پیرو مدعی کاذب کی پیروی کر رہے ہین اب اس کی وجہ بات کی پاسداری ہو یا جو کچھ ہو من یضلل اللہ فلا ھادی لہ سچا ارشاد ہے اب مین چاہتا ہون کہ مرزا صاحب کی عربدانی کا نمونہ اون حضرات کو بہی دیکھاؤن جنہین زبان عربی مین بہت تہوڑا دخل ہے یا انگریزی مین پورے قابل ہین اور قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہین اعجاز المسیح کے لوح پر مرزا صاحب نے عربی عبارت بہی لکھی ہے[1]

[1] اس رسالے کی غلطیان تو رسالہ المنار مصری مین اور اعجاز احمدی کے اغلاط الہامات مرزا مین نمونہ کے طور پر شائع ہو چکے ہین یہان رسالہ کے ٹیٹل . . کے دو سطر عبارت نقل کر کے اوسکی حالت دیکھائی جاتی ہے

جس مین اس رسالہ کی نسبت لکھا ہے ھٰذا رد علی الذین یجھلوننا یعنی یہ اون لوگونکا رد ہے جو ہمین جاہل بتاتے ہین اس کے بعد لکھتے ہین

والی سمیتہ اعجاز المسیح وقد طبع فی مطبع ضیاء الاسلام فی سبعین یوما من شھر الصیام وکان من الہجرۃ ۱۳۱۸ء ومن شھر النصاریٰ ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء - مقام الطبع قادیان = جنکو علم و فہم سے اللہ تعالیٰ نے کچھہ حصہ دیا ہے وہ غور فرماتین کہ کیسی لچر عبارت ہے اور جو نہایت معمولی مضمون مرزا صاحب ادا کرنا چاہتے تھے وہ عربی عبارت مین ادا نہ کر سکے اور بہت غلطیان کین اس عبارت کا ٹھیک ترجمہ یہ ہے اس رسالہ کا نام مین نے اعجاز المسیح رکھا۔ اور مطبع ضیاء الاسلام قادیان مین یہ رسالہ ستر دن میں چھاپا گیا اور اوس کی ابتدا ماہ رمضان سے ہوئی اور ہجری ۱۳۱۸ء تھا اور عیسوی ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء تھا

اب قدرت خدائی اور اوس ہادی مطلق کی رہنمائی کا یہ عجب نمونہ ہے کہ وہ رسالہ جس کی فصاحت و بلاغت کو مرزا صاحب اعجاز سمجھتے ہین اوسکے معمولی اور متداول مضمون کے دو سطر عبارت بھی جو رسالہ کے پہلے صفحہ پر ہے صحیح نہ لکھ سکے اور جو مضمون لکھنا چاہتے تھے وہ عربی عبارتمین ادا نہ ہو سکا وہ چار جز یا بارہ جز معجزہ نما عربی عبارت کیا لکھین گے اگرچہ اس مضمون کو صحیح طور سے ادا کر دینا بڑی قابلیت کی دلیل نہ تھی مگر اوس قادر کریم کی قدرت کا نمونہ ہے کہ جس مدعی نے اپنے متکبرانہ خیال مین اپنے آپ کو علمی کمال کے نظر سے ایسا بلند پایہ سمجھ لیا ہو کہ ایک مضمون میرا لکھا ہوا معجزہ ہو سکتا ہے اور اسی خیال سے اوس نے رسالہ لکھا ہو اوس کے اول صفحہ مین دو سطر معمولی مضمون کی عبارت صحیح نہ لکھے اور ایسی غلطیان کرے جو کم فہم بھی یقینی طور سے معلوم کر سکین جنکو عربی صرف و نحو سے واقفیت ہے اور جنتریان بھی دیکھ لیا کرتے ہین وہ ملاحظہ کرین مرزا صاحب کا مطلب تو یہ ہے کہ اعجاز المسیح مین نے ستر دن مین لکھی اور نہین

دنون مین وہ طبع بھی ہوئی اور ستّر دن کی ابتدا و انتہا بھی بیان کرنا چاہتے ہین مگر منقولہ عبارت کا یہ مطلب کسیطرح نہین ہوسکتا =

غلطیان ملاحظہ ہون

(۱) نہایت ظاہر ہے قد طبع فی سبعین یومًا کے یہی معنے ہو سکتے ہین کہ ستّر دنمین چھاپی گئی اس عبارت سے یہ کسیطرح نہین سمجھا جاتا کہ ان ایام مین تصنیف اور طبع دونون کام ہوئے اس مطلب کے لئے ضرور تھا کہ صُنِّفَ کا لفظ زیادہ کیا جاتا

(۲) سیاق عبارت یہ چاہتا ہے کہ من شہر الصیام بیان ہو سبعین کا اس کا حاصل یہ ہوگا۔ کہ ماہ صیام ستّر دن سے زیادہ کا ہے اب ناظرین اس غلط بیانی کو دیکھ لین مین نے اس غلطی سے چشم پوشی کر کے دوسرے پہلو سے ترجمہ کیا ہے

(۳) اگر خلاف سوق عبارت من شہر الصیام کے مِنْ کو ابتدائیہ کہا جائے اور یہ مطلب قرار دیا جائے کہ ماہ صیام سے رسالہ کی تالیف کی ابتدا کی گئی تو ضرور تھا کہ تاریخ بھی لکھتے کیونکہ اسبات کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ ستّر دن مین ہم نے لکھا یہ اوسی وقت ہوسکتا ہے کہ بیان مہینے کے ساتھہ تاریخ بھی لکھی جائے غرضکہ یہ تین غلطیان ہوئین اب اگر تیسری غلطی سے چشم پوشی کیجائے اور مرزا صاحب کی دوسری عبارت سے تاریخ معیّن کرنیکی نوبت آئے تو بھی کوئی تاریخ متعین نہین ہوتی سارے احتمالات غلط ہین اوس کی وجہ ملاحظہ ہو

(۴) مذکورہ عبارت کے بعد مرزا صاحب تالیف اور طبع کا ہجری سال اور عیسوی سال مع مہینے اور تاریخ کے بیان کرنا چاہتے ہین لکھتے ہین۔ وکان من الہجرۃ ۱۳۱۸ھ ومن شہر النصارٰی ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جس ماہ صیام سے رسالہ لکھنے کی ابتدا

ہوئی وہ ماہ صیام ۱۳۱۸ھ کا تھا اس عبارت کا ناقص ہونا نہایت ظاہر ہے کیونکہ مہینہ کے تعیین کے ساتھہ یہان تاریخ کا معین کرنا ضرور تھا تاکہ ستر دن کی ابتداء معلوم ہوتی مگر ایسا نہین ہوا یہ

چوتھی غلطی ہے اس عبارت کی رسالے کے صفحہ ۶۵ سے ۶۷ تک دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس تفسیر کے لکھنے کی ابتداء ۲۳ر رمضان کے قبل نہین ہوئی بلکہ بعد ہوئی ہے مگر بعد کی کوئی تاریخ یہان بھی بیان نہین کی اور اس رمضان کی ۲۳ر مطابق ہے ۱۵ار جنوری ۱۹۰۱ء کے اس لئے لکھنے کی ابتدا ۱۵ار جنوری یا اس کے بعد ۱۶ - ۱۷ر کو ہوگی اس کے بعد یہ جملہ ہے من شہر النصارٰی ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء عربی کی طرز تحریر کا مقتضا یہ ہے کہ جس طرح پہلے جملہ مین لکھنے کی ابتدا نبوی ماہ اور سنہ سے بیان کی گئی ہے اسجملہ مین عیسوی ماہ اور سن کا بیان ہو یہ طرز بالکل مطابق ہے اُردو طرز کے کہ اکثر ہجری سنہ کو بیانکر کے عیسوی مہینہ اور سنہ کے مطابقت لکھا کرتے ہین مگر سوق عبارت اور عرف عام کیخلاف مرزا صاحب اس جملہ مین منتہائے تحریر کا زمانہ بتاتے ہین جیساکہ لوح کے دوسرے صفحہ سے ظاہر ہے

یہ پانچوین غلطی ہے قاعدہ عربیت کے لحاظ سے مگر افسوس ہے کہ اس پر بھی بس نہین ہے بلکہ اونہین کے بیان سے فروری کے مہینے مین رسالے کی نہ ابتدا ہوئی نہ انتہا یہ بیان بالکل غلط ہے کیونکہ پہلے بیان سے معلوم ہوا کہ سنہ ۱۳۱۸ کے ماہ صیام سے رسالہ کی ابتدا ہے اور یہ ماہ صیام ۲۴ر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ روز دوشنبہ سے شروع ہے اور ۲۱ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ روز دوشنبہ کو ختم ہوگیا اس لئے فروری کی کسی تاریخ سے ابتدا نہین ہوئی اور اگر ختم کی تاریخ کا بیان ہے تو اگر ابتدا رمضان کی پہلی تاریخ کو فرض کرین تو اکھتر وان دن فروری کے بعد ۲ر مارچ کو ہوگا اور اگر ابتدا ۲۳ یا ۲۴ یا ۲۵ ماہ صیام سے ہے تو مارچ کے ۲۵ - ۲۶ یا ۲۷ تاریخ مطابق ۴ - ۵ - ۶ تاریخ ذوالحج ۱۳۱۸ روز دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ کو ہوگا +

غرضکہ ۲۰ فروری کو انتہا کسی طرح نہین ہوسکتی یہ چھوٹی غلطی نہ ہے اور بہت بڑی غلطی ہے

یہ امر بھی لحاظ کے لائق ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کو رسالہ کا ختم ہونا کئی مقام پر لکھتے ہین (۱) ٹیٹل کے دوسرے صفحہ پر اطلاع لکھی ہے اوس کی پہلی اور دوسری سطر مین ہے خداتعالے نے ستر دن کے اندر ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کو اس رسالہ کو اپنے فضل وکرم سے پورا کر دیا (۲) اس اطلاع کے آخر مین بھی یہی تاریخ لکھی ہے (۳) اس رسالہ کے آخر مین اعجاز کا اشتہار دیا ہے اوسمین بھی ۲۰ فروری ہے اور ٹیٹل کے پہلے صفحہ پر بھی یہی تاریخ ہے اور اس رسالہ کے آخر صفحہ ۲۰ مین لکھتے ہین قد طبع بفضلك فی مدۃ عدۃ العین فی یوم الجمعۃ و فی شھر مبارك بین العیدین تیرے فضل سے یہ کتاب عین کے عدد کی مدت مین جمعہ کے دن اور مبارک مہینے مین دو عیدون کے درمیان چھاپی گئی اس سے تین باتین ظاہر ہین

اول یہ کہ اس رسالہ کا اختتام جمعہ کے دن ہوا دوسرے یہ کہ ماہ مبارک میں ہوا تیسرے یہ کہ وہ ماہ مبارک دو عیدون کے درمیان مین ہے

اب دیکھا جائے کہ ۲۰ فروری ۱۹۰۱ء کو رسالہ کا اختتام ہے تو روز جمعہ نہین ہوسکتا کیونکہ یہ تاریخ روز چہار شنبہ ۳۰ شوال ۱۳۱۸ھ کو ہے

اب کہئیے کہ ۲۰ فروری کو صحیح مانا جائے یا روز جمعہ کو غرضکہ اسیطرح اس عبارت مین اور بھی اغلاط ہین سب کے بیان مین بیکار تقریر کو طول دینا ہے جنکو حق طلبی ہے اونکے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ رسالہ جسکے نسبت یہ دعوے بڑے زور سے ہو رہا ہے کہ اس کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ اوس کے مثل کوئی نہ لا سکا اور نہ لا سکیگا۔ اوس کے لوح کی دو سطر عبارت نہایت خبط اور محض غلط ہے پھر ایسا شخص فصیح و بلیغ عبارت کیا لکھیگا اور اگر لکھہ سکتا تھا اگر یہان ایسی غلطیان ہوگئین تو یہ روشن دلیل ہے کہ خداتعالے نے ایسے

مدعی کے دعویکے غلط کرنیکو اس عبارت کے لکھنے کیوقت اوس کے حواس سلب کردئے - کہ
ایسی مہمل عبارت لکھی کہ ادنیٰ طالب علم ادب کا پڑھنے والا نہ لکھیگا مگر افسوس ہے کہ کذب
کے ایسے بیّن ثبوت موجود ہین مگر ماننے والے کچھہ نہین دیکھتے

اس کے بعد مین مرزا صاحب کے اس دعوےٰ کی نسبت ایک عظیم الشان بات کہنا چاہتا ہون
جو حضرات علم و دانش سے حصہ رکھتے ہین اور خوف خدا سے کسیوقت اون کے دل لرزنے
لگتے ہین وہ متوجہ ہو کر غور فرمائین =

اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کے مثل طلب کرنے اور معجزہ کہنے پر گہری نظر

حضرت سرور انبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت معجزات ظاہر ہوئے اور کثرت
سے پیشین گوئیان آپ نے کین اور جنکے پورا ہونے کا وقت گذر چکا وہ پوری ہوئین مگر حضور
انور صلے اللہ علیہ وسلم نے بجز قرآن مجید کے کسیکو اپنے دعوےٰ نبوت کے ثبوت مین پیش
نہین کیا اور کفار کے معجزہ طلب کرنے کے وقت آپ نے نہین فرمایا کہ مین نے فلان فلان معجزہ
دکھایا ہے اوسپر نظر کرو - صرف قرآن مجید ہی کو پیش کر کے کہا گیا = فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ یعنی اگر تم (مجہپر الزام دینے مین) سچے ہو تو قرآن مجید
کے مثل ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے معین و مددگارونکو بلاؤ اور اگر نہ لا سکو تو جہنم
کی آگ سے ڈرو (اس فرمانے کے ساتھ یہ پیشین گوئی بھی کردی کہ تم اس کے مثل ہرگز نہ لا

عکو گے یہ دعوٰے قرآن مجید سے مخصوص ہے کسی آسمانی کتاب کی نسبت ایسا نہیں کہا گیا۔
مرزا صاحب اپنے رسالونکو اپنی تصنیف کہتے ہین مگر بعینہ وہی دعوے اپنے دونون رسالونکی
نسبت کرتے ہین جو قرآنمجید مین کیا گیا

اب مین اہل دل حقانی حضرات سے ملتجی ہون کہ اس بیان مین محققانہ طور سے غور فرمائین
اور ملاحظہ کرین کہ جب مرزا صاحب نے اپنے رسالون کے نسبت بے مثل ہونیکا ویسا ہی دعوی
کیا جیسا کہ قرآن مجید مین کیا گیا تھا اور اوس کے مثل نہ لانے پر اوسی طرح پیشین گوئی کردی
جس طرح قرآن مجید کے مثل نہ لانے پر کی گئی تھی اور جماعت احمدیہ اوسپر ایمان لے آئی اور
اوسے مرزا صاحب کا معجزہ سمجھی تو نہایت صفائی سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کے رسالے
اون کے خیال کے بموجب ویسے ہی بے مثل ہین جیسے قرآن مجید بے مثل ہے جب اس
خاص صفت مین یعنے بے مثل ہونے مین وہ رسالے اور قرآن مجید یکسان ہوئے اور قرآن
مجید کی خصوصیت نہ رہی تو اوس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یہ رسالے قرآن مجید کے مثل ہین
اس لئے قرآن مجید کا یہ دعوی کہ اوسکے مثل کوئی نہین لاسکیگا غلط ٹھہرا اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم الشان معجزہ جسے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دعوی
کے ثبوت مین پیش کیا باطل ہوا اب اسکا فیصلہ ناظرین اہل علم پر چھوڑتا ہون کہ جس دعوی کا
انجام یہ ہے جو ابھی بیان کیا گیا کس غرض سے کیا گیا۔ مین اپنی زبان سے کچھہ نہین کہتا۔
اس کے علاوہ اسپر بھی نظر کیجائے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف قرآن مجید
اپنے دعویکے ثبوت مین پیش کیا جو عربی نثر مین ہے مرزا صاحب دو رسالے پیش دعوے کرتے
ہین جو ایک نظم ہے اور دوسرا نثر ہے اسکا نتیجہ بالضرور یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے قرآن مجید یعنے صرف نثر عبارت پیش کر کے اوسکے بیمثل ہونیکا دعوی کیا تھا

مرزا صاحب نظم اور نثر دونون پیش کر کے یہی دعوی کرتے ہین یہ دعوٰی ایسا ہی ہوا جیسا اعجاز احمدی مین کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو صرف خسوف قمر ہوا تھا اور میرے لئے چاند اور سورج دونون کا گہن ہوا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میری فضیلت ثابت ہو گئی

میرا یہ کہنا اگرچہ آپکو تعجب خیز معلوم ہوگا خصوصًا اس وجہ سے کہ مرزا صاحب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کچھ مدح سرائی کی ہے اور اپنے آپکو حضور کا ظلّ کہتے ہین پھر اون کے طرف ایسا خیال کیونکر ہو سکتا ہے مگر آپ خوف خدا کو دل مین لا کر اور طرفداری سے علیحدہ ہو کر اور نظر کو وسیع کر کے مرزا صاحب کی پہیچدار باتون پر غور کرین اس کے علاوہ اگر ان عظیم الشان باتون سے تھوڑی دیر کے لئے قطع نظر کیجائے تو اس دعوی کا بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ دشمنان اسلام کو مرزا صاحب نے بہت بڑے اعتراض کا موقع دیا اور جس معجزے کے ابطال سے تیرہ سو برس سے تمام مخالفین عاجز اور ساکت تھے اب مرزا صاحب کے طفیل سے نہایت دریدہ دہنی سے کہہ سکتے ہین کہ جس طرح مرزا صاحب کا دعوٰی تمام دنیا کے اہل مذہب کے علاوہ ۲۴ کروڑ مسلمانون کے نزدیک بھی محض غلط ہے اور اوس کے جواب نہ دیئے جانے کی نہایت معقول وجوہ موجود ہین ایسا ہی دعوی قرآنی کیوقت بھی ہوگا اور جس طرح مرزا صاحب نے اپنی تصنیف کو معجزہ قرار دیا ہے نعوذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہو کیونکہ اب کلام کا حد اعجاز تک پہونچنا قوت بشری سے خارج نہ ہوا بلکہ انسان ہی کا کلام بھی معجزہ ہو سکتا ہے اور یہ اعجاز خدا کی کلام سے مخصوص نہ رہا غرضکہ سادہ لوح مخالفین اسلام کی نظر و نمین نہایت عظیم الشان معجزہ کو بیوقعت کر دیا یہ مجدد ہین اور یہ مہدی موعود ہین اسلام کے فائدہ پہونچانیکے لئے آئے ہین اے اسلام کے سچے ہی خواہو مرزا صاحب کی باتو نپر خوب غور کرو مین نہایت خیر خواہی سے تمہین متنبہ کرتا ہون اس بیان پر روشنی ڈالنے کے لئے اور بھی چند باتین آپ کے روبرو پیش کرتا ہون انصاف دلی سے اونپر نظر کرین

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرۃ العینین حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کی کیسی مذمت کی ہے

جس کا نمونہ میں نے حقیقۃ المسیح میں دیکھایا ہے اور اونکے اقوال اعجاز احمدی سے نقل کئے ہین پھر کیا عاشق رسول اللہ امت محمدی ہوکر ایسا کہہ سکتا ہے ہرگز نہین

(۲) کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین اور خاتم النبیین مانکر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے نشانات و معجزات جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سنو حصے سے بھی زیادہ[للعلہ] ہین ہرگز نہین یہ تو فضیلت کلّی کا دعویٰ ہے

(۳) اسی طرح اون کا یہ شعر تکدّر ماء السابقین وعیننا × الی آخر الایام لاتتکدّر اس شعر مین سابقین جمع ہے اور اوس پر الف ولام استغراق یا جنس کا آیا ہے اس لئے اس کے معنی یہ ہوئے کہ جتنے اولیاء اور انبیاء پہلے گذر گئے اون کے فیض کا پانی میلا اور مکدر ہوگیا اور میرا چشمہ کبھی میلا نہ ہوگا یہ نہایت بدیہی دعوے ہے تمام انبیاء کرام پر فضیلت کا جس مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہین اور اپنے خاتم الانبیاء ہونیکا اور اپنی بنوت کے قیامت تک بقاء کا چنانچہ مرزا صاحب

للعلہ اس کا ثبوت ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء مین مرزا صاحب نے اپنے باب مین ایک فیصلہ شائع کیا ہے جو لائق ملاحظہ ہے اوسی کے تمہید مین لکھتے ہین جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے زیادہ ہین اور کوئی ہفتہ نشانون سے خالی نہین گذرتا الخ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر عمر تک کبھی نہین فرمایا کہ میرے لئے تین سو یا تین ہزار معجزے ظاہر ہوئے یا اسقدر پیشین گوئیان مین نے کین مگر مرزا صاحب شمار کے لئے رجسٹر رکھتے ہین اور تمام رسائل اور تحریر ونمین وہ رجسٹر کھولا جاتا ہے مگر جب کوئی طالب حق کیلئے تحقیق حق کے درپے ہوجائے تو ایک نشان کا بھی پتہ نہ ملیگا غرضیکہ تین لاکھ سے زیادہ اپنے معجزہ بیان کئے اور یہ بھی کہدیا کہ کوئی ہفتہ بغیر نشانون (معجزون) کے نہین گذرتا اس سے ظاہر ہوا کہ اب اہل بصیرت اونکے عمر پر نظر کر کے کہہ سکتے ہین کہ تقریباً سوا لاکھ یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار معجزے مرزا صاحب سے ہوئے جسکا حاصل یہ ہوتا ہے کہ دن کے ہر گھنٹہ مین ایک معجزہ مرزا صاحب صادر کرتے تھے جسکا جی چاہے حساب کر کے دیکھ لے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت مرزا صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ تین ہزار معجزے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور مین آئے (تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان کا صفحہ ۳۹ ملاحظہ ہو) یہان تین ہزار سے زیادہ ایک کا بھی اضافہ مرزا صاحب بیان نہین کرتے مگر اپنے تین لاکھ نشانونمین سے بھی بے تعداد اضافہ بیان کرتے ہین اب اسپر غور کیجیے کہ معجزہ خاص خدا تعالے کیطرف سے رسول کی عظمت ظاہر کرنیکے لئے ہوتا ہے اب جس قدر نشانات اور معجزات زیادہ ہونگے اوسیقدر

کے مریدین مرزا صاحب کو خاتم الانبیاء اپنی اخبار ونمین لکھتے ہین اسی طرح اور بھی فضیلتین ہین جنمین سے بعض کا ذکر آیندہ آئیگا (۱۴) کیا ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانکر اور آپ کا پیرو ہو کر حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت ایسے بیہودہ اور سخت کلمات زبان سے نکال سکتا ہے جیسے مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتہم[ع۱] وغیرہ مین نکالے ہین اور ایک اولوالعزم نبی کی بیحرمتی کی ہے ہرگز نہین ہرگز نہین کسی مسلمان کی زبان یا قلم سے ایسے الفاظ نہین نکل سکتے بلکہ قوی الاسلام اون الفاظ کو سُن نہین سکتا اوسکا دل لرزجاتا ہے اگر کوئی دہریہ خدا تعالے کے ساتھہ گستاخی کرے یا کوئی مردود حضرت سرور انبیاء کی نسبت زبان سے بے ادبانہ کلمات نکالے تو کسی مسلمان سے یہ نہین ہو سکتا کہ اوس کے جواب مین خدا تعالے یا کسی برگزیدۂ خدا تعالے کو گالیان دینے لگے بھلا یہ تو فرمایئے کہ انبیاء کرام کو ایسے سخت کلامات کہنا شریعت محمدیہ مین کسیطور سے جائز ہے جے حکیم نور الدین صاحب یا کوئی ذی علم شریعت محمدیہ سے اس کا جواز ثابت نہین کرسکتا پھر اس سخت کلامی اور سخت بیہودہ گوئی کا یہ جواب دینا کہ پادری نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ادبی کی تھی اوس کیجواب مین

اوس رسول کی عظمت اور مرتبت زیادہ ہوگی اب مرزا صاحب اپنے تین لاکھ سے زیادہ معجزات بیان کرتے ہین اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار اس سے نہایت ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنی عظمت اور مقبولیت کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سَو حصے زیادہ بلکہ سوا سو[۱۲۵] حصے سے بھی زیادہ بتاتے ہین اور اون کے پیرو اسپر آمنا کہہ رہے ہین بھائیو اسپر غور کرو جو رسول سید الاولین والآخرین ہو جسپر نبوت کا خاتمہ ہوگیا ہو خدا تعالے نے قطعی طور سے جسے آخر الانبیاء قرار دیا ہو اوسکے بعد کوئی نبی آدے وہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سو حصہ سے زیادہ عظمت رکھتا ہو یہ ہوسکتا ہے کسی مسلمان کا دل اسے باور کرسکتا ہے جے ہرگز نہین ہرگز نہین مگر مرزا صاحب صاف طور سے کہہ رہے ہین اب غور کرو کہ مرزا صاحب کا خیال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا ہے اور اونکے مدح کرنیکا کیا منشاء ہے فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲۔

ع۱ ضمیمہ انجام آتہم کا حاشیہ صہ۴ سے صہ۹ دیکھا جائے جب یہ حاشیہ پیش کیا جاتا ہے تو ناواقفو نسے کہدیتے ہین کہ یہ کلمات یسوع کو کہین ہین جب اونکے رسالہ توضیح المرام سے دیکھا دیا جاتا ہے کہ حضرت عیسےٰ ع اور یسوع ایک ہین تو اور بیہودہ باتین کہنے لگتے ہین کبھی کہتے ہین کہ الزاماً ایسا کہا ہے مگر یہ سب اندھیر ہے الزام دینا ہم بھی جانتے ہین اور ہم نے بھی

ایسا کہا گیا کیسا لغو عذر ہے بلکہ اس قسم کی تحریر اونکی قلبی حالت کو ظاہر کرتی ہے کہ اون کے دل مین انبیاء کرام کی عظمت نہین ہے بلکہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہین جیسا اونہون نے حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے (استغفر اللہ)

الغرض اس قسم کی باتونکو خیال مین لاکر اس دعوے پر نظر کیجئے اور صاف دل ہوکر میرے بیان مین غور کیجئے تو خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ جو کچھ مین نے کہا ہے اوسکی تصدیق آپکے دل مین ہوجائیگی اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی اور اونکی اتباع وظلیت کا دعوے اس غرض سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اونکیطرف متوجہ ہون کیونکہ باوجود بے انتہا کوشش کے کوئی گروہ ہندو عیسائی یا دوسرے مذہب کا اونکیطرف متوجہ نہین ہوا اب اگر حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح نہ کرتے اور اونکے اتباع وظلیت کا دعوے مسلمانو پر ظاہر نہ کرتے تو کوئی مسلمان بھی اونکیطرف متوجہ نہ ہوتا اس لئے اول انہون نے خوب زور سے دین اسلام کی تائید کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی کی پھر اپنی مدح سرائی اور

الزام دیئے ہین مگر جس طرز سے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجو متی کی ہے کوئی مسلمان کسی طرح نہین کر سکتا اور نہ شریعت محمدیہ سے اوسے اسطرح کہنا جائز ہے اوس واقعہ کو یاد کرنا چاہیئے جسے امام بخاری نے روایت کیا ہے کہ ایک صحابی اور یہودی سے لڑائی ہوئی تھی اور یہودی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سارے جہان پر ترجیح دی اور صحابی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوس یہودی کے ایک طمانچہ مارا اور یہودی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور حضور نے اوس یہودیکے سامنے فرمایا لاتخیرونی علے موسےٰ غور کیا جائے کہ صحابی نے کوئی لفظ بے ادبی کا حضرت موسے علیہ السلام کی شان مین نہین کہا تھا صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی تھی اور وہ بھی یہودیکے مقابلہ مین الزاماً کہا تھا اور سچی بات تھی مگر حضور نے اوسکو بھی جائز نہ رکھا اور فرمایا کہ مجھے موسےٰ پر نہ بڑھاؤ اسکے حقیقۃ المسیح مین دیکھنا چاہیئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہود کے مقابلہ مین اپنی فضیلت کو منع فرمایا تو ایسی بیہودہ گوئی اور بیحد فضیحتے پادری کے مقابلہ مین کیونکر جائز ہو سکتے تھے جیسے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی کی ہے اسکے علاوہ دافع البلاء کے آخر مین تو کسی پادری کے مقابلہ مین نہین کہتے بلکہ قرآن مجید کا حوالہ دیکر مسلمانون سے خطاب کرکے حضرت مسیح علیہ السلام کو الزام دیا ہے اب خلیفہ صاحب فرمائین کہ جنکی عظمت وشان قرآن مجید مین بار بار بیان کیگئی ہے جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنا برگزیدہ رسول

ضمناً اپنے بیان اور الہامات مین اپنا تفوق جابجا ظاہر کیا پھر نہایت عمدہ پیرایہ سے حضرت سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت عظیم الشان معجزہ کا اس انداز سے ابطال کیا کہ مسلمان برہم نہ ہون یہ سب تمہیدین بھی آیندہ اپنے مقصود کے اظہار کے لیئے کہین جس طرح عبد اللہ چکڑالوی پہلے مقلد حنفی تھا او سوقت اس نے لوگونکو اپنا معتقد اور پیرو بنایا پھر وہ غیر مقلد ہوکر اہل حدیث بنا اور اپنے تئین حدیث کا پیرو بتایا اور اپنے معتقدین کو غیر مقلد بنایا پھر کچھہ عرصہ کے بعد احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے بالکل مونہہ پھیر لیا اور تمام حدیثون کو جھوٹی اور غلط کہنے لگا جب اس کے معتقدین نے اوس سے کہا کہ پہلے آپ مقلد تھے اور ہم سے آپ نے تقلید کی ضرورت اور تعریف کی تھی پھر آپ نے غیر مقلد ہوکر عمل بالحدیث کیطرف ہمین متوجہ کیا اب آپ اوس کی مذمت کرتے مین اور حدیثون کو جھوٹی اور موضوع بتاتے ہین اور صرف قرآن پر عمل کرنیکو کہتے ہین یہ کیا بات ہے اوس نے جواب دیا کہ اگر مین آہستہ آہستہ تمہین بتدریج راہ پر نہ لاتا تو تم ہرگز میری بات کو نہ مانتے میرا شروع سے یہی خیال تھا جو مین اب کہہ رہا ہون چونکہ اوس کے معتقدین کا اعتقاد راسخ ہو چکا تھا اس لئیے وہ اُس کے پیرو رہے اور جو اوس نے کہا اونہون نے اوسے مانا =

یہ واقعہ مرزا صاحب کی حالت پر پوری روشنی ڈالتا ہے اور طالبین حق کیلئے آفتاب کیطرح مرزا صاحب کیجالنکو دکھارہا ہے مرزا صاحب نے پہلے مجدد اور محدّث ہونیکا دعوی کیا پھر مثیل مسیح ہونیکا اور نہایت صفائی سے مسیح موعود ہونے سے انکار کیا (ازالۃ الاوہام صـ) پھر بڑے زور سے مسیح موعود ہونیکا دعوےٰ کیا اس کیوجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل اسلام حضرت مسیح کے منتظر تھے اور اس نازک وقت مین اون کا بہت زیادہ انتظار تھا اس لئیے بعض نیکدل مولوی بھی اونکے معتقد ہو گئے مگر وہ اپنے اصلی مدعا

فرمایا ہو اون کی نسبت کوئی مسلمان ایسے خیال کر سکتا ہے جیسے مرزا صاحب نے دافع البلاء کے آخر مین کئیے ہین مجھے ہرگز نہین اب سُنا گیا ہے کہ یہ رسالہ پھر چھپا ہے اور اوس مین تصرف کیا گیا ہے مگر مین نے دیکھا نہین ۱۲

تک کامیاب نہ ہوئے تھے کہ اس جہان فانی سے رحلت کر گئے مگر اپنے اصلی مقصد یعنی بیخ کنی اسلام کے لئے تخم پاشی کرتے رہے اور بہت سے سادہ دل حضرات اوس سے بےخبر رہے جب اون کے بعض مقلدین نے اون کے اختلاف اقوال کی نسبت دریافت کیا تو جب کوئی بات نہ بنی تو کہدیا کہ جس طرح مجھپر خدا کیطرف سے ظاہر کیا گیا ویسا مین نے کہا اب یہانتک نوبت پہونچی - کہ انہون نے خداتعالیٰ پر خلاف وعدگی کا الزام لگا کر اپنے آپکو بچایا اور مریدین اوس پر آمنا کہہ رہے ہین اور نصوص قطعیہ کے خلاف جملہ یعدو لا یوفی پیش کر رہے ہین مرزا صاحب کے خیال مین مریدین کی ابھی تک یہ حالت نہ پہونچی تھی کہ میرے علانیہ کہنے سے یہ لوگ حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انکار کر کے میرے پیرو ہو جاینگے اس لئے در پردہ ایسی باتین کہین تاکہ آیندہ کسی وقت اصلی منشا کا اظہار کرین اور اوسوقت کہین کہ فلان فلان بات اس لئے کہی تھی مگر چونکہ تمہاریطرف سے پورا اطمینان نہ تھا اس لئے صاف طور سے نہین کہا

الحاصل - رسالہ اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی نسبت جو دعوے کیا گیا ہے وہ اگر صحیح ہو تو قرآن مجید کا اعجاز باطل ہو جائیگا اور دشمنان اسلام کو دریدہ دہنی کا عمدہ موقع ملیگا

برادران اسلام مرزا صاحب کی اس گہری پالیسی کو غور سے دیکھین اور خدا سے ڈر کر اون سے پرہیز کرین

تیسری دلیل مرزا صاحب شہادۃ القرآن مین لکھتے ہین کہ پیشین گوئیان کوئی ایسی بات نہین جو انسان کے اختیار مین ہو بلکہ اللہ جلشانہ کے اختیار مین ہین پھر منکوحہ آسمانی کی پیشین گوئی کو بہت ہی عظیم الشان نشان بتایا ہے جو ایک عورت کے نکاح مین آنے اور اوس کے شوہر اور اوسکے والد کے مرنیکی خبر ہے اس مین شبہہ نہین کہ انبیائے کرام علیہم السلام نے بوحی الٰہی پیشین گوئیان کی ہین اور اولیائے عظام بھی کرتے رہے ہین مومنین کاملین بھی فراست سے پیشین

گوئی کرتے ہین اور کاہن جن کی نسبت ارشاد ہے اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله مگر یہ
کسی نے نہین کہا کہ پیشین گوئی کرنا معیار صداقت ہے اور نبی کے سوا کوئی دوسرا نہین کر سکتا۔ اور
سوائے وحی اور الہام کے کوئی دوسرا طریقہ نہین ہے جس سے انسان آیندہ کی خبر معلوم کر سکے یہ
تخصیص محض غلط ہے کیونکہ اکثر ہوشیار تجربہ کار بخوبی واقف ہین اخبارون مین دیکھتے ہین معاینہ
کرتے ہین کہ رمال ۔ جفار ۔ نجومی پیشین گوئیان کرتے ہین اور پہلے کاہن کیا کرتے تھے
اور اون کی پیشین گوئیان اکثر صحیح ہوتی تھین پھر ایسی مشترک چیز کو یہ کہنا کہ انسان کے اختیار
مین نہین ہے سوائے وحی یا الہام کے کسی ذریعہ سے اوس کا علم نہین ہو سکتا کیسا صریح غلط
دعوے ہے اور پھر ایک معمولی پیشین گوئی کو نہایت عظیم الشان معجزہ بتانا محض سادہ لوحونکو دہوکہ
مین ڈالنا ہے جسپر خواص کیا عوام بھی شہادت دے سکتے ہین تین چار برس ہوئے مونگیر مین ایک
رمال آیا تھا اور جو کوئی اوس سے آیندہ کی بات کا سوال کرتا تھا وہ کچھہ لیکر جواب دیتا تھا یعنی پیشین گوئی
کرتا تھا اور دریافت کرنیوالون نے بیان کیا کہ اوس کی اکثر پیشین گوئیان صحیح ہوئین بعض حضرات
راقم الحروف کا تجربہ دریافت کرنے مین بنظر خیر خواہی اوسے بھی کچھہ بیان کرتا ہون بعض بزرگ
اہل اللہ کی پیشین گوئیونکو بھی دیکھا اور ایسا دیکھا کہ جسطرح انہون نے کہا تھا ویسا ہی ہوا کبھی
اوس کے خلاف نہین ہوا مگر کسی وقت اور کسی طرح کا وہ نہین دعوے کرتے نہین دیکھا ۔ اور بعض
ایسے ہندو اور مسلمان کو بھی دیکھا جو علم نجوم وغیرہا کے ذریعہ سے پیشین گوئی کرتے تھے کم سنی مین
مین نے ایکذی علم ہندو کو دیکھا جو اپنی ہندی کے سوا علم عربی فارسی بھی اچھی طرح جانتا تھا ایکروز
میرے روبرو ایک شخص کا ہاتھ اوس نے دیکھکر کہا کہ تمہارے اولاد تو بہت ہے مگر مری گی بہی بہت
تیس چالیس برس تک دیکھا گیا جیسا اوس نے کہا تھا ویسا ہی ہوا اور جو پیشین گوئی اوس نے
کی تھی وہ سچی ثابت ہوئی مولوی بقا حسین صاحب فلکی مشہور ہین اون کی پیشین گوئیان پھپتی

رہتی ہین وہ ایکمرتبہ مجھہ سے ملے اور اتفاقًا دریافت کیا کہ آپ کس روز اور کسوقت پیدا ہوئے مین نے بتادیا اوسوقت تو وہ چلے گئے کئی روز کے بعد پھر اون سے ملاقات ہوئی اوسوقت اونہون نے میری حالت کے متعلق گذشتہ اور آیندہ کی متعدد خبرین دین اور وہ صحیح ثابت ہوئین جنکو اخبار بینی کا شوق ہے وہ دیکھتے ہین کہ اخبارون مین پیشین گوئیان چھپتی رہتی ہین اور اکثر پوری بھی ہوجاتی ہین پھر اس سے انکار کرنا کس قدر بیخبری یا ابلہ فریبی ہے جسکی انتہا نہین یہ تو موجودہ زمانہ کا تجربہ بیان کیا گیا گذشتہ زمانہ کا معتبر تجربہ بھی ملاحظہ کیا جائے رمال اور نجومی کے علاوہ پیشتر کاہن پیشین گوئیان کرتے تھے اور اکثر اون کے کہنے کے مطابق ہوتا تھا حدیث سے بھی اس کا ثبوت پایا جاتا ہے امام فخرالدین رازی تفسیر کبیر مین حیرت خیز واقعہ لکھتے ہین

ان الکاهنة البغدادیة التی نقلها السلطان سنجر بن ملك شاه من بغداد الی خراسان وسألها عن الاحوال الآتیة فی المستقبل فذکرت اشیاء ثم انها وقعت علی وفق کلامها - قال مصنف الکتاب وانا قد رأیت اناسا محققین فی علوم الکلام و الحکمة حکوا عنها انها اخبرت عن الاشیاء الغائبة اخبارا علی سبیل التفصیل وجاءت تلك الوقائع علی وفق خبرها - وبالغ ابو البرکات فی کتاب المعتبر فی شرح حالها وقال قد تفحصت

(ایک بغدادیہ کاہنہ کو سلطان سنجر بغداد سے خراسان لیگیا اور بہت سے آیندہ کیحالات اوس سے دریافت کیے اور اوس عورت نے اونکا جواب دیا اور جیسا اوس نے کہا تھا اوسی کیمطابق ہوا یعنی جو پیشینگوئیان اوس نے کی تھین وہ سب پوری ہوئین) امام فخرالدین رازی کہتے ہین کہ مین نے بعض ایسے علما کو دیکھا جو علم کلام اور علم حکمت کے محقق تھے انہون نے اوسی عورت کاہنہ کی نسبت بیان کیا کہ اوس نے بہ تفصیل بہت سی آیندہ باتونکی خبرین دین اور اوس کے کہنے کیمطابق اونکا ظہور ہوا اور علامہ ابوالبرکات نے اپنی کتاب معتبر مین اوسکا مشرح حال بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ مین نے تیس برس تک اوسکے حالات کو

عن حالها مدة ثلثين سنة حتى تيقنت انها كانت تخبر عن المغيبات اخبارا مطابقا	تحقیق کیا یہانتک کہ مجھے یقین ہوگیا کہ اسکی پیشین گوئیان صحیح ہوتی ہین ؎
تفسیر کبیر - ج - ۸	تفسیر کبیر مین یہ بیان ہے ؛

اور مرزا صاحب اس تفسیر کو ایسا معتبر سمجھتے ہین کہ اپنے قول کی سچائی مین اسکی تصدیق پیش کی ہے (انجام آتھم صفحہ ۲۳۰ ملاحظہ ہو) اب اسپر نظر کیجائے کہ وہ عورت پیشینگوئیان کرنے مین اسقدر مشہور تھی کہ خراسان کا بادشاہ اوسے بعد آدمیگیا اور امام فخرالدین رازی اوسکی پیشینگوئیونکی صداقت مین تین شہادتین پیش کرتے ہین اول بادشاہ خراسان کا تجربہ دوم بعض علمائے محققین کا تجربہ سوم علامہ ابوالبرکات کے تیس برس کا تجربہ - اتنے تجربہ کے بعد اوسکی پیشینگوئیونکے سچے ہونیکی نسبت اپنا یقین ظاہر کرتے ہین اب یہ کیسی بین شہادتین مرزا صاحب کے قول کو غلط بتارہی ہین اور موجودہ اور گذشتہ صحیح واقعات اونکے کلام کو محض غلط ثابت کررہے ہین پھر ایسی غلط باتکو اپنے دعوےکے صداقت مین پیش کرنا اور ایک معمولی باتکو عظیم الشان نشان اور معجزہ کہنا کسی دیندار ذی علم کا کام نہین ہوسکتا اور خداتعالے کے برگزیدہ رسولونکی تو بہت بڑی شان ہے اونکی زبان وقلم سے ایسی غلط باتین نہین نکل سکتین کیا مسیح موعود اپنے دعوےکے اثبات مین ایسی بات پیش کرینگے جس کی غلطی آفتاب کیطرح روشن ہے جسکو موجودہ زمانیکے واقعات اور تجربہ اور گذشتہ زمانیکی شہادتین غلط بتارہی ہین وہ یہ نہین ہوسکتا کسی ایماندار کی عقل اسکو جائز نہین سمجھہ سکتی اس کاہنہ کیحالمین اون حضرات کو غور اور انصاف کرنا چاہیے جو مرزا صاحبکی بعض پیشینگوئیونکی (خیالی) صداقت پیش کرکے یہ کہتے ہین کہ اگر مرزا صاحب سچے نہ تھے تو یہ پیشینگوئیا نکیون سچی ہوئین اور خداتعالی نے اونکے کذب وافتراء کی کیون تائید کی اگر مرزا صاحب جھوٹے ہوتے تو اونکی پیشینگوئیان پوری نہ ہوتین اور یہ کامیابی اونہین نہ ہوتی اور خداتعالے اون کی تائید نہ کرتا اب یہ حضرات اس کاہنہ کیحالپر نظر کرین

اور خداتعالے کے کرشمون اور حکمتون کو ملاحظ فرمائین کہ ایک اونی کافرہ عورت اپنی پیشینگوئیون کیوجہ سے اسقدر کامیاب ہوئی کہ خراسان کا بادشاہ اوسے قدر کیساتھ لیگیا اور بڑے بڑے علماء اوسکی تعریف کرتے ہین اوس کافرہ ادنی عورت کیلئے یہ بہت بڑی کامیابی تھی مرزا صاحب اپنے حیثیت کے لحاظ سے اسقدر کامیاب نہین ہوئے اور کوئی ذی علم ایماندار یہ نہین کہہ سکتا کہ پچیس یا تیس برس تک ہم نے مرزا صاحبکی پیشینگوئیونکا تجربہ کیا اور کوئی پیشینگوئی اونکی جہوٹی نہ ہوئی بہا ہٹیو جہوٹی پیشینگوئیونکا انبار ہے۔ باانہمہ اگر مرزا صاحب کے کاذب ماننے مین خداتعالی پر الزام آتا ہے تو اس کاہنہ کی پیشین گوئیونکے پورا ہونے پر بہی الزام آنا چاہیے کیونکہ وہ کاہنہ باوجود کافرہ ہونے اور شیاطین سے رابطہ رکھنے کے اہل اسلام اور بالخصوص علماء کے روبرو پیشینگوئیان کرتی رہی اور خداتعالے اونہین پوری کرتا رہا اور اوسکے کفر اور شیاطین کے ذلیل کرنے کیلئے اوسے جہوٹا نہین کیا جسکیوجہ سے بالاضطرار اور بالطبع مسلمانون کے دلون مین بہی اوس کافرہ کی صداقت اور عظمت بیٹھی اور یہ وہ خطرناک امر ہے جس سے انبیاء کرام علیہم السلام کی پیشینگوئیونکی عظمت عوام کے خیال مین نہین رہتی المختصر اگر مرزا صاحب کے کاذب ماننے پر خداتعالے پر الزام آسکتا ہے تو اس کاہنہ کی پیشینگوئیونکے سچے ہونے پر بہی آسکتا ہے

الحاصل یہ یقینی بات ہے کہ پیشینگوئی کرنا اور اوسکا سچا ہوجانا اور کامیاب ہونا نبوت یا ولایت کی دلیل نہین ہے دیکہو اسوقت مخالفین[للعلہ] اسلام کسقدر کامیاب ہین اور اون کی کامیابی سے

للعلہ بیان مرزا صاحب کے پیرو یہ کہا کرتے ہین کہ مرزا صاحب کا یہ دعوے ہے کہ جو الہام اور نبوت کا دعوے کرے اور مفتری علے اللہ ہو وہ کامیاب نہین ہوتا یہ نہین کہتے کہ کوئی مخالف اسلام کامیاب نہین ہوتا افسوس ہے کہ بعض ذی علم نیک طبیعت بہی مرزا صاحب کے دام مین ایسے آگئے کہ اپنے علم وفہم کو بہی کہو بیٹھے اے عزیزو اسپر تو غور کرو کہ مرزا صاحب نے یہ قید کیون لگائی کیا قرآن وحدیث سے اسکا ثبوت ہے ہے تو ہرگز نہین ہے مفتری علی اللہ قرآن مجید مین فرعون کی جماعت کو بہی کہا ہے یہود و نصاری کو بہی کہا ہے مشرکین کو بہی کہا ہے اور جو الہام و نبوت کا جہوٹا دعوے کرے اوسے بہی کہا ہے اب کوئی یہ ثابت کر سکتا ہے کہ مفتری کی آخر قسم کے لئے بالتخصیص ناکامی کسی آیت سے ثابت ہے دوسرونکے لئے نہین ہے ہرگز نہین بلکہ قرآنمجید مین موجود ہے کہ حضرت

دنیا پر بڑہی کیا اثر ہو رہا ہے خدا کیلئے نظر وسیع کر کے اس مین غور کرو پھر مرزا صاحب کی کامیابی کو اوس سے مقابلہ کرو = مدرسہ قادیان کے بعض تعلیم یافتہ اصل دلیل کے جواب مین کچھ ایسے مضطرب ہوئے کہ رمال وغیرہ کی پیشنگوئیو نسے انکار کر دیا اور قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی =

عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ الخ اس آیت کی تفسیر مجیب تو کیا سمجہین گے اگر خلیفہ صاحب بھی سمجھے ہونگے تو اس بات کے ہرگز قائل نہ ہونگے کہ اس آیت سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ بغیر الہام یا وحی کے کوئی انسان کسی طرح پیشنگوئی نہیں کر سکتا یہ موقع اس کے تفصیل کا نہین ہے صرف اس قدر کہونگا کہ آیت مین لفظ غیب آیا ہے اور وہ مضاف ہے ضمیر کیطرف جو عالم الغیب کیطرف پھرتی ہے جس سے غیب کی خصوصیت سمجھی گئی اس لئے آیت کا یہ مطلب ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب کو کسی مخلوق پر ظاہر نہین کرتا مگر اپنے خاص رسول پر اب اگر غیب کے معنے وہ لئے جائین جو مجیب سمجھا ہے تو یہ ماننا ہوگا کہ قرآن مجید مین ایسے مضامین بھی ہین جو واقعات صحیحہ کے خلاف ہین اور جنکے غلط ہونیکو ہر خاص و

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کی جماعت کو مفتری علی اللہ کہکر فرمایا وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی یعنی نقصان اور ٹوٹے مین پڑا وہ شخص جسنے خدا پر افترا کیا یہان تو عام مفتری کیلئے یہ حکم خداوندی بیان ہوا ہے پھر قرآن مجید کے خلاف مرزا صاحب کی شرط پیش کر کے ہمین الزام دینا چاہتے ہو اور خدا کا خوف نہین کرتے اور اگر اس شرط کیلئے کوئی عقلی ثبوت رکھتے ہو تو وہی پیش کرو مگر ہم کہتے ہین کہ ہرگز نہین پیش کر سکتے مرزا صاحب اربعین مین اس مخصوص مفتری کی ناکامی کی وجہ یہ لکھتے ہین کہ اوس کی گمراہی دنیا مین نہ پھیلے

اب جن کی آنکھین ہین اور کچھ عقل بھی اوس کے ساتھ ہے تو دیکھ لے کہ اس وقت دہریہ اور نصاریٰ کس قدر گمراہی دنیا میں پھیلا رہے ہین،

مرزا صاحب کی جماعت کو دہریون کی جماعت سے مقابلہ کیا جائے جب دوسرے گمراہون کی گمراہی جھوٹے ملہم کی گمراہی سے زیادہ دنیا کو تباہ و گمراہ کر رہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ نصاریٰ اور دہریہ ناکام اور برباد نہ ہون اور صرف جھوٹے ملہم ہی تک ناکامی محدود رہے بھائیو ذرا عقل سے کام لو مرزا صاحب کی شرطون اور قولون پر اپنے ایمان کو برباد نہ کرو

عام جانتے ہین اورجان سکتے ہین مگر ایسے معنے کرنا مدرسہ قادیان کے تعلیم یافتون کے سوا کوئی فہمیدہ ایماندار نہین کرسکتا آیت کے بنا مین عوام کیلئے تومین اس قدر کہتا ہون کہ یہان غیب کے معنے بھید کے ہین یعنی اللہ تعالی کسی پر اپنا بھید ظاہر نہین کرتا بجز اپنے رسول کے - اس لئے آیت سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جو باتین بھید کی نہین ہین اونکا علم بھی کسی کو نہین ہوتا اور یہ نہایت ظاہر ہے کہ فلان مرد کا نکاح فلان عورت سے ہوگا اور اوس عورت کا باپ یا شوہر اتنے دنون مین مریگا - خدا کے بھید مین داخل نہین ہے اس لئے علم رمل وغیرہ سے ایسی باتونکا معلوم کرنا اس آیت کے خلاف نہین ہے اور اہل علم سے یہ کہتا ہون کہ غیب کے کئی معنی ہین ایک معنی یہ بھی ہین کہ جو چیز انسان اپنے ظاہری اور باطنی حواس سے معلوم نہ کرسکے اوسے غیب کہتے ہین اب جس قدر باتین رمال - نجومی کاہن - اہل فراست بیان کرتے ہین اور گذشتہ اور آیندہ کی خبرین دیا کرتے ہین وہ غیب مین داخل نہین ہین کیونکہ انسان اونہین اپنے علم اور اپنے فہم سے معلوم کرسکتا ہے اسلئے مذکورہ آیت کا یہ مطلب سمجھنا کہ مطلقاً پیشینگوئی کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے محض غلط ہے

الغرض عام پیشینگوئیونکو انسانی طاقت سے باہر بتانا اور معمولی پیشینگوئیونکو بہت ہی عظیم الشان کہکر اپنی صداقت کی دلیل مین پیش کرنا کسی صادق کا کام نہین ہوسکتا - یہی وجہ ہے کہ کسی نبی نے اپنے صداقت کے ثبوت مین اپنی پیشینگوئیونکو پیش نہین کیا اور نہ کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ پیشینگوئی کرنا نبوت یا مجددیت کی دلیل ہوسکتی ہے - اس بیان سے روشن ہوگیا کہ مرزا صاحب نے جو اپنی صداقت کا بڑا معیار پیشینگوئی کو قرار دیا تھا وہ محض غلط ہے - پیشینگوئی صداقت کی معیار نہین ہوسکتی اسی تحقیق کی بنا پر مین نے حصہ ۲ مین لکھا ہے کہ پیشینگوئیکا سچا ہوجانا معیار صداقت نہین ہے اسپر وہی قادیانکے تعلیم یافتہ بڑی شوخ چشمی سے لکھتے ہین کہ چونکہ مرزا صاحب کی پیشینگوئیان سچی ہوئین اس لئے یہ ایسا کہدیا - مگر اہل نظر واقف کار جانتے ہونگے

کہ یہ خیال محض غلط ہے مین نے ایک سچی اور واقعی تحقیق بیان کی ہے اور مرزا صاحب کی جھوٹی پیشینگوئیان تو فیصلہ آسمانی کے پہلے اور دوسرے حصہ مین بیان[للعه] کی گئی ہین اب اونہین کوئی سچا ثابت کرے جو حضرات مرزا صاحب کے قریب رہتے ہین اور اونکی حالت سے زیادہ واقف ہین وہ تو علانیہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کی کوئی ایسی پیشینگوئی پوری نہین ہوئی جو صاف لفظون مین ہو - مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے روبرو کہتے رہے اور چیلنج دیتے رہے - کہ پیشینگوئیونکی پڑتال پر گفتگو کرلیجائے مرزا صاحب نے دھمکیان تو بہت دین اور حسب عادت اس کے متعلق جھوٹی پیشینگوئیان بھی کین مگر یہ جرأت نہوئی کہ اونکے مقابل مین پیشینگوئیون کی صداقت ثابت کرنے اونکے مرنیکے بعد اونکے متبعین سے بھی اونکا یہی چیلنج ہے کہ پیشینگوئیونکی پڑتال کرلین لاہور مین جلسہ کرلیا جائے مگر کسی احمدی کی جرأت نہ ہوئی پھر کس بنیاد پر یہ جھوٹا دعوے کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئیان پوری ہوئین مگر مین نے تو یہ دکھا دیا کہ اگر اس قسم کی پیشینگوئیان صحیح بھی ہوجائین تو دعوی نبوت یا مہدویت ثابت نہین ہوسکتا

بعض احمدی اس قول کی نسبت یہ کہتے ہین کہ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ پیشینگوئیکا صحیح ہونا صداقت کی نشانی نہین اوسکا کسی پیشینگوئی پر اعتراض کرنا شرارت سے خالی نہین اوس نے تو سارے انبیاء کی پیشینگوئیونپر ہاتھ صاف کردیا" یہ دعوے تو دلیل بینہ سے ثابت کردیا گیا کہ پیشینگوئی کا صحیح ہوجانا معیار صداقت نہین ہوسکتا دنیا مین کسی ذی علم راستباز کا یہ مذہب نہین ہے کہ پیشینگوئی کا صحیح ہوجانا مدعی کی نبوت یا مقدس ہونیکی دلیل ہے تمام رمال - جفار کاہن پیشینگوئی کرتے ہین اور اونکی بہت پیشینگوئیان صحیح ہوتی ہین - دنیا مین کوئی

للعه اور ایک رسالہ خاص اونکی غلط پیشینگوئیون مین لکھا گیا ہے مسیح کاذب جسکا نام ہے اور رسالہ النجم الثاقب دیکھنا چاہیے جسمین جھوٹی پیشینگوئیونکے علاوہ جن پیشینگوئیونکے سچے ہونیکا دعوے ہے اونہین بھی غلط ثابت کرکے دکھایا ہے ۱۲

وسیع النظر واقف کار اس سے انکار نہین کر سکتا ایک کاہنہ کا حال لکھا گیا کہ بڑے بڑے علماء نے برسون اوس کے پیشینگوئیونکا تجربہ کیا اور صحیح پایا پھر جو شخص ان بدیہی باتون پر نظر نکرے اور اس باتکی وہ کوئی دلیل بھی پیش نہ کر سکے کہ پیشینگوئیکا سچّا ہو جانا صداقت کی دلیل ہے باایں ہمہ اوسکا یہ دعوے کرنا کہ پیشینگوئیکا سچا ہو جانا صداقت کی نشانی ہے حماقت بلکہ شرارت سے خالی نہین ہو سکتا کیونکہ ہوش و حواس رکھکر کوئی پڑھا لکھا انسان نیک نفسی کیساتھ ایسا دعوے نہین کر سکتا جسے عالم کے واقعات روزمرہ کے تجربات غلط بتا رہے ہون اس شخص کی شرارت اس سے بھی ظاہر ہے کہ بلا وجہ اور بغیر کسی دلیل کے ایک مسلمانونکے خیر خواہ کو شریر بتا رہا ہے کوئی حق پسند ذی علم نہین کہہ سکتا کہ پیشینگوئیونکا صحیح ہونا صداقت کی نشانی ہے پیشینگوئی ایک مشترک چیز ہے انبیا بھی کرتے ہین اور غیر انبیا بھی کرتے ہین اور ہر ایک کی پیشینگوئی صحیح بھی ہوتی ہے پھر ایسی مشترک چیز کو نبوت کا نشان بتانا بجز جہالت یا ابلہ فریبی کے اور کیا ہو سکتا ہے اسمین انبیا کی شان مین کسی قسم کی بے ادبی نہین ہے بلکہ امر حق ظاہر کرنیکے لئے ایک سچّی بات کا اظہار ہے اور یہ کہنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہدے کہ کھانا کھانا نبی کی صداقت کی دلیل نہین ہے کیونکہ تمام انسان کھاتے ہین اسیطرح پیشینگوئی کرنا نبوت کی دلیل نہین ہے کیونکہ بعض اور انسان بھی پیشینگوئی کرتے ہین جو نبی نہین ہین اسمین شبہہ نہین ہے کہ کر پیشینگوئی کے اس بابمین فرق ہے انبیائے کرام وحی و الہام سے کرتے ہین اور دوسرے لوگ علم و فراست سے مگر یہ فرق ایسا ہے کہ دوسرون پر ظاہر نہین ہو سکتا اسی وجہ سے کسی نبی نے اپنے صداقت کے معیار پیشینگوئی کو نہین بتایا اب جو مدعی تمام انبیا کے خلاف پیشینگوئی کو اپنی صداقت کا معیار بتاتا ہے وہ بالیقین کاذب ہے اور اوسکے کذب پر قرآن مجید کی نص قطعی شاہد ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین خاتم النبیین کے بعد جو نبوتکا دعوی

اوس کے کاذب ہونے مین کسی مسلمانکو تردد نہین ہو سکتا ہے اور ہاتھ صاف کرنا تو اوسے کہتے ہین جیسا مرزا صاحب نے بعض انبیاء پر[للعلہ] کیا ہے جنکی مدح مین خدا تعالے نے وَجِیْہًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فرمایا ہے جنکو مقربین مین ارشاد فرما کر اونکے معجزات بینہ کو بیان فرمایا ہے اونہین معجزات کو مسمریزم اور تالاب کی مٹی کا اثر بتایا ہے اور ایسے فحش کلمات اونکے شان مین لکھے ہین کہ کوئی بھلا آدمی کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کو بھی نہین کہتا اون کلمات کو دیکھکر یا کسی کے زبان سے سُنکر سچے مسلمان کا دل لرز جاتا ہے اور کسی حالت مین اون کلمات کا زبان پر لانا تو کسی مسلمان کا کام نہین = ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ سے ۹ تک کا حاشیہ دیکھنا چاہیئے

الحاصل معمولی پیشینگوئیونکو عظیم الشان نشان قرار دیکر اپنی صداقت کا معیار بتانا کسی صادق کا کام نہین ہے مگر الحمد للہ کہ مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار کی رو سے بھی کاذب ثابت ہوئے یعنی وہ پیشینگوئیان غلط ہوئین جنہین انہون نے اپنی صداقت کا عظیم الشان نشان ٹھرایا تھا یہ خدا کا بڑا فضل ہوا کہ حق و باطل پوشیدہ نہ رہا

چوتھی دلیل یہ تو اظہر من الشمس کر دیا گیا کہ پیشینگوئیکا سچا ہو جانا صداقت کی دلیل نہین ہے اب یہ بھی معلوم کرنا چاہیئے کہ پیشینگوئیکا پورا نہونا مدعی کے کاذب ہونے کی دلیل ہے یعنی اگر کسی مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی غلط ہو جائے تو اوسکا جھوٹا ہونا یقینی ہے قرآن مجید اور توریت[علہ] دونون

للعلہ اس سے مراد حضرت مسیح علیہ السلام ہین اور حضرت یونس علیہ السلام کو بھی انجام آتھم مین ایسے ناروا الزام دیئے ہین کہ شان نبوت کے نہایت ہی منافی ہین اسکا ذکر خاص رسالے مین دیکھنا چاہیے جو حضرت یونس علیہ السلام کے ذکر مین لکھا گیا ہے ۱۲

علہ اس دعوے کے ثبوت مین قرآن مجید اور توریت مقدس دونونکا حوالہ اسلیئے دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ اس مضمون مین قرآن مجید اور توریت بالکل مطابق ہین اس سے کامل طور سے ظاہر ہے کہ توریت کا یہ مضمون تحریف سے پاک ہے اور مرزا صاحب تو ضیح مرام کے صفحہ ۷ و ۸ مین انجیل اور قرآن مجید سے وعدہ الٰہی نقل کرکے لکھتے ہین کہ بارہ مین خدا کے اس وعدہ کا تخلف نہین جو اوس کی تمام کتابون مین متواتر و تصریح موجود ہے چونکہ قرآن مجید مین ظاہر ہے کہ جسطرح قرآن مجید خدا کی پاک کتاب ہے اسی طرح توریت و انجیل بھی خدا کی کتابیں ہین اسلیئے مرزا صاحب ان سب کتابونکو خدا کی پاک کتاب سمجھتے ہین اب جسکا قلب کفر و الحاد اور دہریت سے پاک ہے وہ

اس کی شہادت دیتے ہین توریت کی کتاب استثنا باب ۱۸ مین ہے = لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دلمین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اوس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی ہے ۲۲-۲۰ اس حوالے مین ناظرین کو دو باتون کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہون

ایک یہ کہ یہان کہا گیا ہے کہ جس مدعی نبوت کی پیشینگوئی سچی نہ ہو اوسے جھوٹا سمجھو اور اس معیار اور شناخت کو ایسا مستحکم اور کامل قرار دیا کہ کسی دوسری حالت پر توجہ کرنیکا اشارۃً بھی نہین کیا گیا مگر یہ نہیں کہا کہ اگر کوئی نبوت کا دعوے کرنیوالا پیشینگوئی کرے اور اوس کے کہنیکے مطابق ظہور مین آئے تو اوسے مانو وہ خدا کا بھیجا ہوا رسول ہے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیشینگوئیکا سچا ہو جانا مدعی نبوت کے صداقت کی دلیل نہین ہے حضرات مرزائیان عبث مرزا صاحب کی بعض مہمل پیشینگوئیان کو لئے پھرتے ہین اور غل مچاتے ہین کہ یہ پیشینگوئی پوری ہو گئی =

الغرض توریت مین نہایت صراحت سے بیان ہوا کہ پیشینگوئیکا پورا نہ ہونا مدعی کے کاذب ہونیکی دلیل ہے یعنی جو نبوت کا دعوےٰ کرے اور اوسکی کوئی پیشینگوئی پوری نہ ہو وہ یقیناً جھوٹا ہے =

توریت کا یہ مضمون قرآن مجید کے بالکل مطابق ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ ارشاد اوسی کتاب الہٰی کا ہے جسکی تصدیق قرآن مجید مین ہے اسلیئے اس صریح ارشاد کیطرف توجہ نکرنا کلام الہٰی سے مونھہ پھیرنا ہے - اب قرآن مجید کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو = قرآن مجید مین بہت جگہ نہایت تاکید سے

پاک کتابونکے متفق علیہ مسئلہ کو ضرور مانیگا اور جسکا دل ملوث ہو وہ کچھ نکچھ باتین بنا کر خدا کی پاک کتابونکی بات نہ مانیگا اللہ تعالےٰ مسلمانونکو اس سے محفوظ رکھے آمین غرض جسطرح یہان مرزا صاحب نے توریت و انجیل کا حوالہ دیا اور اوسے پاک کتاب بتایا اسیطرح ہمنے بھی حوالہ دیا جس طرح توضیح المرام کے حوالہ کو حضرات مرزائی صحیح مانتے ہین یہان بھی ماننا ہوگا اگر کچھ انصاف پسندی ہے اور جب یہ مضمون کتاب اللہ کا ہے تو مرزا صاحب کو نبی کاذب ضرور ماننا ہوگا ۱۲

قطعی طور پر بیان ہوا ہے کہ خدا تعالٰے کے تمام وعدے سچے ہوتے ہین وہ ذات مقدس جسطرح تمام عیوب سے منزہ اور پاک ہے اسی طرح وہ وعدہ خلافی کے عیب سے بھی پاک ہے یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ وہ کوئی وعدہ کرے اور پورا نہ کرے یہ بھی نہین ہوسکتا کہ اوسکے کسی وعدہ مین ایسی پوشیدہ شرطین ہون کہ بندے اوس سے واقف نہون کیونکہ اس کی وجہ سے اوس کریم کے تمام وعدون سے اطمینان اُٹھہ جائیگا اور کسی وعدہ کی وقعت بندہ کے قلب مین نہ رہیگی اور اوس کے تمام وعدے بیکار ہو جائین گے یہ بھی معلوم کر لینا چاہیے کہ جسطرح اوس کے تمام وعدے پورے ہوتے ہین اسیطرح اوس قدوس غیر متغیر اور متین کی ساری وعیدین بھی پوری ہوتی ہین ٹل نہین سکتین اسپر ایمان رکھنا فرض ہے اب اس دعوے کے ثبوت مین قرآن مجید کی چند آیتین نقل کیجاتی ہین =

آیت	مطلب
(۱) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران ع ۲۰)	اے ہمارے پروردگار جو تو نے اپنے رسولونکے ذریعہ ہمسے وعدہ کیا ہے اوسے پورا کر اور قیامت کیدن ہمین رسوا نکرنا اسمین شبہہ نہین کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا ؎

اس آیت مین تعلیم ہو رہی ہے کہ اللہ تعالٰے سے التجا کرتے رہا کرو کہ تو نے جو اپنے رسولونکے ذریعہ سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ عنایت فرما پھر اوس عنایت فرمانے اور وعدہ پورا کرنیکی ترغیب مین اسطرح کہنے کی تعلیم ہوئی کہ انک لا تخلف المیعاد یعنی اسمین شبہہ نہین کہ تیرے سارے وعدے پورے ہوا کرتے ہین تو اپنے وعدہ کے خلاف کبھی نہین کرتا یہ طرز بیان روشن دلیل ہے کہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالٰے کے تمام وعدے پورے ہوا کرتے ہین المیعاد مین الف و لام استغراق کا ہے چونکہ الدعاء مخ العبادۃ ہے اسلئے دعا کا طرز تعلیم ہوا =

الغرض یہ آیت قطعی طور سے ثابت کرتی ہے کہ خدا تعالٰے کے وعدے جو اوسکے رسولونکے

ذریعہ سے ہوتے ہین اونمین خلاف ہرگز نہین ہو سکتا اور نہ اونمین پوشیدہ شرط ہوتی ہے جسکا علم بندیکو نہ ہو اس لئے بندونکو اوس کے وعدونپر اطمینان رکھنا چاہیئے

آیت	مطلب
(۲) لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ (زمر ع ۲)	لیکن جو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اونکیلئے بالاخانے اور اونپر اور بالاخانے ہین جنکے نیچے نہرین بہہ رہی ہین = یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا =

اس آیت مین اللہ تعالےٰ نے پہلے پرہیزگارونسے وعدہ فرمایا اوسکے بعد کامل اطمینان دینےکے لئے ارشاد ہوا کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے کسی دوسریکا نہین ہے کہ اوسکے پورا ہونمین تردد ہو پھر بغرض نہایت تاکید اور تصریح کے ارشاد ہوا کہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدیکے خلاف نہین کرتا اس طرز بیان نے نہایت خوبی کیساتھ ثابت کردیا کہ خدا کے سارے وعدے پورے ہوتے ہین اور اونمین کوئی پوشیدہ شرط بھی نہین ہو سکتی جسکیوجہ سے بندیکا اطمینان جاتا رہے اگر ایسی صراحت کے بعد بھی اوس قدوس کے ایک وعدہ مین بھی پورے ہونیکا احتمال نکالا جائے اور کہا جائے کہ اوسکے بعض وعدے پورے نہین ہوتے یا بعض وعدونمین ایسی شرط ہوتی ہے جسپر بندیکو اطلاع نہین ہوتی تو اوس قدوس قدیر کا یہ بیان بالکل غلط ہو جائیگا اور اوسکا کوئی وعدہ قابل اطمینان نہ رہیگا چنانچہ مرزا صاحب بھی اسے تسلیم کرتے ہین توضیح مرام مطبوعہ ریاض الہند امرتسر کے ص ۸ مین خداتعالےٰ کا وعدہ نقل کرکے لکھتے ہین کہ کیا ایسے بزرگ اور حقیقی وعدہ کا ٹوٹ جانا خداتعالےٰ کے تمام وعدونپر ایک سخت زلزلہ نہین لاتا

یقیناً سمجھو کہ ان لغو باتون سے خداتعالےٰ کی کسر شان اور کمال درجہ کی بے ادبی ہوگی ۔۔

مرزا صاحب کا یہ قول نہایت صراحت کیساتھ کہہ رہا ہے کہ خداتعالےٰ کے کسی وعدہ مین خلاف نہین ہو

سکتا خواہ وہ خلاف ہونا کسی پوشیدہ شرط کیوجہ سے ہو یا بغیر شرط کے ہو اور یہی حال بعینہٖ وعید کا ہے

آیت	مطلب
(۳) وَلَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُہُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَۃٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِہِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (سورہ رعد ع ۴)	کفار مکہ کو اونکے کئے کی سزا پہنچتی رہیگی خاص اونہین پہونچے یا اونکے پڑوسی کو تاکہ وہ دیکھکر متنبہ ہوں یہان تک کہ اللہ کا وعدہ (موت یا قیامت) آجائے اسمین شبہہ نہین کہ اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا =

اس آیت مین وعید کا بیان ہے مگر وہی طرز ہے جو پہلی دو آیتون مین وعدے کے بیان مین ذکر کیا گیا جس سے ظاہر ہے کہ المیعاد[له] مین الف ولام استغراق کا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی کل وعیدین پوری ہوتی ہین اور ایسا ہونا ضرور ہے کیونکہ اگر ایک وعدہ یا وعید پورا نہ ہو تو اوس قدوس کا کذب لازم آئے اور اوسکا کاذب ہونا بالذات محال ہے جو ایسا سمجھے ہین کہ اللہ تعالےٰ کے کل وعدے اور وعیدین پوری نہین ہوتین وہ اوس ذات پاک مین سخت عیب لگاتے ہین اور جو یہ کہتا ہے کہ المیعاد مین الف ولام عہد ذہنی ہے وہ یہ بھی نہین جانتا کہ عہد ذہنی کسے کہتے ہین کیونکہ الف لام عہد خارجی ہو یا عہد ذہنی ہو اوس سے مراد ایک چیز ہوتی ہے اگر عہد خارجی ہے تو وہ ایک چیز متکلم اور مخاطب دونو کے نزدیک خارج مین متعیّن ہوتی ہے اور اگر عہد ذہنی ہے تو صرف متکلم کے ذہن مین اوسکا تعین ہوتا ہے مگر ہوتی ایک شے ہے اب اسپر نظر کیجائے کہ آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ قرآن مجید مین کئی جگہ آئی ہے اور میعاد سے مراد کہین وعدہ ہے اور کہین وعید ہے اور مقصود آیت سے خدا تعالےٰ کے خاص صفت ایفائے وعدہ اور وعید کی عظمت بیان کرنا ہے کہ خدا تعالےٰ ایسا سچا اور صادق الوعد ہے کہ اوسکا وعدہ کبھی خلاف نہین ہوتا اور وہ ایسا منتقم غیر متغیر ذو البطش الشدید ہے کہ اوسکی کوئی حتمی وعید بھی نہین ٹلتی اسلئے اوسکا یہ بھی ارشاد ہے کہ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ یعنی اللہ کی

[له] مرزا صاحب اور اونکے پیرو یہی کہتے ہین برق آسمانی وغیرہ دیکھو

باتون مین تغیر وتبدل نہین ہوتا بندونکی ترغیب کیلئے یہ بیان نہایت ضرور اور نہایت مفید ہے مگر یہ مطلب اوسیوقت ہو سکتا ہے کہ المیعاد مین الف لام استغراق کا ہو جسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کسی وعدے اور وعید مین خلاف نہین کرتا اور اگر المیعاد مین الف لام عہد ذہنی ہے تو آیت کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالےٰ کا ایک وعدہ یا وعید ضرور پوری ہوتی ہے باقی سینکڑون وعدے اور وعیدین پوری ہون یا نہ ہون اونپر اطمینان نہین کرنا چاہیے جب آیت کا یہ حاصل ٹھہرا تو دیکھا جائے کہ یہ مضمون خداتعالےٰ کے عظمت شان کے کسقدر خلاف ہے کہ اوس مقدس ازلی وابدیکا صرف ایک وعدہ لائق اطمینان ہے باقی اوسکے کسی وعدے پر اطمینان نہ ہونا چاہیے استغفر اللہ۔ یہ حالت بعض ایسے رئیسون کی ہوتی ہے جنکے قول وفعل پر کسی کو اعتبار نہیں ہوتا اور کذب اور بے اعتباری مین مشہور ہوتے ہین افسوس ہے کہ حضرات مرزائی خدائے قدوس کو بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین مگر ایسے خدا پر مرزا صاحب اور اونکے پیرو ہی ایمان لا سکتے ہیں

خوب یاد رہے کہ جب وہ المیعاد مین الف لام عہد ذہنی کہین گے تو آیت کا یہی مطلب ہوگا اس کے سوا اور کچھہ نہین ہو سکتا اب ناظرین مرزا صاحب کی قرآندانی معلوم کرین کہ مرزا صاحب ایسے قرآندان تھے کہ خدائے قدوس کو ایسا ہی فضول گو متلون ثابت کرنا چاہتے ہین جیسا ایکمعمولی انسان فضول گو کاذب ہوتا ہے تعالی اللہ عما یصفون۔

مطلب	آیت
نزدیک کے ملک مین رومی (نصارٰی) مغلوب ہوگئے ہین	(۴) الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ
لیکن عنقریب غالب ہونگے (اللہ تعالےٰ یہ ارشاد	وَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ۝ (الی)
فرماکر اپنے بندونکو وثوق دینیکے لئے کہتا ہے کہ یہ اللہ	وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ
کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدیکے خلاف نہین کرتا۔	النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ (روم ع ۱)

اس آیت کی طرز بیان نے بہی قطعی فیصلہ کردیا کہ اللہ تعالے کسیوقت وعدہ خلافی نہین کرتا اگر اوسکے وعدہ مین کسیوقت پورا نہ ہونیکا احتمال ہو تو اس آیت مین جو بیان خداوندی ہے وہ صرف فضول اور بیکار ہی نہوگا بلکہ غلط ہو جائیگا (العیاذ باللہ)

الغرض پہلی اور دوسری اور چوتہی آیت نص قطعی ہین اسبات ہین کہ خداتعالے وعدہ خلافی نہین کرتا اور نہ اوسکے وعدہ اور وعید مین کوئی پوشیدہ شرط ہوسکتی ہے اگر یہ مانلیا جاسے کہ بعض وعدون مین پوشیدہ شرطین بہی ہوا کرتی ہین تو کسی وعدے پر اطمینان نہین رہ سکتا ہر ایک وعدہ مین احتمال ہوگا کہ اسمین کوئی شرط ہو جسے ہم معلوم نہین کر سکتے غرضکہ تمام وعدے متزلزل اور غیر قابل اطمینان ہو جائینگے۔

آیت	مطلب
(۵) اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (یونس ع ۶)	اللہ تعالے اپنے بندونکو متنبہ کرکے تاکید کیساتھ فرماتا ہے کہ سب خوب سمجھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے (اسمین کسیوقت جہوٹ کا شائبہ نہین ہوسکتا) لیکن اکثر لوگ نہین

جانتے یعنے اونہین کامل یقین نہین ہے کہ اللہ تعالے کے تمام وعدے اور وعیدین پوری ہوا کرتی ہین اگر اونہین سچا یقین ہوتا تو ہرگز ایسی باتین نکرتے جسکیوجہ سے وہ کسی وعید الٰہی کے مستحق ہوتے

آیت	مطلب
(۶) وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ (سورہ حج ع ۶)	(اے پیغمبر منکرین) تجہسے عذاب کی جلدی کررہے ہین (یہ یقین کرلین کہ) اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہرگز نہین کریگا یعنی اللہ نے کافرونسے جو

عذاب کا وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہوگا اوسکے خلاف ہرگز نہین ہوسکتا مگر وہ حکیم ہے اوسکی حکمت اور

مصلحت نے اوسکیلئے وقت مقرر کر رکھا ہے اوسوقت پر اوسکا ظہور ہوگا اوسکی ذات جلد باز نہیں ہے بلکہ غصہ کرنے مین دھیما ہے اسیلئے اونکی جلد بکرنیسے[ع] فوراً عذاب نہیں آسکتا اللہ تعالے نے اس آیت مین وعید کے پورا کرنیکو زیادہ تاکید سے بیان فرمایا ہے کیونکہ وعدہ خلافی کی نفی لفظ لَنْ - سے جو عربی زبان مین انکار کی تاکید کیلئے آتا ہے آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالے جسکیلئے کوئی وعید کرے اوسکے خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا وہ وعید ضرور پوری ہوکر رہیگی اگر اسکیلئے وقت مقرر کردیا گیا ہے تو اوسوقت پر اوسکا پورا ہونا ضرور ہے اور اگر وقت مقرر نہیں کیا گیا تو اوسکی مشیت جسوقت ہو اوسوقت پر اوسکا ظہور ہوگا۔ اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ وعید کو بھی وعد کہتے ہین کیونکہ اس آیت مین خاص وعید کا ذکر ہے مگر لفظ وعد[للعہ] آیا ہے اس سے ظاہر ہوگیا کہ قرآنمجید مین جہان لفظ وَعْد یا مِیْعَاد کا استعمال کیا گیا ہے اور قرینہ مقام نے کسی معنے کو خاص نہیں کیا تو یہ لفظ دونونکو شامل رہیگا مثلاً اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَاد - اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ان آیتون مین وعد کا لفظ وعدہ اور وعید دونونکا شامل ہے

[ع] اس آیت نے اوس مضمونکی شرح کردی جو حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر مین ہے کہ اونکیقوم نے کہا تھا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا الخ یعنی جو تم عذاب کا وعدہ کرتے ہو تو عذاب لاؤ اسکیجواب مین حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا تھا اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِہِ اللّٰہُ اِنْ شَاءَ یعنے اللہ چاہیگا تو لے آئیگا یعنے حضرت نوح ع کے انشاء کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وعید الٰہی کا آنا یقینی نہیں ہے ممکن ہے کہ آوے یا نہ آوے بلکہ جسطرح اس آیت مین صراحت ہے کہ منکرین عذاب کی جلدی کرتے تھے اسیطرح حضرت نوح ع کی قوم جلدی کرتی ہوگی اسلیئے حضرت نوح ع نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالے چاہیگا تو جلد لے آئیگا یعنے وعید کا پورا ہونا تو ضرور ہے مگر تمہارے خواہش کے مطابق جلد اوسکا ظہور ہوجائے یہ اوسکی مشیت پر ہے اسکی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے چنانچہ امام نووی اپنی تفسیر مراح لبید مین لکھتے ہین کہ انما یاتیکم بہ اللہ ای ان الاتیان بالعذاب الذی تستعجلونہ امر خارج دائرۃ القوی البشریۃ وانما ہو لعلہ اللہ تعالے ان شاء - امام نووی کی تفسیر سے بھی وہی معلوم ہوا جو ہمنے بیان کیا کہ کفار عذاب کی جلدی کرتے تھے اوسیکی نسبت کہا گیا کہ اگر اللہ چاہیگا تو جلد لے آئیگا

افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ باوجود بڑے دعوے کے قرآن مجید کو نہیں سمجھتے اور اس آیت سے یہ بات ثابت کرنا چاہتی ہے کہ خداتعالے کے وعید کا پورا ہونا ضرور نہیں ہے اخبار بدر مورخہ   مین نکاح والی پیشینگوئیکا مضمون دیکھا جائے ۱۲

[للعہ] لغت عرب کے اعتبار سے لفظ وعد خیر اور شر دونون کو شامل ہے یعنے وعد خیر کو بھی کہتے ہین اور وعد شر کو بھی کہتے ہیں جسکا نام وعید ہے مذکورہ آیات سے اسکا ثبوت ہوگیا

کہ اس آیت مین خاص وعید کا ذکر ہے مگر وہی لفظ وعد استعمال کیا گیا ہے ۱۲

آیت	مطلب
(۷) فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۔ (ابراہیم ع ۷)	اللہ تعالے اپنے رسول سے یا عام مخاطبین سے ارشاد فرماتا ہے کہ تو ایسا خیال اور گمان ہرگز نکر کہ اللہ تعالے اپنے رسولون سے وعدہ خلافی کریگا اسمین شبہہ نہین کہ اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے

جسطرح سابق کی آیت مین بیان ہے کہ وعید کی پیشینگوئی ٹل نہین سکتی ضرور پوری ہوکر رہتی ہے اسی طرح اس آیت مین بہی وہی بیان ہے مگر نہایت ہی تاکید سے کیونکہ اسمین وعدہ خلافی کے گمان وخیال کی بتاکید ممانعت فرمائی جسکا حاصل یہ ہوا کہ وعید کی پیشینگوئیکا ٹل جانا تو بڑی بات ہے اسکا گمان وخیال بہی نکرنا کہ ایسی پیشینگوئی ٹلجاتی ہے = یہ کمال مرتبہ کی تاکید ہے اس تاکید کیوجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس پیشینگوئی کے مخاطب خاص رسول ہون اور پہر وہ اپنی امت سے یہ کہین کہ اللہ نے ہم سے یہ وعدہ کیا ہے اگر وہ ٹلجائے اور اوسکا ظہور نہ ہو تو یہان اللہ تعالے اور اوسکا سچا رسول دونون کاذب ٹہرتے ہین کیونکہ اللہ تعالے نے کسی پر عذاب آنیکی خبر دی تہی مگر کسی وجہ سے عذاب نہ آیا اسلئے وہ خبر غلط ہوگئی اور اوس صادق قدوس پر کذب کا الزام آیا پہر اس خبر کے غلط ہونیسے امت کے نزدیک خدا کے سچے رسول بہی جہوٹے ثابت ہوئے غرضکہ خدا تعالے اور اوسکے رسول دونونپر الزام آتا ہے اسکے سوا جتنی وعید کی پیشینگوئیان ہین سب متزلزل اور غیر معتبر ہوگئین اسلئے اللہ تعالی نے یہ ارشاد فرمایا کہ ایسا گمان بہی نہ کرو کہ وعید کی پیشینگوئی جو خدا تعالے اپنے رسولونسے کرتا ہے وہ کسیوقت ٹلجاتی ہے ۔ بلکہ اوسکے ٹلجانیکا وہم وگمان بہی نکرنا عـه مفسرین نے اسمضمونکی تاکید دوسرے طریقے سے بیانکی ہے

عـه ان دونون آیتون سے قطعی طور سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب کا اور اونکے متبعین کا یہ کہنا کہ خدا تعالے کی سنت مستمرہ ہے کہ وعید کی پیشینگوئی خوف سے ٹلجاتی ہے محض غلط ہے اوس خدائے قدوس کا قول کسیوقت اور کسیحالت مین نہین بدلتا لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ نہایت سچا ارشاد ہے اسکی تائید اور توضیح صحیح بخاری کی اوس روایت سے کامل طور سے ہوتی ہے جسمے حضرت

چونکہ وہ علمی بات ہے اور علمی مضمون سے کم علم اور عوامکو مطلقاً دلچسپی نہوگی اسلئے مین اوسے بیان نہین کرتا۔ **اہل علم** تفسیر ابو مسعود ملاحظہ کرین اونمین اسکی تفصیل اچھی طرح ہے اور تفسیر کبیر وغیرہ مین بہی ہے

تفسیر ابو مسعود مین نہایت صفائی سے بیانکیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولونکے ذریعہ سے روز قیامت کی جو وعیدین ظالمونکے لئے بیان فرمائی ہین وہ اسی طرح پوری ہونگی جسطرح پہلی نافرمان امتونکی وعیدین جو انبیاءُ نکے ذریعہ سے دنیا مین کی گئین تھین وہ پوری ہوئین اور جنکے ہلاک کرنیکا وعدہ کیا گیا تھا وہ ہلاک ہوئے یعنے کسی نبی کی کوئی پیشینگوئی ٹل نہین گئی سب پوری ہوئین

اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ جسطرح چھٹی آیت کے پہلے جملہ سے ظاہر ہوا تھا کہ اسمین وعید کا ذکر ہے اسی طرح اس آیت کے آخری جملے اور بیان سابق اور لاحق سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمین وعید کی پیشینگوئیکا بیان ہے مگر ان آیتون سے جب اسکا ثبوت ہوا کہ وعید کی پیشینگوئی نہین ٹلتی تو اسکا ثبوت بطریق اولیٰ ہوگیا کہ وعدہ کی پیشینگوئی بہی ضرور پوری ہوگی

کیونکہ وعدیکے پورا ہونیمین آیات صریحہ کے علاوہ بداہت عقل بہی اسکی شاہد ہے کہ کریم کا وعدہ ٹل نہین سکتا اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت مین وعدہ اور وعید دونونکے پورا ہونیکو بیان کیا ہے

سعد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے اوسکا حاصل یہ ہے کہ مکہ معظمہ مین کافرونکا گروہ اُمیہ بن خلف تھا حضرت سعد بن معاذ رضہ سے اوس سے پرانی دوستی تہی ایکمرتبہ حضرت سعدؓ نے قسم کھاکر اوس سے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ تو مسلمانونکے ہاتھ سے قتل کیا جائے ففزع لذالک امیۃ فزعاً شدیداً اُمیۃ یہ پیشینگوئی سنکر نہایت گھبرا گیا اور خوف زدہ ہوگیا اور یہ ارادہ کیا کہ مین مکہ سے باہر نجاونگا جب جنگ بدر پیش آئی اور ابوجہل نے لڑائی کیلئے اپنے گروہ کو تیار کیا اسنے پہلوتہی کی ابوجہل نے بہت کچھہ ترغیب دیکر اسے آمادہ کیا اُمیۃ نے اپنے گھر جاکر اپنی بیوی سے کہا کہ سفر کا سامان تیار کردو اوسکی بیوی نے حضرت سعدؓ کا قول یاد دلایا اوسنے کہا کہ مین تہوڑی دور جاکر واپس آونگا وہ گیا اور اسی خیال مین رہا کہ جلدی واپس جاؤن مگر نہ بچا اور مارا گیا

یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے جسکی صحت پر مرزا صاحب کو بہی اتفاق ہے اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ اُمیۃ وعید کی پیشینگوئی سنکر سخت خوف زدہ ہوگیا تھا اور اوسکی صداقت پر اوسے ایسا یقین ہوا تھا کہ اوسنے اپنے دلمین مظبوط ارادہ کرلیا تھا کہ مکہ سے باہر نہ جاؤنگا

ان آیتونکے علاوہ اون نصوص پر بھی نظر کرنا چاہیے جنمین خاص طور سے مذکور ہے کہ مجرمونسے عذاب نہین ٹل سکتا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے

مطلب	آیت
ہمارا عذاب گروہ مجرمین سے نہین ٹلتا	(۸) لَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ط (آخر سورہ یوسف)

پھر مکرر ارشاد ہے

اللہ کا عذاب مجرمونکے گروہ سے نہین ٹلتا	(۹) لَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ط (انعام ع ۱۸)

طالبین حق ملاحظہ کرین کو کس صفائی سے مکرر ارشاد ہے کہ عذاب الٰہی نہین ٹلتا جس عذاب آنیکی پیشینگوئی کی گئی ہے وہ ضرور پوری ہوگی۔

راستی کے طالبو - **سنت اللہ** یہ ہے جسے اوس قدوس برحق نے اپنے کلام مقدس مین نہایت صراحت سے بار بار ارشاد فرمادیا نصوص قطعیہ سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ **سنت اللہ** یہی ہے کہ جسطرح وعدہ الٰہی ضرور پورا ہوتا ہے اسیطرح وعید خداوندی بھی نہین ٹلتی بغیر سچا ایمان لائے ہوئے - مگر جماعت احمدیہ کی بیخبری پر اور زیادہ تر اونکے جہل مرکب پر افسوس ہے کہ ایسے نصوص صریحہ کے ہوتے ہوئے خدائے قدوس پر یہ الزام لگاتے ہین کہ اوسکی وعید کی پیشینگوئیان ٹل جاتی ہین صرف کسیقدر خوف سے ایمان لانا ضرور نہین ہے اور پھر اسے خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ بناتے ہین اور

حاشیہ صافیہ - مگر یہ خوف اور اسطرح کا ایمان اوسکے کام نہین آیا اور اوسی جنگ مین وہ مارا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی پوری ہوکر رہی اب حق پسند حضرات ملاحظہ کرین کہ قرآن مجید کی نصوص قطعیہ اور صحیح حدیث کا واقعہ مرزا صاحب کے قول کو کس صفائی سے غلط تبارہا ہے مگر اہل علم مرزائیون پر افسوس ہے کہ ایسے صریح غلط قول کو مان رہے ہین اور اہل علمونکے مقابلہ مین پیش کر رہے ہین

اہل حق کو نا واقف کہتے ہین اور بڑے فخر سے اپنے مسیح کا مقولہ اونکی کتاب حقیقۃ الوحی سے نقل کرتے ہین

کہ وعید کی پیشینگوئی کے ٹل جانےمین سب نبی متفق ہین ؛؛

اس اندھیر کا کچھ ٹھکانہ ہے مجھے ایسا خیال نہ تھا کہ مرزا صاحب محض غلط قول تمام انبیا کیطرف منسوب کرینگے مگر جماعت احمدیہ تو بتائے کہ تمام انبیا کا اتفاق کہان لکھا ہے انبیا مین سے دو چار ہی کا نام بتائیے جنہون نے ایسا کہا ہو اور جہان اونکا قول ہے اوسکا حوالہ بھی بتائیے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہی ارشاد ہے جسے اللہ تعالےٰ نے نہایت تاکید اور صراحت سے قرآن مجید مین ظاہر فرمایا اسمین تو کسی مسلمانکو شک نہین ہو سکتا عجب لطف ہے کہ جو دعوےٰ نصوص قطعیہ کے خلاف ہو اوسے اللہ تعالےٰ کی سنت مستمرہ بنایا جاتا ہے اور گویا یہ کہا جاتا ہے کہ جب وعدہ خلافی اوس ذات مقدس کی سنت مستمرہ یعنی عادت دائمی یا عادت مستحکم ہے تو اوسے وعدہ خلافی نہین کہینگے شاید اسکا مطلب یہ ہو کہ جو اتفاقیہ کبھی وعدہ خلافی کرے اوسے وعدہ خلاف کہینگے اور جسے وعدہ خلافی کی عادت مستمرہ ہو گئی وہ وعدہ خلاف نہین کہلائیگا۔ جنکی عقل وفہم ایسی سلب کردیگئی ہو اونکے اصلاح کی کیا صورت ہو سکتی ہے عجب جہالت ہے کہ جابجا ہمارے سامنے مرزا صاحب کے قول سے سند لائی جاتی ہے اور کوئی آیت یا صحیح حدیث نہین پیش ہو سکتی۔ ذرا تو خیال کرو کہ جو قرآن وحدیث پر ایمان لائے ہین اور مرزا صاحب کے اقوال کو سراسر غلط اور مخالف قرآن وحدیث یقیناً معلوم کر چکے ہین اونکے نزدیک مرزا صاحب کے اقوال کی کیا وقعت ہو سکتی ہے

؎ نتیجہ بیان سابق مع تحقیق دقیق ؎

الغرض۔ نصوص قطعیہ قرآنیہ اور کتب سابقۂ آلہیہ[للعہ] اور دلائل عقلیہ سب متفق ہین اسبات پر کہ خدا تعالےٰ

للعہ ان نصوص صریحہ کو پیش نظر رکھکر آیت یصبکم بعض الذی یعدکم کے معنے کرنا چاہیے یہ آیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ

کے وعدے اور وعید مین تغیر ہرگز نہین ہوسکتا اوسکے تمام وعدے اور وعیدین ضرور پوری ہوتی ہین اونکے پورے ہونیکے لئے کوئی رکاوٹ اور کوئی مانع پیش نہین آسکتا کیونکہ وہ علام الغیوب ہے اوسکے علم مین گذشتہ اور آیندہ کی تمام باتین ایسی ہی ہین جیسے اسوقت ہمارے سامنے کی باتین اسلیئے وہ ایسا وعدہ کبھی نہ کریگا جو آیندہ کسی واقعے کی وجہ سے پورا نہ ہوسکے اسیطرح وہ پختہ وعید ہی نہ کریگا جو کسیوجہ سے ٹلجائے اور پیشینگوئی مین کسی قسم کا وعدہ یا وعید ضرور ہوتی ہے اسلیئے ضرور ہے کہ سچے رسول کی تمام پیشینگوئیان پوری ہون اور اگر کسی مدعی کی ایک پیشینگوئی بھی پوری نہ ہو تو ثابت ہوگا کہ یہ پیشینگوئی خداکیطرف سے نہین تھی بلکہ شیطانی وسوسہ یا علوم ظنیہ یا اسکیخیالات کا نتیجہ تھا اور اسمین شبہہ نہین ہوسکتا کہ مرزا صاحب کی بعض پیشینگوئیان بالیقین غلط ثابت ہوئین اسلیئے یہ یقینی طور سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ مرزا صاحب کاذب تھے اور کذب بھی ایسا کہ قرآن مجید اور توریت مقدس بالاتفاق اوسکی شہادت دیتے ہین البتہ اس بیان مین ایک تحقیق دقیق باقی ہے وہ یہ ہے کہ اگر وعید مین کسیوقت تغیر نہ ہو تو مجرم کی توبہ سے یا

حاشیہ سابقہ صفحہ ۸۲ - بین ہے کہ جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تو ایک شخص فرعون کے گروہ کا تھا وہ پوشیدہ طور سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا تھا اوسنے چاہا کہ فرعون کو اس ارادے سے باز رکھے اور خود بھی اوسکی شر سے محفوظ رہے اسلیئے اوس نے اسطرح گفتگو کی کہ اوسکا ایمان لانا بھی ظاہر نہ ہو اور فرعون اپنے ارادے سے باز رہے - اوسکا حاصل یہ ہے کہ اوسنے فرعون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت کہا کہ اگر یہ جھوٹے ہین تو اوس جھوٹ کا وبال اونپر آپ پڑیگا تیرے مارنیکی ضرورت نہین ہے چونکہ وہ شخص اپنے آپکو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اسلیئے اوسنے جھوٹے ہونیکو پہلے کہا اسکے بعد وہ کہتا ہے کہ اگر یہ سچا ہے تو جو کچھ یہ کہہ رہا ہے کچھ نہ کچھ تو اوسکا نتیجہ ضرور ہوگا مخالف کے سمجھانیکا یہ طریقہ عمدہ ہے آیت کے جو الفاظ نقل کیئے گئے اوسکا مطلب یہی ہے جو مین نے بیان کیا اس طرز بیان سے یہ سمجھنا کہ جو باتین اس نے کہین ہین اون سب کا ظہور نہ ہوگا بلکہ بعض کا ہوگا محض نادانی ہے ایک معنی یہ ہوئے دوسرے یہ ہوسکتے ہین کہ حضرت موسیٰ نے حسب معمول انبیاء ایمان لانے پر وعدہ اور نہ لانے پر وعید بیان کی ہوگی اسلیئے یہ سمجھانیوالا مجمل طور سے کہتا ہے کہ اگر یہ سچا ہے تو جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اوس میں سے بعض تو تجھے ضرور ملیگا یعنی اگر انکے کہنے کیمطابق تو ایمان لے آیا تو وہ نعمتین تجھے ملین گی جنکا یہ وعدہ دے رہے ہین اور اگر ایمان نہ لایا تو جو وعید یہ بیان کر رہے ہین اوس مین تو مبتلا ہوگا غرضکہ دونو صورتون مین ایکہی کا ظہور ہوگا دونوں کا اجتماع نہین ہوسکتا ایمان لانیکی صورت مین وعدہ کا اور نہ لانے پر وعید کا اسلیئے اوسکا یہ کہنا نہایت صحیح ہے کہ يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ یعنے وعدے اور وعید دونوں تجھ سے کی گئی ہین اونمین سے ایک کا تو مستحق ہوگا ان دونون معنونکے سوا اور بھی ہوسکتے ہین -

تنزیہہ ربانی - معیار صداقت ملاحظہ کیا جانے الحاصل جب نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ خداتعالیٰ

کسی عالی مرتبہ کی سفارش سے یا محض جوش کرم سے گنہگار کی نجات نہو سکے حالانکہ نصوص قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے ان تینوں طریقوں سے نجات ثابت ہے اس سے بخوبی ثابت ہوا کہ وعید کسیوقت پوری نہیں ہوتی بلکہ توبہ وغیرہ سے ٹلجاتی ہے اسکا جواب نہایت غور و تامل سے ملاحظہ کیا جائے اللہ تعالے کی وعیدوں کی کئی قسمیں ہیں =

(۱) وہ وعید جو کسی خاص شخص سے یا خاص قوم سے حتمی طور سے کیگئی اور اوسکے ظہور کا وقت بھی عالم ہو گیا ہے مثلاً جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امیہ بن خلف مسلمانوں کے ہاتھ سے مارا جائیگا اور باوجود اوسکے نہایت خائف ہو جانیکے وہ مارا گیا اور پیشینگوئی پوری ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے ہلاک ہونیکی خبر دی تھی وہ ہلاک ہوئی اس قسم کی پیشینگوئی کسیوجہ سے ٹل نہیں سکتی اور ایسے اسباب پیش ہی نہیں آسکتے جسکیوجہ سے پیشینگوئی پوری نہ ہو اگر اس قسم کی پیشینگوئی پوری نہ ہو تو مخلوق کے روبرو وہ رسول جھوٹا قرار پائے یا خدا تعالے پر کذب کا الزام آئے ایسے کوئی عقل باور نہیں کر سکتی کہ وہ قادر مطلق اپنے سچے رسول کو امت کیسامنے جھوٹا ٹھہرا کر رسوا کرے ایسا تو کوئی رئیس اور متین انسان بھی نہیں کرتا = احمد بیگ کے داماد کی پیشینگوئی اسی قسم میں داخل ہے اسمیں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ اوسکا ٹلجانا مرزا صاحبکو کاذب ثابت کرتا ہے -

(۲) دوسرے وہ وعیدیں ہیں جو عام کفار کے لئے کی گئی ہیں =

(۳) وہ جو گنہگار مسلمانوں کے لئے ہیں یہ دونوں قسم کی وعیدیں اول تو سب مشروط ہیں کوئی حتمی وعید نہیں ہے کیونکہ نص صریح میں ان وعیدوں کے ساتھ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا موجود ہے یعنی کفار کیلئے جو وعید ہے وہ اوسیوقت ہے کہ وہ توبہ نہ کرے اور جو کفر سے توبہ کرکے ایمان لے آئے اوسکے لئے وہ وعید ہی نہیں ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ارشاد نبوی ہے التائب

کے وعدہ اور وعید میں خلاف نہیں ہوتا اسلئے ایماندار کیلئے ضرور ہے کہ اس آیت کے معنے ایسے کرے جو نصوص قطعیہ کے خلاف نہ ہوں ۱۲

من الذنب کمن لا ذنب له یعنی جس نے گناہ سے توبہ کی وہ گویا ایسا ہی ہے کہ اوس نے گناہ کیا ہی
نہین اسلئے وہ وعید اوسکیلئے نہین ہے غرضکہ یہان کوئی وعید ٹل نہین گئی بلکہ اوسکیلئے وعید تھی
ہی نہین مگر یہ خوب خیال رہے کہ توبہ کے معنے یہ نہین ہین کہ دلمین ڈر جائے یا ڈر کے مارے بھاگا
پھرے بلکہ علانیہ طور سے اپنے کفر کے عقیدے سے توبہ کر کے سچے رسول پر ایمان لائے یہی وجہ ہوئی کہ امیہ بن
خلف پر وعید پوری ہوئی اگرچہ وہ دلمین بہت ڈر گیا تھا اور اضطراری طور سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی صداقت اوسکے دلمین آگئی تھی مگر یہ تصدیق لائق اعتبار نہین ہے بلکہ ایمان لانیکیلئے ایسی تصدیق
کیضرورت ہے جو اوسکی رغبت اور خوشی سے ہو توبہ کا استثنا تو کافر اور گنہگار مسلم دونو نکیلئے ہے مگر گنہگار کیلئے
دوسری آیت ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانونکیلئے کوئی وعید قطعی نہین ہے وہ آیت یہ ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا
یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ یعنی اللہ مشرک کو نہین بخشیگا (اوسکیلئے حتمی وعید ہے)
اور جو شرک سے تائب ہین اور گناہ کرتے ہین اونکی مغفرت اللہ تعالی کی مشیئت پر ہے جسے چاہے بخشدے
اب مشیئت کا ظہور کسیوقت شفاعت کیوجہ سے ہوگا اور کسیوقت جوش کرم اسکو ظاہر کریگا اس آیت نے
قطعی طور سے فیصلہ کردیا کہ مسلمانونکیلئے کوئی وعید الہی قطعی نہین ہے کہ اوسکے خلاف ہونیسے کذب لازم
آئے اسکے علاوہ ایک سر عظیم یہ ہے کہ جو وعیدین عام کفار یا عام گنہگارونکیلئے کیگئی ہین وہ درحقیقت
وعید نہین ہین یعنی کسی سزا کے حتمی وقوع کی خبر نہین ہے بلکہ قانون شریعت کا بیان اور جرم کی شناعت
کا اندازہ ہے اوسکا مطلب صرف اسقدر ہے کہ قانون الہی مین اس جرم کی سزا یہ مقرر کیگئی ہے کہ جو کوئی
اس جرم کا مرتکب ہوگا وہ اس سزا کا مستحق ہے اس استحقاق کے بعد حاکم کو اختیار ہے چاہے اوسے
سزا دے اور چاہے چھوڑ دے کیونکہ اسصورتمین کسی خبر کا کاذب ہونا ثابت نہین - علامہ نووی -
حدیث مَنْ تَعَمَّدَ عَلَیَّ کَذِبًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ - کے شرح مین لکھتے ہین

مطلب	عبارت شرح مسلم
یعنی حدیث کے یہ ہین کہ جو کوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر عمداً جھوٹ باندھے اوسکی سزا یہ ہے کہ اوسکا ٹھکانا جہنم ہے اب اللہ تعالے کسیوقت یہ سزا دیگا اور کبھی اپنے کرم سے معاف کر دیگا اس شخص کا جہنم مین جانا کوئی قطعی بات نہین ہے اسیطرح اہل کبایر کیلئے جتنی وعیدین جہنم مین جانیکی آئی ہین اونکا حاصل یہی ہے[للعہ]	معنی الحدیث ان ھذا جزاءہ وقد یجازی به وقد یعفو الله الکریم عنه ولا یقطع علیه بدخول النار وھکذا سبیل کل ماجاء من الوعید بالنار لاصحاب الکبائر الخ

یعنی شریعت الٰہی نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے کہ یہ مجرم اس سزا کا مستحق ہے مگر اوس جرم کے بعد اوس سزا کا دینا حاکم کے اختیار مین ہے اگر وہ عاجزی اور توبہ سے یا سفارش اور جوش کرم سے اوسے چھوڑ دے تو اوسپر کوئی الزام نہین آسکتا کیونکہ اس چھوڑ دینے سے اوسکا کوئی وعدہ یا وعید غلط نہین ہو جائیگی قانونی وعید کسی سزا کی قطعی خبر نہین ہے بلکہ صرف مجرم کے استحقاق کا بیان اور جرم کی شناعت کا اندازہ ہے اب اگر حاکم سزا کا حکم دیدے اور پھر کسی مصلحت سے اوسے منسوخ کر دے تو کوئی عیب نہین ہو سکتا جسطرح گورنمنٹ کسی جرم کی سزا مقرر کر دیتی ہے اور اوسکے مطابق حاکم اوسے سزا کا حکم دیتا ہے پھر کسیوقت وہی حاکم یا دوسرا حاکم اوسے چھوڑ دیتا ہے یعنی پہلے حکم کو منسوخ کر دیتا ہے یہان کسی پیشینگوئی یا کسی وعدہ کا ٹالدینا اور غلط کر دینا ہرگز نہین ہے[۲]

البتہ اگر کسی قوم یا کسی شخص کے ہلاک کر دینے کی خبر دیگئی یعنی رسول کو اطلاع دی گئی کہ یہ قوم ہلاک کیجائیگی یا اس شخص پر عذاب آئیگا اور اوس رسول نے اپنی قوم سے پیشینگوئی کی کہ تمپر عذاب آئیگا اور تم ہلاک ہوگی جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے

[للعہ] علامہ نووی نے اس مسئلہ پر اہل سنت کا اجماع بیان کیا ہے

[۲] مگر قادیانی حضرات ایسی موٹی بات بھی نہین سمجھتے اور وعید الٰہی کو مثل حاکم کے حکم کے سمجھتے ہین

اپنی قوم سے کہا تھا یا مرزا صاحب نے احمد بیگ کے داماد کیمونکی پیشینگوئی کی تھی یہ اوسقدوس

اور اوس شخص کے عذاب مین مبتلا ہونیکی قطعی خبر ہے اسکے خلاف ہوجانے

سے اوسقدوس کا کذب لازم آجائیگا = اور اوس رسول کے تمام وعدون اور وعیدون

پر وثوق نہ رہیگا اس لیے یہ وعید نہین ٹل سکتی اور اوہی کی نسبت ارشاد ہے

لَن یُّخلِفَ اللّٰہُ وَعدَہٗ یعنی اللہ کی وعید ہرگز نہین ٹلتی یہی وجہ ہے کہ جن انبیاء سابقین نے اپنی قوم کے لیٔے عذاب کی پیشینگوئی بہ الہام الٰہی کی ہے اوسکا ظہور قطعًا ہوا ہے حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے قوم کے ہلاک ہونیکی پیشینگوئی نہین کی تھی اسلیٔے وہ بچگیٔے اسیوجہ سے خدا تعالیٰ کی کوئی خبر جھوٹی نہین ہوئی = کسیوعدۂ الٰہی یا کسی خبر کو منسوخ کہدینا صاحب عقل کا کام نہین ہے جو نسخ کے قائل ہین وہ بھی خبر مین نسخ کو نہین مانتے ہین بلکہ حکم مین نسخ کے قائل ہین افسوس ہے اونکی عقل پر جو خبر کو منسوخ ٹہراتے ہین اور صریح جھوٹ کو اس پردہ مین چھپاتے ہین جماعت احمدیہ کا یہی حال ہے یہ وہ تحقیق ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذی علم اس سے بالکل بیخبر ہین للعہ اور مرزا صاحبکی سخت

للعہ مرزا صاحب کے دماغ تک اس تحقیق کی ہوا نہین پہنچی تہی یہ وہ تحقیق ہے کہ جس سے خلف فی الوعید کا مختلف فیہ مسئلہ باسانی حل ہو جاتا ہے یعنی اگرچہ محققین اسی بات کے قائل ہین خلف فی الوعید جائز نہین مگر بعض علماء اسکے قائل ہین اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ اختلاف ظاہری ہے بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی اختلاف نہین ہے اور نہایت ظاہر ہے کہ جب نصوص قطعیہ سے صاف ثابت ہے تو علماء اسلام کیونکر اختلاف کر سکتے ہین مگر بعض علماء جو خلف فی الوعید کو جائز کہتے ہین اونکی مراد وہی وعیدین ہین جو مسلمان گنہگارونکے لیٔے ہین حقیقتًا وعیدہی نہین ہین اور اگر کہین ہبی تو اونمین سے کوئی حتمی وعید نہین ہے بلکہ صاف طور سے مشیت کیشرط اوسمین موجود ہے اسلیٔے اوسکے ظاہر ہونیسے خلف فی الوعید نہیں ہوتا کیونکہ جب وہ حقیقتًا وعیدہی نہین ہے تو پھر خلف کسکا البتہ وعید کی پہلی قسم جسمین کسی خاص قوم یا خاص شخص کے لیٔے وعید کیگئی ہو تاریخ عذاب بیان کیگئی ہو یا نہ کیگئی ہو یہ نہین ٹلتین چونکہ خدا تعالےٰ عالم الغیب ہے اسلیٔے اوسکی وعید ایسی قوم یا ایسی شخص کیلیٔے نہین ہوسکتی کہ کسیوقت سچی توبہ اوس سے ظہور مین آئے اور اضطراری توبہ اور کسیوقت بتقاضائے بشریت خوف کرنا لائق اعتبار نہین ہے اس سے وعید نہین ٹلتی مرزا محمود نے صرف عوام کے

غلطی کی پیروی کر رہے ہیں کذب اور باطل کی پیروی نے اونکے قلب پر ظلمت کا پردہ ڈالدیا ہے

ہمین نے توریت کا حوالہ یہان اسلیئے دیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ بات تمام انبیاء سابقین سے لیکر

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک یکسان مانی گئی ہے۔ کہ جس مدعی نبوت کی پیشینگوئی

جھوٹی ہو جائے وہ کاذب ہے اور اسمقام پر تحریف کا الزام بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید میں جس

طرح کتب سابقہ کے تحریف کا دعویٰ کیا ہے اسیطرح یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ آخری کتاب مقدس کتب

سابقہ کی مُصَدِّق اور مُہَیمِن یعنی حافظ ہے اسلیئے جو مضمون توریت کا قرآن مجید کیمطابق ہے

وہ بالیقین توریت مقدس کا مضمون ہے اوسمین تحریف کا گمان نہیں ہو سکتا اسکے علاوہ مرزا صاحب

نے بہت جگہ توریت اور انجیل کا حوالہ دیا ہے اور اپنے دعوےکے ثبوت میں اسی طرح پیش کیا ہے جسطرح[للعہ]

قرآن مجید کو اس لیئے اونکے مسلّمات سے بھی اونکا کاذب ہونا ثابت کیا جاتا ہے

الغرض اس بیانسے روز روشن کیطرح ظاہر ہو گیا کہ دعوے نبوت کی صداقت کیلیئے یہ دیکھنا

چاہیئے کہ اوسکی پیشینگوئی کوئی غلط بھی ہوئی یا نہیں اگر ایک پیشینگوئی بھی جھوٹی ثابت ہو جائے

تو یقین کرنا چاہیئے کہ یہ مدعی جھوٹا ہے بلکہ عجب تعصب یا نادانی ہے کہ بعض طالبین حق بھی مرزا صاحب

کی اون پیشینگوئیوں کو جو اونہیں کے خیال میں سچی ثابت ہوئین[عہ] پیش کر کے اونہیں سچا ثابت کرنا چاہتے

دھوکا دینے کو یا محض ناواقفی سے بعض عبارتین خلف فی الوعید میں نقل کی ہیں مگر جب آیات قرآنیہ اور نصوص قطعیہ سے ثابت ہو گیا

تو کسی قول کیطرف توجہ کرنیکی ضرورت نہیں ہے اور اگر حکیم نورالدین صاحب ضرورت بتلائین تو یہ فقیر موجود ہے ہر طرح ثابت کر

دیگا کہ خلف فی الوعید جائز نہیں ہے اور وعدہ خلاف ہونا اس سے زیادہ دشوار ہے مرزا محمود صاحب کیا سمجھین گے ۱۲

للعہ مثلاً انجام اتہم کے صفحہ ۶۳ سطر ۱ میں اور اوسیکے حاشیہ کے ص ۸۷ و ۸ میں پھر صفحہ ۴۶ میں اور توضیح مرام کے صفحہ ۷ و ۸ میں ۱۲

عہ یہان یہ کہا گیا کہ جو پیشینگوئیان اونکے خیال میں سچی ہوئین کیونکہ واقعی طور پر اونکے کسی ایسی پیشینگوئی کا سچا ہونا ثابت نہیں ہوتا

جسے صاف طور سے پیشینگوئی کہہ سکین مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کے سامنے سے اعلان کیساتھ دعوے کر رہے

ہین کہ کوئی پیشینگوئی ایسی نہیں ہے یہانتک کہ مرزا صاحب نے اسپر یہ پیشینگوئی کی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پیشینگوئیوں کی

پڑتال کیلیئے قادیان میں ہرگز نہ آئین گے مگر وہ گئے اور مرزا صاحب سامنے نہ آئے اوسکے بعد انہون نے اخبار اہلحدیث مین اعلان[با]

ہین یہ بڑی بھاری غلطی ہے پیشینگوئیکے سچے ہوجانیسے مدعی کی صداقت ہرگز ثابت نہین ہو
سکتی ان دونون دیباچونکو انصاف وغور سے ملاحظہ کیا جاۓ پھر بالیقین روشن ہوجائیگا۔ کہ
اگر کسیکی دو ہزار پیشینگوئیان صحیح ہوجائین تو بہی اوس مدعی کو صداقت نہین ہوتی۔ اسکے
بعد مین کہونگا کہ جو راستباز مرزا صاحب کے حال سے واقف ہوگا وہ بالیقین کہدیگا کہ مرزا صاحب
کی بہت پیشینگوئیان غلط ہوئین اور ایسی غلط ہوئین کہ جنکی غلطی مین کوئی شبہہ نہین رہا
اب مین اونکی چند پیشینگوئیان نقل کرتا ہون جنکے غلط ہونیمین کوئی شبہہ نہین ہے اور اونکی سچائی
ثابت کرنیکیلیے جو باتین خود مرزا صاحب نے اور اونکے بعد اونکے متبعین نے بنائی ہین اونسے اور
زیادہ اونکی ناراستی اور اونکی بناوٹ اظہر من الشمس ہوتی ہے اگر حکیم نورالدین صاحبکو اس رسالہ
کے دیکھنے کے بعد بہی اونکی صداقت پر اصرار ہے تو یہ عاجز ہر طرح حاضر ہے خواہ زبانی گفتگو بالمشافہ
کرکے سمجھہ لین یا تحریری مناظرہ کرکے اپنی تسلی فرمالین مگر اپنی جماعت کو بدزبانی اور بیہودہ گوئی سے للہ
سے روکین کیونکہ پھر اسطرف بہی لوگ جزاء سیئۃ سیئۃ پر عمل کرنیکو موجود ہوجاتے ہین۔ اور
مخالفین اسلام کو مضحکہ کا موقع ملتا ہے۔

مرزا صاحبکی بعض غلط پیشینگوئیان

کہ لاہور مین جلسہ کرکے مرزا صاحبکی پیشینگوئیونکی پڑتال کیجاۓ مین ثابت کرونگا کہ کوئی پیشینگوئی سچی نہین ہوئی مگر کسی احمدی
کی ہمت نہ ہوئی کہ سامنے آئے اس سے معلوم ہوا کہ احمدی خود متردد ہین ۱۲ ۔

للہ ذرا خیال فرمائین کہ اہل اللہ کی یہی شان ہے کہ اپنے گروہ کا کوئی شخص کیسے ہی بے ہودہ اور غلط تحریر سے رسالہ سیاہ
کرے اونکی تعریف اپنے خاص اخبار مین کیجاتی ہے اور مصاحبین خاص جہوٹی تعریفین کرتے اور کسیوقت اونہین متنبہ
نہین کیا جاتا جب متبعین کی صریح کذب اور غلط باتین اونہین بڑی نہ معلوم ہوئین تو ظاہر ہوگیا کہ باطل پرستی سے اونکی قوت
ممیزہ جاتی رہی اگر خلیفہ صاحب اظہار حق پر متوجہ ہون تو یہ عاجز اون رسالونکی محض غلط اور جہوٹی باتین پیش کرے جنکی تعریف اخبار
بدر وغیرہ مین کیگئی ہے مگر اونسے یہ امید ہرگز نہین ہے۔ والی اللہ المشتکی ۱۲

(۱) مرزا احمد بیگ کا داماد سلطان محمد ڈہائی سال کے اندر مریگا

مگر نہین مرا پھر اوسکیلئے یہ دوسری پیشینگوئی کی گئی کہ =

(۲) احمد بیگ کے داماد کا میرے روبرو مرنا تقدیر مبرم ہے اگر میرے روبرو نہ مرے اور مین اوسکے سامنے مر جاؤن تو مین جہوٹا ہون =

اگر مین سچّا ہون تو یہ پیشین گوئی اسی طرح پوری ہوگی جس طرح آتہم اور احمد بیگ کی پوری ہوئی ؎ (انجام آتہم صہ ۳۱)

اس پیشینگوئی مین سلطان محمد کے مرنیکی میعاد مقرر نہین کی صرف اسقدر تعیین کی کہ میرے سامنے مریگا اور اسکو متعدد جگہ لکھا ہے اور مختلف عنوان سے لوگونکو اسکا یقین دلایا ہے اور اپنے صداقت کا معیار نبایا ہے مگر با این ہمہ اس پیشینگوئی کا بہی ظہور نہ ہوا یعنے سلطان محمد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا بلکہ مرزا صاحب ہی اوسکے سامنے مر گئے اسلئے علاوہ پیشینگوئی غلط ہونیکے مرزا صاحب اپنے اقرار اور اپنے معین کردہ معیار کے بموجب جہوٹے ٹھہرے

(۳ و ۴) احمد بیگ کی لڑکی بیوہ ہوگی اور نکاح ثانی تک زندہ رہیگی ؎

اسمین دراصل دو پیشینگوئیان ہین ایک اوس لڑکی کا بیوہ ہونا - اور دوسرے نکاح ثانی تک اوس کا زندہ رہنا - یہ دونون پیشینگوئیان بہی غلط ہوئین کیونکہ وہ لڑکی بیوہ نہین ہوئی - بلکہ پہلے ہی خاوند کے نکاح مین مری =

(۵) پھر یہ عاجز بھی ان واقعات کے پورے ہونے تک زندہ رہیگا ؎

اسکا غلط ہونا بہی دنیا نے دیکھہ لیا یہ پیشینگوئی بہی وعید نہین ہے بلکہ مرزا صاحب کے زندہ رہنے کا وعدہ ہے مگر افسوس ہے کہ یہ وعدہ الٰہی بہی پورا نہ ہوا اور مرزا صاحب نے خداتعالیٰ کے وعدہ اور

وعید دونونکو غیر معتبر ٹھہرادیا =

(۶) اور اس عاجز کا اوس لڑکی سے نکاح ہوگا ۱۱

(شہادۃ القرآن کا صفحہ ۷۵ ملاحظہ کیا جائے)

(۷) اور اوس سے ایک لڑکا ہوگا جسکی تعریف کی انتہا نہین ۱۱

ایک جملہ اوسکی مدح مین یہ ہے کہ کان اللہ نزل من السماء گویا اللہ تعالے آسمان سے اُتر آیا =

یہ دونون پیشینگوئیان وہ ہین جنکی تصدیق مرزا صاحب نے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ ضمیمہ انجام اتھم کے حاشیہ مین لکھا ہے کہ اس پیشینگوئی کی تصدیق مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یتزوج ویولد لہ۔ بایں ہمہ ان دونون پیشینگوئیونکا غلط ہونا تو ایسا اظہر من الشمس ہوگیا کہ کسی راستباز پر پوشیدہ نہ رہا۔ ان پیشینگوئیکے متعلق بیس ۲۰ پچیس ۲۵ پیشینگوئیان اور الہامات ہین وہ سبکے سب غلط ہوگئے۔ اسکی تفصیل فیصلہ آسمانیکے پہلے حصہ مین ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت رسالہ اعجاز احمدی مین یہ پیشینگوئی تھی

= کہ (۸) وہ قادیان مین تمام پیشینگوئیونکی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہین آئینگے = مولویصاحبکے نہ آنے پر کسقدر زور ہے

مگر ایسا نہین ہوا بلکہ مولویصاحب خاص اسی غرض سے قادیان مین گئے اسلئے یہ پیشینگوئی بھی غلط ہوئی۔ یہان اسپر پوری نظر رہے کہ اونکے جانیکے بعد مرزا صاحب کا گفتگو نکرنا۔ اور باتین بناکر ٹالدینا اور بات ہے صرف مولویصاحب کا اس غرض سے قادیانمین جانا مرزا صاحب کی پیشینگوئیکو جھوٹا ثابت کرتا ہے کیونکہ مرزا صاحب نہایت زور سے یہ کہہ رہے ہین کہ وہ قادیانمیں پیشینگوئیون کی پڑتال کیلئے ہرگز نہین آئینگے۔ یہ قول اونکا جھوٹا ہوگیا مگر مرزا صاحب کے معتقد اس بدیہی باتسے بھی انکار کرتے ہین = یہ آٹھ پیشینگوئیان ہین جنکا ذکر فیصلہ کے پہلے دو حصو نمین ہے یہ

پیشینگوئیان اس صفائی سے غلط ہوگئین کہ دیکھنے والونکی آنکھون نے دیکھہ لیا اور سننے والون
کے کانون نے بتواتر اسطرح سُنا کہ کسیطرحکا شک وشبہہ نہ رہا - اب دنیا مین کوئی منصف مزاج
حق پسند انکے غلط ہونیسے انکار نہین کرسکتا اور یون کوئی زبردستی سے دنکورات کہنے لگے تو
اوسکی زبان کو کوئی روک تہین سکتا اسوقت اگرچہ غلط پیشینگوئیونکے آٹھہ نمبر دیئے گئے مگر
وہ پیشینگوئیان بہی اسمین داخل کیجائین جو پہلے حصہ مین بیان ہوئی ہین تو جہوٹے الہامون
اور جہوٹی پیشینگوئیونکا شمار تیس سے زیادہ ہوجائیگا = اسمین تین پیشینگوئیان ایسی ہین جنکی
صداقت ثابت کرنیکیلئے مرزا صاحب نے اور اونکے متبعین نے بہت زور لگایا ہے اور اس جہوٹکو سچ
بنانے مین عجیب عجیب باتین نکالی ہین اور زور لگانیکی وجہ ظاہر ہے کہ ان پیشینگوئیونکو مرزا صاحب
نے اپنا عظیم الشّان معجزہ ٹہرایا تھا اور اپنے صدق یا کذب کا معیار بتایا تھا یعنی پہلی - اور دوسری
اور چہٹی پیشینگوئیکو اسلیئے ضرور تھا اونکے سچّا بنانیمین جی توڑکر کوشش کرین الحمد للہ چونکہ
مرزا صاحبکے خلاف اپنی صداقت کی بڑی معیار پیشینگوئیونکے پورے ہونے پر رکھی تھی اور واقعی
وہ معیار غلط تہی اسلیئے اوس کریم ورحیم کا یہ بڑا فضل ہوا کہ جن پیشینگوئیونکو انہون نے اپنا عظیم
الشّان نشان قرار دیا تھا وہ غلط ثابت ہوئین - پہلی پیشینگوئی چونکہ مرزا صاحب کی زندگی ہی مین
جہوٹی ثابت ہولی تھی اسلیئے خود مرزا صاحب نے الزام سے بچنے کیلئے خوب زور تحریر دکھایا جسکا
حاصل یہ ہے کہ احمد بیگ کے مرجانیسے اوسکے تمام گھر پر بہت کچھہ خوف طاری ہوا اور گریہ زاری اور عبادت الٰہی
مین لگ گئے اونہین مین اوسکا داماد بہی تھا چونکہ اسکیلئے خاص پیشینگوئی تہی اسلیئے طبعی
طور سے وہ نہایت خائف رہا - اور وعید کی پیشینگوئی گریہ وزاری سے ٹلجاتی ہے اسلیئے ڈہائی
برس کے اندر نہ مرا اگرچہ کسطرحکا زور شور مرزا صاحب نے اس پیشینگوئیکے ٹلجانیمین کیا ہے اوسے حق
پسند حضرات بناوٹ کہے بغیر نہین رہ سکتے اسکا مختصر -

پہلا جواب تو یہ ہے کہ احمد بیگ کا داماد اگر مرزا صاحب کی پیشنگوئی سے اسقدر خائف اور پریشان ہو گیا تھا جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے تو اقتضائے طبعی یہ تھا کہ وہ مرزا صاحب کا معتقد ہوتا اور اونکے پاس آکر مرید ہو جاتا مگر مرید ہونا تو کیا معنے اوسکے اور اوسکے گروہ کی نسبت خود مرزا صاحب انجام آتھم میں لکھتے ہین = اِنَّھم مالوا الی سبیلھم الاولیٰ وقست قلوبھم وعادوا الی التکذیب والطغوی یعنی جو لوگ منکوحہ آسمانی کے نکاح کے بارج ہوتے تھے اور مخالفت کی تھی احمد بیگ کے مرنے سے دبگئے تھے مگر پھر اونہون نے سرکشی شروع کی اور مرزا صاحب کو جھوٹا کہنے لگے اور نہایت ظاہر ہے کہ اگر وہ گروہ مخالف اور سرکش نہ تھا تو مرزا صاحب اسے آخر عمر تک کیون کہتے رہے کہ یہ میرے روبرو مریگا اور ضرور مریگا مرزا صاحب نے اسپر بہی قسم کھائی ہے اسکی تفصیل مع حوالہ کے تنزیہہ ربانی مین دیکھنا چاہیئے =

دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ فطرتی بات ہے کہ انسان کو اپنی زندگی نہایت پیاری ہوتی ہے اگر وہ پیشنگوئی سے خائف ہو گیا تھا[لعلہ] اور کسیوجہ سے اوسپر ایمان لانیسے بہی اوسے انکار تھا تو بالضرور اپنی بیوی کو طلاق دیکر علیحدہ کر دیتا کیونکہ اوس کی موت کی پیشنگوئی اسلئے تہی کہ اوسکی بیوی مرزا صاحب کے نکاح مین نہین آسکتی تھی مگر یہ بہی اوسنے نہین کیا اسلئے نہایت ظاہر ہے کہ وہ ہرگز ایسا خائف نہ تھا جیسا کہ مرزا صاحب لکھ رہے ہین تجربہ اسکی کامل شہادت دیتا ہے کہ جسطرح موت کے خوف دلانے یا کسی بزرگ اور عزیز کے مرجانیسے بعض نہایت خائف اور غمگین ہو جاتے ہیں اسیطرح بعض ایسے سخت یا کامل الایمان

[لعلہ] چنانچہ انجام آتہم مین لکھتے ہین - ونزدیک بود کہ جان او بعد شنیدن این حادثہ برآید و برجان خود بترسید و نکاح را آفتے از آفات آسمانی انگاشت ۱۲ اگر یہ بات سچی ہوتی تو وہ ضرور ایمان لے آتا یا بیوی کو طلاق دے دیتا اب مرزا صاحب کے صاحبزادے نے اوسکا ایک خط مشتہر کیا ہے اور اوس سے لکھوایا ہے کہ مین مرزا صاحب کے مخالف کبھی نہ تھا البتہ ایسے اسباب ہوئے کہ ملاقات نہین کرسکا یہ خط محض جعلی ہے یعنی یا تو اوسے کچھ دیکر یا خوش آمد کر کے لکھوایا ہے کیونکہ یہ مضمون تو مرزا صاحب کے صریح اقوال کے خلاف ہے ۱۲

ہوتے ہین کہ وہ کسی کی پیشینگوئی یا دھمکی سے ذرا نہین ڈرتے اور جیسے اونہون نے جیسا سمجھ لیا ہے اوسپر قائم رہتے ہین وہ یہ بھی یقین کرتے ہین کہ موت وحیات کیلیئے ایکوقت مقرر ہے اوس سے کم وبیش نہین ہوتا اب اگر رمل یا نجوم کے ذریعہ سے کوئی کسیکی مدت عمر معلوم کر کے پیشینگوئی کردے تو نبی یا مقدس یا پارسا نہین ہوسکتا اوس سے ڈرنیکی کوئی وجہ نہین ہے اب کون ہے جو اس سچی اور واقعی باتکو غلط بتاوے اور مرزا صاحبکی صداقت ثابت کرے = **تیسرا جواب** یہ ہے کہ یہ دعوے تو نص قطعی سے ثابت ہے کہ سچے رسول کی کوئی پیشینگوئی جھوٹی نہین ہوسکتی اور مرزا صاحب کا یہ دعوے کہ صرف گریہ وزاری سے وعید کی پیشینگوئی ٹلجاتی ہے ایمان لانیکی ضرورت نہین ہے کسی آیت وحدیث سے ثابت نہین ہے بلکہ نصوص مذکورہ اور اوس حدیث بخاری کے بالکل مخالف ہے جسمین مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیّہ بن خلف کے مارے جانیکی پیشینگوئی فرمائی تھی اور اوسکی وجہ سے وہ نہایت ہی خائف تھا اوسکا یہ خوف اور ترس کچھ کام نہ آیا اور پیشینگوئیکے مطابق وہ مارا گیا یہ حدیث مع ترجمہ کے الہامات مرزا صاحب کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ مین منقول ہے اور اس سے قبل ساتوین آیت کے بیان مین اس حدیث کا حاصل حاشیہ مین بیان کیا گیا ہے وہ تنزیہہ ربانی مین بھی اسکا ذکر ہے غرضکہ اس پیشینگوئیکے غلط ہونیمین کوئی شبہہ نہین ہوسکتا =

مرزا صاحب کا پہلا جھوٹ

مرزا صاحب نے نہایت بیباکی سے لکھا ہے کہ قرآن مجید اور توریت کے رو سے یہ امر بتواتر ثابت ہوتا ہے کہ وعید کی میعاد توبہ[علہ] کیوجہ سے ٹلسکتی ہے انجام آتھم صفحہ ۲۹ مگر یہ محض غلط دعوے ہے البتہ اسکے ثبوت مین حضرت یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی بار بار نقل کیگئی ہے =

علہ توبہ کے یہ معنی نہ خیال کیے جائین کہ پہلے انکار سے باز آکر ایمان لے آئے کیونکہ جسکی نسبت یہ کہا گیا ہے وہ کسیوقت انکار سے باز نہین آیا ۔ ۱۲

مرزا صاحب کا دوسرا جھوٹ

کہ اونہون نے پیشینگوئی کی تھی مگر قوم کی گریہ وزاری سے اون کا عذاب ٹل گیا = مگر یہ محض دہوکھا یا نا واقفی ہے

قرآن کی کسی آیت یا کسی حدیث سے ثابت نہین ہوسکتا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ قوم ہلاک ہوجائیگی =

جس طرح مرزا صاحب نے اڑھائی برس کے اندر صاف طور سے اوسکے مرجانیکی پیشینگوئیکی تہی اور وہ پوری نہ ہوئی پھر اوسکے نظیر مین حضرت یونسؑ کی پیشینگوئیکو پیش کرنا محض غلط ہے چونکہ یہ پیشینگوئی مرزا صاحب کے نہایت عظیم الشان نشان کا بڑا جز تھا اسلیئے اسکیلئے پھر پیشینگوئی کی اور اوسکے مرنیکی کوئی میعاد مقرر نہین کی البتہ اسقدر دھمکی دی کہ اگر تم میعاد مقرر کرانا چاہتے ہو تو سلطان محمد سے اشتہار دلواؤ مگر اسی قسم کی باتین اونکے کذب اور بناوٹ کو ظاہر کرتی ہین اگر کچھہ بہی عقل وانصاف کو دخل دیا جائے وہ لوگ تو پہلے ہی سے کاذب سمجھتے تھے اس پیشینگوئیکے جھوٹا ہوجانے سے اونہین اور زیادہ وثوق ہوگیا اور اونکی جماعت کو دیکھا کہ وہ اس کذب کی پیروی سے باز نہین آتے ۔ مرزا صاحب کیسی ہی غلط اور بیہودہ بات بناکر کہدیتے ہین وہ اوسے وحی الہی سمجھتے ہین پھر اشتہار دلوانا بیکار صرف کرانا اور جھگڑے مین پڑنا ہے اسکے علاوہ خود تو وہ جاہل وہ کیا اشتہار دینا اور پھر اسقدر دنیں خوش کہان کہ ایک وہمی بات کے اظہار مین کچھہ صرف کیا جائے یا محنت کر کے اسکو اعلان دیا جائے

دوسری پیشینگوئی

یہ تو ظاہر ہے کہ آیندہ کسی چیز کے ہونے یا نہونیکی خبر دینیکو پیشینگوئی کہتے ہین اس خبر دینے کے متعدد طریقے

ہین مثلاً معمولی طور سے خبر دی کہ فلان بات ہوگی یا مخاطب کو کامل متوجہ کر کے تاکید کیساتھ کہے کہ یہ بات ضرور ہوگی اور تاکید اور مخاطب کے یقین دلانیکے بھی اقسام اور درجات ہین مرزا صاحب نے اس پیشینگوئی کے وقوع مین آپکا اسقدر زور کیساتھ متعدد طور سے یقین دلایا ہے کہ اوس سے زیادہ اعتماد اور وثوق ظاہر کرنا اور دوسرے کو یقین دلانا ہو نہین سکتا پھر ایکدو مرتبہ نہین متعدد مرتبہ اور مختلف طور سے چند مرتبہ کے الفاظ لکھے جاتے ہین (۱) نفس پیشینگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اسکی انتظار کرو اور اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشینگوئی پوری نہین ہوگی اور میری موت آجائیگی اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالے ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کریگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوئی

(حاشیہ انجام آتھم صہ ۳۱)

اس عبارت پر اچھی طرح نظر کیجائے اسمین صرف مرنیکی خبر ہی نہین دی بلکہ کئی طریقون سے اوسکے وقوع مین آپکا یقین دلایا ہے ایک[عہ] یہ کہ دو واقعونکی نظیر دیکر یہ کہا کہ جسطرح یہ واقعے میری زندگی مین ہوئے اسیطرح اسکی موت بھی میری زندگی مین ہوگی دوسرے اونسے نہایت تاکید سے کہا کہ خدا تعالے ضرور ایسا ہی کریگا = تیسرے انتہا درجے کا یقین اسطرح دلایا کہ اگر وہ میری زندگی مین نہ مرے تو مین جھوٹا ہون - اب بہت ظاہر ہے کہ اگر وہ کسیوجہ سے مرزا صاحب کی زندگی مین نہ مرا اور مرزا صاحب ہی اوسکیسامنے مر گئے تو کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ مرزا صاحب اپنے اقرار کے بموجب جھوٹے نہ ٹھہرین یہان عذاب کی پیشینگوئیکے ٹلنے اور نہ ٹلنے کو کچھہ دخل نہین ہے یہان صرف مرزا صاحب کے پختہ اقرار سے بحث ہے سچے نبی اور مقرب خدا کے ایسے پختہ اقرار جسکے پورا نہونے پر وہ اپنے قول سے جھوٹا ٹھہرے کبھی غلط نہین ہو سکتے

عہ اس قول کو پیش نظر رکھ کر میان محمود کے اس اشتہار کو دیکھا جائے جو انہون نے اندنون طبع کیا ہے - اور احمد بیگ کے داماد کا معتقد ہونا ظاہر کیا ہے - جب وہ مرزا صاحب کا معتقد تھا تو پھر مرزا صاحب خواہ مخواہ اوسے کیون برابر کوستے رہے اور نہایت زور کے ساتھہ اوسکے مرنے کی پیشینگوئی کرتے رہے ۱۲

برادران اسلام اسمین غور کرین چوتھے یہ کہ جسطرح اوسکے مرنیکی پیشینگوئی کرتے ہین اسیطرح اسکی بھی خبر دیتے ہین کہ میری زندگی ہین اوسکا مرنا خداتعالے کے علم ازلی مین قرار پاچکا ہے اوسکے وقوع مین آنیکیلئے کوئی قید اور شرط نہین ہوسکتی کیونکہ اپنے سامنے اوسکے مرنیکو تقدیر مبرم کہتے ہین اور تقدیر مبرم اوسیکو کہتے ہین جسکا ہونا یقینی طور سے علم الہی مین قرار پاچکا ہو اوسکے خلاف ہرگز نہین ہوسکتا اگر کسیوجہ سے اوسکے خلاف ظہور مین آئے تو خداتعالے کا علم ناقص قرار پائے نعوذباللہ

انبیاء کو تقدیر مبرم کا علم بغیر وحی یا قطعی الہام کے نہین ہوسکتا اب جس بات کو مرزا صاحب نے تقدیر مبرم کہا تھا اوسکا ظہور نہوا اسلئے ضرور ہے کہ یا تو مرزا صاحب کو مفتری کہا جائے یا یہ کہا جائے کہ اللہ تعالے عالم الغیب نہین ہے ناظرین نے معلوم کیا ہوگا کہ اس پیشینگوئی کے دو حصے ہین ایک یہ کہ احمد بیگ کے داماد کے مرنیکی خبر دیگئی کہ وہ مرزا صاحب کی زندگی مین مرجائیگا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسخبر کے وقوع مین آنیکا اسطریقے سے یقین دلایا ہے کہ اگر اوسکا ظہور نہوا تو مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ٹھیرین اور جب اوسکا ظہور نہوا تو وہ کاذب ٹھیرے اسکا کوئی جواب نہین ہوسکتا =

(۲۲) ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ مین لکھتے ہین - یاد رکھو کہ اس پیشینگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی - (یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا) **تو مین ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا** - اے احمقو یہ انسانی افتراء نہین یقیناً سمجھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے - **وہی خدا جس کی باتین نہین ٹلتین** اس عبارت مین بھی مرزا صاحب کئی باتین کہتے ہین اول اپنے سامنے اوسکے مرنیکی خبر دیتے ہین دوم یہ کہ یقینی طور سے خدا کا سچا وعدہ کہتے ہین وعید نہین کہتے سوم یہ کہ اسخبر کے سچے ہونیکا یقین بطرح دلاتے ہین کہ اگر احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرے تو مین ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا نہایت ظاہر ہے کہ اگر اس پیشینگوئی کے ظہور کیلئے کوئی شرط ہوتی تو ہرگز یہ نہ کہتے کہ اگر اسکا ظہور نہو تو مین ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا - چہارم یہ کہ اس پیشینگوئی کا ظہور خداتعالے کی اون باتون مین ہے جو نہین ٹلتین یہ جملہ بھی صفائی سے کہہ رہا ہے کہ اس پیشینگوئی کیلئے کوئی شرط نہین ہے غرضکہ اس قول سے بھی ظاہر ہوا کہ اس پیشینگوئی کے دو حصے ہین ایک یہ کہ سلطان محمد کے مرنیکی خبر دینا -

دوسرے اسکا یقین دلانا اگر یہ خبر صحیح نہو تو مین ہر بد سے بدتر ٹھیرونگا یہ خدا کا سچا وعدہ ہے ٹل نہین سکتا۔ ان
دونون قولونکے سوا اور بہی اقوال ہین جنکو مین نے حصہ ۲ اور تنزیہہ ربانی مین نقل کیا ہے اونمین مرزا صاحب نے اسکے
مرجانیکو اپنی صداقت کا معیار اور نہ مرنیکو اپنے کذب کا معیار بتایا ہے[1] ۔ اسپر خدا کی قسم کھائی ہے۔ الغرض اس پیشینگوئیکا
(۱) (۲) (۳) (۴)
دوسرا حصہ[2] یعنی اسکے موتکو تقدیر مبرم کہنا اوسے اپنی صداقت کا معیار بتانا اوسپر قسم کھانا اور پھر اسپر برسون اصرار
(۵)
کرنا اور اس مدت مدید مین خدا تعالے کیطرف سے کسیوقت اس خیال کی غلطی پر اطلاع نہ ہونا متعدد طریقون سے
شہادت دیتا ہے کہ مرزا صاحب خدا کے فرستادہ بلکہ برگزیدہ خدا ہی نہ تھے اوسوقت تک اس پہلو پر کسی نے
نظر نہین کی اور نہ اسکا کوئی جوابدیا صرف پہلے حصہ پر نظر کیگئی ہے یعنی یہ کہ احمد بیگ کا داماد میرے سامنے
مریگا اس لحاظ سے یہ ایک وعید کی پیشینگوئی ہے البتہ مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم مین اوسے خدا
کا سچا وعدہ کہا ہے یہ قول بہی صحیح ہے کیونکہ یہ پیشینگوئی سلطان محمد کیلئے وعید ہے اور مرزا صاحبکیلئے
وعدہ ہے اگر اس پیشینگوئیکا ظہور ہوجاتا تو مرزا صاحب کی صداقت پر لوگ ٹوٹ پڑتے اور بہت لوگ
ماننے لگتے الغرض اس پیشینگوئی مین وعدہ اور وعید دونون ہین اگر طالبین حق اس پیشینگوئی کے دونون
حصون پر علیحدہ علیحدہ نظر کرکے اونکے نتیجہ پر غور کرین گے تو بالیقین معلوم کرلین گے کہ اسکے دونون حصے
مرزا صاحبکے کذب کو متعدد طریقون سے ثابت کرتے ہین اور اسوقت تک جو اونکے متبعین نے یا خود اونہون
نے اس پیشینگوئیکی نسبت کہا ہے وہ صرف پہلے حصہ کی نظر سے کہا ہے یعنی یہ ایک وعید کی پیشینگوئی
ہے دوسرے حصہ کیطرف سے بالکل خاموشی ہے وہان چون وچرا کی مجال ہی نہین ہے اپنے دلمین
سمجھے ہونگے کہ اس حصہ کا کوئی جواب نہین ہوسکتا۔ اب اون طریقون پر نظر کیجئے پھر آپکو معلوم ہوجائیگا

---

[1] انجام آتہم صـ ۲۲۲ اور فیصلہ کا حصہ ۲ صـ ۱۲ و ۱۴ ملاحظہ ہو۔ ۱۲

[2] یہ خوب مدنظر رہے کہ اس پیشینگوئیکے دوسرے حصہ مین یہ پانچ باتین ہین جن پر خط کہینچکر مین نے ہندسہ دیدیا ہے انمین غور کرنے سے مرزا صاحب کی نسبت کامل فیصلہ ہوجاتا ہے اس کی تفصیل آئندہ ملاحظہ کیجئے۔ ۱۲

کہ جس حصہ کا جواب دیا گیا ہے وہ بھی بالکل غلط اور چند جھوٹے دعووں اور غلط فہمیوں کا مجموعہ ہے

پہلا طریقہ جنکے قلوب نور اسلام سے منور ہین وہ قرآن پاک کی اون آیتونکو ملاحظہ کرین جنکی نقل اوپر ہو چکی ہین اور جنسے آفتاب کیطرح روشن ہے کہ خداتعالے کے وعدہ اور وعید مین تخلف نہین ہو سکتا اور خصوصًا جو وعدہ یا وعید خاص مدعی رسالت سے کیجائے جب مرزا صاحبکی یہ پیشینگوئی پوری نہوئی اور نہایت پختہ وعید خداوندی کا کچھہ ظہور نہوا تو آیات قرآنیہ سے روشن ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے مین سچے نہ تھے ورنہ اونکی پیشینگوئی ضرور پوری ہوتی یہ کہنا کہ عذاب کی پیشینگوئیکا ٹلجانا اللہ کی سنت مستمرہ ہے محض غلط اور نصوص قطعیہ کے خلاف ہے بلکہ خود مرزا صاحب کے متعدد اقوال کے خلاف ہے

پہلا قول احمد بیگ کا ذکر کرکے لکھتے ہین۔ اوسکا داماد تمام کنبہ کے خوف کیوجہ سے اور اونکے توبہ اور رجوع کے باعث فوت نہوا مگر یاد رکھو کہ خدا کے فرمودہ مین تخلف نہین اور انجام کار وہی ہے جو ہم کئی مرتبہ لکھہ چکے ہین۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴)

ذرا آنکھہ کھول کر ملاحظہ کیا جائے کہ احمد بیگ کے داماد کی وعید کی نسبت کہہ رہے ہین کہ خدا کے فرمودہ مین تخلف نہین اُسکے مرنیکی نسبت جو کئی مرتبہ کہا گیا ہے وہی ہوگا یعنی احمد بیگ کا داماد میرے روبرو مریگا = دوسرا قول اوسی احمد بیگ کے داماد کے مرنیکی نسبت پھر لکھتے ہین کہ یقینًا سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جسکی باتین نہین ٹلتین (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴)

یہان بھی خدا کی تمام باتونکی نسبت لکھتے ہین کہ نہین ٹلتین یہ بعینہ ترجمہ لا تبدیل لکلمات اللہ کا ہے اور پھر خاص اس وعید کی پیشینگوئیکو او ہین باتونمین بتاتے ہین جو نہین ٹلتین =

اب اگر نصوص قرآنیہ کے خلاف اور خود اپنے متعدد اقوال کے مخالف مضطر ہوکر مرزا صاحب کسی جگہ یہ لکھین

ف مرزا صاحب کا یہ قول بہت جگہ ہے مگر مین نے بغرض اختصار دو ہی جگہ کا حوالہ نقل کیا ہے ۱۲

مرزا صاحب کا ۴۳ وہم جھوٹھ

کہ تاریخ عذاب کا ٹلجانا تخلف وعدہ[للعلہ] نہین ہے بلکہ سنت اللہ ہے

مرزا صاحب کا پانچوان جھوٹ

(یا یہ کہدین کہ وعید کی پیشینگوئیکے ٹلجانیکے بارہمین تمام نبی متفق ہین) مگر کوئی ذی علم مسلمان اسے مان نہین سکتا کیونکہ یہ دونون باتین محض غلط اور اللہ پر اور اوسکے تمام رسولونپر اتہام ہے اور اس پیشینگوئیکو شرطی کہنا ہی غلط ہے اسکی تفصیل آیندہ آئیگی اسی طرح یہ کہنا ہی غلط ہے کہ اس سے مقصود کہنیے کی ہدایت تہی وہ حاصل ہوگئی ÷ چھٹا جھوٹ

اور اونکا سرگروہ بانی فساد ایمان لے آیا کیونکہ نہ کوئی بانی فساد ایمان لایا اور نہ انبیاء کے ہدایت کا طریقہ ایسا ہوسکتا ہے جسمین خدائے قدوس کے وعدہ یا وعید مین تخلف لازم آئے نبی کے ایک وعدہ یا وعید مین تخلف آنیسے اوسکے تمام وعدہ اور وعیدونمین زلزلہ پڑجائیگا اور اوسکے کسی قول پر اعتبار نہ رہیگا اسکے علاوہ مرزا صاحب نے تو ناکح منکوحہ کا ہلاک کرنا مقصود خداوندی بیان کیا ہے اب اونکے پیرو اوسے غلط ٹھیرانا چاہتے ہین

(مرزا صاحب انجام اتہم صفحہ ۶۰ و ۲ مین لکھتے ہین) یُرَدُّ بِنْتُ اَحْمَدَ اِلَیَّ بَعْدَ اِهْلَاكِ

للعلہ یہ دونون قول برق آسمانی مین نقل کیئے گئے ہین یہان دیکھا جائے کہ لفظ کو بدلکر عوام کو کیسا دہوکا دیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالے کسی کے لیئے تاریخ معین کرکے عذاب کی خبر دے اور کسی وجہ سے اوس تاریخ پر عذاب نہ آیا تو یہ وعدہ عذاب مین تخلف نہین ہے بلکہ اللہ کی عادت ہی ایسی ہے اس صاف اُردو کی جگہ مرزا صاحب نے لفظ سنت اللہ لکھدیا تاکہ عوام نہ سمجھین اسقول مین مرزا صاحب کے دو جھوٹ ہین ایک یہ کہنا کہ تاریخ عذاب کا ٹلجانا تخلف وعدہ نہین ہے جب عذاب کے تاریخ مقررہ کا وعدہ پورا نہ ہوا تو پھر تخلف وعدہ نہونیکے کیا معنی وعدہ عذاب کے بعد دو ہی صورتین ہین ایک یہ کہ تاریخ معین پر عذاب آئے اسے کہا جائیگا کہ وعدہ پورا ہوا اور اگر اوس تاریخ پر عذاب نہ آیا تو بالضرور یہ کہین گے کہ وعدہ عذاب پورا نہوا اور تخلف وعدہ اسی کو کہتے ہین پھر یہ کہنا کہ عذاب کی تاریخ کا ٹلجانا تخلف وعدہ نہین ہے کیسا صریح غلط ہے پھر اس عذاب کے ٹلجانے کو سنت اللہ کہنا دوسرا جھوٹ ہے ۱۲ -

الْمَانِعِيْنَ وَكَانَ اَصْلُ الْمَقْصُوْدِ الْاِهْلَاكَ الخ یعنی بعد ہلاک کرنے مانعین نکاح کے احمد بیگ کی لڑکی لوٹ کر میرے پاس آئیگی اور اصل مقصود اونکا ہلاک کرنا ہے ؎

یہاں تو مرزا صاحب صاف کہہ رہے ہین کہ مقصود اصلی تو ہلاک کرنا ہے پھر اسکے صریح خلاف بناوٹ سے کیونکر جواب ہو سکتا ہے اب اگر مانعین نکاح کی ہلاکت ظہور مین نہ آئی تو خدا تعالے کا عاجز ہونا لازم آئیگا کیونکہ جو اوسکا اصل مقصود تھا وہ حاصل نہ ہوا طالبین حق مرزا صاحب کے ان اقوال کو ملاحظہ کرین اور میان محمود کے اوس خط کو دیکھین جو اونہون نے اس پیشینگوئی کے جواب مین شائع کیا ہے اور اوسکی صداقت کا اندازہ کرین الحمد للہ ہمین اوسکی تحقیق اور تفتیش کی ضرورت نہین ہے مرزا صاحب کے اقوال ہی اوسے محض غلط اور بناوٹ کہہ رہے ہین مرزا صاحب کے تحریر مین یہ کمال ہے کہ اونہین کے تحریر سے اونکا رد ہو جاتا ہے یہ تو پیشینگوئی کے پہلے حصہ کا نتیجہ تھا اب دوسرے حصہ کے طرف واضحہ کو ملاحظہ کیجئے

دوسرا طریقہ مرزا صاحب اوسکے مرنیکو تقدیر مبرم کہتے ہین اور اسپر اسقدر وثوق ہے کہ پہلے اسے زبان اُردو مین لکھا پھر انجام اتہم کے صـ۲۲۳ـ مین عربی و فارسی مین بیان کیا اور بار بار اسے تقدیر مبرم کہا یعنے اسکا وقوع مین آنا علم الٰہی مین قرار پا چکا ہے اسکے لئے نہ کوئی شرط ہو سکتی ہے نہ وہ کسی وجہ سے ٹل سکتا ہے اگر کسی وجہ سے اوسکا ظہور نہ ہو تو خدا تعالے کا جہل لازم آئے یعنے اللہ تعالیٰ کے علم مین تو یہ تھا کہ یہ کام یون ہو گا مگر نہوا اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کا علم غلط نکلا وہ علام الغیوب واقعی حالت سے واقف نہ تھا۔ نعوذ باللہ

اسپر خوب نظر رہے کہ مرزا صاحب اپنے آپکو اون انبیاء مین بناتے ہین جن پر بارش کیطرح وحی نازل ہوتی ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام سے (جو بڑے شان کے مستقل نبی ہین) ہر شان مین اپنے آپکو بڑھکر کہتے ہین تو اونکے وحی الہام مین غلطی نہین ہو سکتی انبیا اس سے معصوم ہیں

مرزا صاحب جب اوسکے مرنیکو تقدیر مبرم کہتے ہین تو اسکے مدعی ہین کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنے علم سے اطلاع دی ہے کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے روبرو مرنا اللہ تعالےٰ کے علم مین قرار پاچکا ہے اوسکا ظہور یقینی آناظر ورہے انجام آتھم کے حاشیہ صفحہ ۵۴ کے جملے اس مدعا کی صاف شہادت دیتے ہین جب ظاہر ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا بلکہ مرزا صاحب اوسکے سامنے مرگئے تو معلوم ہوا کہ اپنے سامنے مرنیکو تقدیر مبرم کہنا محض غلط تھا جس سے اوسقدوس پر سخت الزام آتا ہے یہان مرزا صاحب اپنے قول سے مفتری ٹھیرتے ہین اور مفتری علی اللہ نبی یا کوئی مقدس نہین ہوسکتا اگر یہان مرزا صاحب کی سمجھہ کی غلطی مانکر اونہین افتراء کے الزام سے بچایا جائے تو پھر نبی کے قول کی کوئی وقعت نہین ہوسکتی کیونکہ جب اوسکا ایسا پختہ قول جسکو اوسنے اپنی صداقت کا معیار بنایا اور برسون اوپر قائم رہا اور خدا کیطرف سے اوسے متنبہ نہ کیا گیا پھر جس الہام سے اوسنے اپنے آپکو مہدی موعود یا رسول سمجھہ لیا اوس پر کیونکر اعتبار ہوسکتا ہے کیا وجہ ہے کہ اس الہام کے سمجھنے مین اوسے غلطی سے معصوم سمجھہ لیا جائے کسی نبی کی ایسی غلط فہمی ثابت نہین ہوسکتی کہ اوسنے الہام کو غلط سمجھکر برسون اوسکو مشتہر کرتا رہا ہو اور اپنی صداقت کی معیار اوسے قرار دیا ہو اور انجام مین اوسکی غلط فہمی ثابت ہوئی ہو اگر ایسا ہو تو نبی کے کسی کلام پر اعتبار نہین ہوسکتا۔

تیسرا طریقہ حاشیہ مذکورہ مین یہ الفاظ بھی ہین کہ اگر مین جھوٹا ہون تو یہ پیشنگوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائیگی اور اگر مین سچا ہون تو خدا تعالےٰ ضرور اسکو بھی ایسا ہی پورا کردیگا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیشینگوئی پوری ہوئی ۱۲" اسکلام مین مرزا صاحب نہایت صاف طور سے اپنے جھوٹے اور سچے ہونیکی معیار بتاتے ہین جھوٹے ہونیکی معیار یہ کہتے ہین کہ داماد احمد بیگ کی پیشینگوئی میری زندگی مین پوری

للعجب جماعت مرزائیہ علانیہ جب ان پیشنگوئیون کی صداقت ثابت کرنیسے عاجز ہوگئے تو اب کہنا شروع کیا ہے کہ یہ پیشنگوئیان صرف اونکی ہدایت کے لئے کی گئی تھین مگر یہ تو فرمائیے کہ خدا کے رسولون کی ہدایت اس طرح ہوا کرتی تھی ہے کہ خواہ مخواہ ایسی پیشنگوئیان کرین جس سے وہ خود بھی جھوٹے ٹھیرین اور خدائے قدوس پر جھوٹ اور تخلف وعدہ کا الزام آئے ذرا خدا سے ڈر کر اور ہوش سنبھال کر بات کہو ۱۲

نہو اور اوس سے پہلے مین مرجاوٗن اور یہ سچے ہونیکی معیار اسے بتاتے ہین کہ یہ پیشینگوئی اسی طرح پوری ہوگی جس طرح احمد بیگ اور اتہم کی پوری ہوئی یعنے جس طرح یہ دونون مرزا صاحبکے روبرو مر گئے یہ بہی اسیطرح مرجائیگا یہ دونون معیار ہین مرزا صاحب نے اپنی قلم سے لکھی تہین اون دونون معیارون کے بموجب وہ کاذب ٹھیرے کیونکہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا بلکہ مرزا صاحب ہی اوسکے سامنے مر گئے اسلئے جو سچے ہونیکی معیار بنائی تہی وہ اونمین نہین پائی گئی اور جو معیار جہوٹے ہونیکی بنائی تہی وہ پائی گئی اسوجہ سے مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار ونکے بموجب کاذب ٹھیرے وعید کی پیشینگوئیکا ٹلجانا یا نہ ٹلنا اور بات ہے یہان اونکا صریح اقرار اونہین کاذب ثابت کر رہا ہے اور اس اقرار کو اونکی انسانی غلطی بتاکر اونکی صداقت کو قایم رکھنا غیر ممکن ہے کیونکہ اول تو یہ دونون جملے۔ پہلے جملے کی شرح ہین یعنے داماد احمد بیگ کی پیشینگوئیکو مرزا صاحب تقدیر مبرم لکہہ چکے ہین اب اوسکی شرح اسطرح کرتے ہین کہ علم الٰہی مین قرار پا چکا ہے کہ جسطرح احمد بیگ اور اتہم میرے روبرو مر گیا یہ بہی اسیطرح مریگا یہان توبہ قوبہ کی شرط بہی بیکار ہے کیونکہ جب اوسکا مرنا علم الٰہی مین ٹھیر چکا ہے تو کسی شرط وغیرہ سے بدل نہین سکتا البتہ اگر اونکے تقدیر مبرم کہنے کو غلط کہا جائے اور اونہین مفتری مان لیا جائے تو وہی نتیجہ ہوگا جو دوسری وجہ کا ہوا اسکے علاوہ نہایت صاف بات ہے کہ جسے خدا تعالےٰ اپنا رسول کرکے بہیجے جسکو خصوصیت کیساتہہ صدیق کا خطاب دے وہ تمام خلق کے روبرو ایسی غلطی کرے جسکی وجہ سے وہ اپنے اقرار کے بموجب کاذب ٹھیرے اونسے خدا فوراً مطلع نہ کرے یہ غیر ممکن ہے۔ جب مدعی نبوت نے ایسی بہاری غلطی کی اور اوسپر آگاہ نکیا گیا تو بالیقین معلوم ہوا کہ خدا کا رسول یہ ہرگز نہ تہا خلق کی ہدایت کیلئے خدا نے اسے نہین بہیجا تہا ورنہ وہ اس غلطی پر ضرور آگاہ کرتا بلکہ اوسکے زبان سے یہ الفاظ ہی نہ نکلتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یا کسی نبی نے کسی پیشینگوئیکی نسبت ایسا نہین کہا کہ اگر اسکا ظہور نہ ہو تو مین جہوٹا ہون یہ طرز روش انبیاء کی ہرگز نہین ہے

چوتھا طریقہ ضمیمہ انجام آتھم مین اس پیشینگوئیکی نسبت نہایت زور کیساتھ یہ لکھا ہے کہ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے **وہی خدا جس کی باتین نہین ٹلتین** ۱۱؎

عنقریب یہان بیان ہو لیا ہے کہ اس پیشینگوئیکے دو پہلو ہین ایک پہلو کے لحاظ سے وعید ہے اور دوسرے پہلو سے وعدہ ہے اب مرزا صاحب اوسے خدا کا وعدہ قرار دیکر اوسکے ظہور کا یقین اسطرح دلاتے ہین کہ یہ وعدہ اوس ذات مقدس و منین کا ہے جسکی کوئی بات نہین ٹلتی خواہ وعدہ ہو یا وعید ہو مرزا صاحب کی اس عبارت کا تو مطلب یہی ہے جو بیان کیا گیا مگر چونکہ اونکے کلام مین تعارض اور اختلاف بہت ہے اسلیئے یہ بھی اونہون نے لکھا ہے کہ وعید کی پیشینگوئیکا ٹلجانا سنت اللہ ہے اسلئے مین کہتا ہون کہ اس اختلاف سے قطع نظر۔ ضمیمہ کی یہ عبارت اگر مرزا صاحب نے ہوش و حواس کی حالتمین لکھی ہے تو یہ جملہ نہایت صفائی سے کہہ رہا ہے کہ یہ پیشنگوئی اونمین نہین ہے جو کسیوجہ سے ٹلجاتی ہین بلکہ یہ سچا وعدہ خداوندی ہے اور خدا کی اون باتونمین ہے جو نہین ٹلتین اب یہان خلف فی امر عید کو دخل دینا اور خدا کی نسبت یہ تبانا کہ عذاب کی پیشینگوئی ٹل جاتی ہے کسقدر دہوکا دینا ہے ۔۔

بہا بُو یہان تو صاف مرزا صاحب یہ کہتے ہین کہ یہ پیشنگوئی خدا کی اون باتونمین ہے جو نہین ٹلتین یہ خدا کا سچا وعدہ ہے یہ ضرور پورا ہوگا جب اس کہنے کے بعد بہی وہ وعدہ پورا نہوا تو یقیناً مرزا صاحب اپنے اقرار سے کاذب ثابت ہوئے اور ہر بد سے بدتر ٹہیرے عذاب کی پیشینگوئی ٹلتی ہو یا نہ ٹلتی ہو مگر مرزا صاحب اپنے اقرار سے ہر طرح کاذب ہوئے اس کا جواب کوئی صاحب قیامت تک نہین دے سکتے

پانچوان طریقہ اوس انجام آتھم مین پہلی پیشینگوئی پوری نہونیکی وجہ مین کئی ورق سیاہ کرکے اور خوب زور تحریر دکھا کر صـــ ۲۲۳ مین کامل وثوق سے عربی اور فارسی دونون تحریر دنمین

احمد بیگ کے داماد کے مرنیکو تقدیر مبرم لکھا ہے اور مکرر اوسکا وقت عنقریب بتایا ہے اور پھر اسپر پختہ قسم کھائی ہے اور لکھا ہے و من این را برائے صدق و کذب خود معیار میگردانم - و من نگفتم الا بعد ازان کہ از رب خود خبر دادہ شدم ۔ اس قول مین صاف طور سے مرزا صاحب کہتے ہین کہ اوسکی موت کا تقدیر مبرم ہونا اور اوسکے ظہور کا وقت عنقریب ہونا اور اوسکی موت کو اپنے صدق یا کذب کی معیار بتانا بالہام الٰہی ہے پھر جب یہ امر آفتاب کیطرح روشن ہوگیا کہ احمد بیگ کا داماد مرزا صاحب کے سامنے نہ مرا تو اپنے معیار کے بموجب وہ کاذب ٹھہرے یا نہین ہے اور اونکی پختہ قسم جھوٹی ہوئی یا نہ ہوئی بیشک ضرور جھوٹی ہوئی - بھائیو ذرا تو غور کرو اپنی باتونکی پچ مین اپنی عاقبت کیون برباد کرتے ہو جب وہ قسم کھاکر اوسکے نہ مرنیکو اپنے کاذب ہونیکی معیار بتاتے ہین اور پھر اوسے الہام ربانی کہتے ہین تو کیا وجہ ہے کہ اونکے الہامی قول کے بموجب اونہین کاذب نہ کہا جائے اسمین شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے پختہ اقرار اور اپنے معین کردہ معیار کے بموجب کاذب ہوئے یہان یہ عذر کرنا کہ عذاب کی پیشینگوئی ٹلجاتی ہے سخت نافہمی ہے عذاب کی پیشینگوئی ٹلتی ہے یا نہ ٹلتی ہو یہان تو وہ اپنے الہامی اقرار سے کاذب ہین —

الحاصل اس پیشینگوئیکے غلط ہوجانیسے بالیقین مرزا صاحب کاذب ثابت ہوتے ہین اور کذب بھی ایک طرح سے نہین بلکہ پانچ طریقون سے ہے جنہین بیان کیا گیا انہین سے چار طریقون کا جواب تو اسوقت تک کوئی نہین دے سکا البتہ پہلے طریقے کے جواب مین چند غلط اور بے اصل باتین لکھی ہین وہ یہ ہین

(۱) خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا تھا مگر پورا نہین کیا یہ ضرور نہین کہ خدا تعالےٰ اپنے تمام وعدے اور وعیدین پوری کرے اسکے ثبوت مین بعض آیتین پیش کی تہین مگر تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت مین کافی طور سے دکھادیا گیا کہ اون آیتون کا وہ مطلب ہرگز نہین ہوسکتا - جو مرزائی سمجھے ہین وہ مطلب

تو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ کے مخالف ہے اور اس رسالہ مین بھی اونکا جواب دیا گیا ہے بعض کا بیان ہوگیا ہے بعض کا عنقریب آئیگا

(۲) سنت اللہ یہ ہے کہ عذاب کی پیشینگوئی توبہ و استغفار سے ٹلجاتی ہے تمام انبیاء کا اسپر اتفاق ہے - اس کا جواب اس قدر کافی ہے کہ یہ مرزا صاحب کا محض غلط دعویٰ ہے قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت ہرگز نہین ہے بلکہ قرآن مجید کی جو آیتین اوپر نقل ہوچکی ہین اونسے کامل طور سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے اور وعیدین ضرور پوری ہوتی ہین اور سنت اللہ بھی یہی ہے اسکے علاوہ دوسری پیشینگوئی کے بعد سلطان محمد کا توبہ و استغفار ہرگز ثابت نہین ہے بلکہ مرزا صاحب کے اقوال سے اوسکی سرکشی معہ ثابت ہے (انجام آتھم ص ۲۲۴ ملاحظہ ہو) اور ظاہر ہے کہ جب اوسکے متعلق پہلی پیشینگوئی مرزا صاحب کی غلط ہوگئی اور وہ ڈھائی برس کے اندر نہ مرا تو اوسے جرأت زیادہ ہوگئی ہوگی اور مرزا صاحب کے کذب کا اوسے یقین ہوگیا ہوگا اور یہی سمجھ لیا ہوگا کہ میرے خسر یعنی احمد بیگ کی موت اتفاقیہ ہوئی (۳) یہ پیشینگوئی شرطی تھی جب شرط پوری کردیگئی تو وعید منسوخ ہوگئی اسکا جواب یہ ہے کہ اس دوسری پیشینگوئی کیلئے کسیقسم کی کوئی شرط بیان نہین کیگئی جسکیلئے شرط کہا جاتا ہے وہ پہلی پیشینگوئی ہے یہ دوسری پیشینگوئی تو وہ ہے جسکے وقوع مین آپنے تقدیر مبرم کہا ہے اور اوسکے ظہور کو اپنی صداقت کا معیار بنایا ہے اور اوسپر قسم کھائی ہے یہ کہنا بدیہی دلیل ہے کہ اس کیلئے نہ کوئی شرط تھی اور نہ اوسکیلئے کوئی شرط ہوسکتی ہے اسکا ظہور ہونا ہر طرح ضرور تھا اور جس پیشینگوئی کیلئے جملہ توبی توبی شرط کہا گیا ہے اوسکی حقیقت بھی عنقریب ظاہر ہوجائیگی اور بخوبی اوسکی غلطی اظہر من الشمس کردیجائیگی اسکے علاوہ اس جماعت مین جو بعض لکھے پڑھے ہین وہ اسپر بھی غور نہین کرتے

معہ میان محمود نے جو اونون سلطان محمد کا خط چھپایا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ مین پہلے بھی مرزا صاحب کو بزرگ سمجھتا تھا اور اب بھی سمجھتا ہون یہ خط مرزا صاحب کے اقوال کو بالکل غلط بتا رہا ہے ذرا انصاف کیا جائے کہ مرزا صاحب ہمیشہ اوسے کوستے رہے اور اوسکے مرنیکو اپنی صداقت کا معیار بتاتے رہے اور اوسکی بیوی کی نسبت کہتے رہے کہ ہمارے پاس آئیگی اور ہماری بیوی ہوگی اب انسانی طبیعت پر نظر کرکے کہا جائے کہ جس شخص کی نسبت مرزا صاحب کا یہ حال رہا ہو اور برسون اسی حالت پر گذرے ہون اوسکا خیال مرزا صاحب سے کیونکر اچھا رہ سکتا ہے یہ انسان کی فطرت کے بالکل خلاف ہے اگر یہ خط محض مصنوعی نہین ہے تو اوس سے کچھ دیکر یا نہایت درجہ کی خوشامد کرکے لکھوایا گیا ہے، اسلئے وہ کسی طرح لائق اعتبار نہین ہے اسکے علاوہ ہم تو مرزا صاحب کے صریح اقوال سے اونہین کاذب ثابت کر رہے ہین - یہ اقراری ڈگری مصنوعی خط سے منسوخ نہین ہوسکتی ۱۲

کہ منسوخ کیا چیز ہوگئی وعدہ اور وعید تو آیندہ کی ایک خبر ہے اور خبر کے منسوخ ہونیکا تو دنیا مین کوئی صاحب عقل قائل نہین ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اگر کسی وعدہ کرنیوالے نے کوئی وعدہ کیا اور پورا نہ کیا تو وہ وعدہ کرنیوالا وعدہ خلاف کہلائیگا وعدیکے منسوخ ہونیکے کوئی معنی نہین ہین جو لوگ قرآن مجید مین نسخ کے قائل ہین وہ صرف بعض احکام کو منسوخ کہتے ہین جو وقتی ضرورت کیلئے کسیوقت دئے گئے اور جب وہ ضرورت نہ رہی تو وہ حکم بہی اٹھا دیا گیا قرآن مجید کی خبرونمین کوئی مسلمان نسخ کا قائل نہین ہے حاصل یہ کہ خدا تعالٰے کا وعدہ خلاف ہونا جہوٹ بولنا سبکے نزدیک محال ہے خواہ وہ امکان کذب کے قائل ہون - یا امتناع کذب کے مسلمان اہل دل یہ سنکر کانپ جائیگا کہ خدا تعالٰے جہوٹ بولتا ہے یا وعدہ خلافی کرتا ہے (نعوذ باللہ) = غرض کہ پیشینگوئیکے ٹلجانے یا منسوخ ہونیکے کوئی معنی نہین ہو سکتے بجز اسکے کہ جو خدا تعالٰے نے خبر دی تہی وہ غلط تہی ایسی جرأت اور بیباکی احمدیونکے سوا کسی مسلمان سے نہین ہو سکتی - (۴) معلوم ہوتا ہے کہ وہ جان چکے ہین کہ اسکے جواب مین ہم کوئی دلیل شرعی پیش نہین کر سکتے جو اہل علم کے نزدیک حجت ہو سکے اسلئے عوام پر اثر ڈالنے کیلئے بعض اولیاء کرام کے زیر دامن پناہ لینا چاہا ہے مگر جب اللہ و رسول نے پناہ نہین دی اور قرآن مجید کے نصوص صریحہ سے اونکے اقوال غلط ثابت ہوگئے تو اولیاء کرام کے یہان اونہین پناہ نہین مل سکتی اسکی تفصیل تو اس دلیل کے آخر مین آئیگی (انشاء اللہ) مگر یہان اسقدر کہتا ہون کہ کامل اولیاء کرام کا کلام قرآن مجید کے خلاف ہرگز نہین ہو سکتا مگر چونکہ تصوف کی کتابونمین اکثر جگہ عارف کی حالت کا بیان ہوتا ہے اسلئے جو صاحب حال نہین ہین وہ اوسے سمجھہ نہین سکتے اور بغیر سمجھے اونکے کلام کو کسی دعویکے ثبوت مین پیش کرنا جہل مرکب ہے اگر دعوے ہے تو کوئی آیت قرآنی پیش کردا سکے علاوہ خلیفہ صاحب یہ تو فرماتے ہین کہ جملہ یُعِدُ وَلَا یُوفِی اگرچہ غلط ہے مگر بالفرض صحیح بہی مان لیا جائے تو اس پیشینگوئیکے جواب مین اسے پیش کرنا عوام کو محض دہوکا دینا ہے اگر کچہ عقل ہے تو خیال کرنا چاہئیے کہ مرزا صاحب نے صرف وعدہ الٰہی نہین بیان کیا کہ آپ کہہ سکین کہ اوسنے وعدہ

کیا تھا مگر پورا نہ کیا اور یوعِد ولا یوفی ہوگیا

بھائیو مرزا صاحب تو بڑے اصرار اور نہایت پختگی سے یہ کہہ رہے ہین کہ اس وعدہ الٰہی کا پورا ہونا تقدیر مبرم ہے یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا اگر وعدہ پورا نہ ہو تو مین جھوٹا ہون دوسرے مقام پر خدا کی قسم کھا کر اس وعدہ کا پورا ہونا بیان کرتے ہین اور اسے اپنی صداقت کا معیار کہتے ہین اور اوسکے پورا نہ ہونیکو اپنے کذب کا معیار بتاتے ہین = اسلئے ضرور ہے کہ مرزا صاحب اپنے مقرر کردہ معیار کے بموجب کاذب ہین یہان جملہ یوعد و لا یوفی سے اونکی صداقت کیونکر ثابت ہو سکتی ہے

الحاصل دوسری پیشینگوئی بھی ایسی غلط ثابت ہوئی جسطرح پہلی پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی تھی بلکہ دوسری پیشینگوئیکے غلط ہونیسے مرزا صاحب کا کذب نہایت ہی روشن ہوگیا = کیونکہ وہ اپنے متعدد اقرارون سے کاذب ثابت ہوئے یہان مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ **جماعت احمدیہ یہ تو بتائے** کہ وہ نکاح بھی منسوخ ہوگیا جسکے ظہور کا برسون اسقدر زور و شور سے دعوے ہوتا رہا اور اوس مفروضہ بیوی کے شوہر کی موت کی وعید بھی ٹلگئی مگر یہ **تو فرمائے کہ مسلمان عیسائی آریہ سب کے مقابل مین جو مرزا صاحب نے نہایت ہی عظیم الشان — نشان اپنی صداقت کے ثبوت مین پیش کرنا چاہا تھا اور مدتون انتظار مین** رکھا وہ کیا ہوا — کیا اسمین بھی آپکو کوئی عذر ہو سکتا ہے کہ جسے نہایت ہی عظیم الشان نشان کہکر مخلوق کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا تھا وہ محض اونکی خیالی آرزو تھی جو پوری نہ ہوئی ہے اگر اتفاقیہ طور سے پوری ہو جاتی تو پھر عظیم الشان نشان تھا اللہ اکبر — غضب تو یہ ہے کہ ایسے علانیہ طور سے اوس پیشینگوئی کا ظہور نہ ہوا مگر پھر کہا جاتا ہے کہ پیشینگوئیکی صداقت ثابت ہوگئی اس علانیہ کذب یا نہایت درجہ کی بیوقوفی کا کیا ٹھکانا ہے ایسے حضرات کے سمجھانیکا کیا طریقہ ہو سکتا ہے جنکی عقل و فہم بالکل اُلٹ گئی ہو اور باطل پرستی نے اونکے دل کو بالکل تاریک کر دیا ہو — بھائیو مرزا صاحب کے کذب کے ثبوت مین مین نے یہ پیشینگوئی اسی غرض سے

پیش کی ہے کہ متعدد وجوہ سے اونکا کاذب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے شاید حق بات کسی طور سے آپکے ذہن مین آجائے

یہ **خیرخواہ** برادران اسلام کو ہلاکت ابدی سے بچانیکے لئے ایک فریب خوردہ کی تمام جھوٹی باتونکو چھوڑکر صرف ایک باتکو پیش کرتا ہے اور مثل آفتاب روشن کرکے دکھاتا ہے کہ اس سے اس فریب خوردہ کا کذب عیان ہورہا ہے اور مختلف طریقون سے اوسکے کذب کی تاریکی نظر آرہی ہے اسے دیکھو اور اپنی جانکو ہلاکت مین نہ ڈالو پرہیز کرو = اب چھٹی پیشینگوئیکے متعلق یہ دیکھانا منظور ہے کہ وہ بھی ہر طرح سے غلط ثابت ہوئی اور جو جوابات اوسکے دئے گئے ہین وہ خود مرزا صاحبکے اقوال سے غلط ثابت ہوتے ہین بعض اقوال یہان نقل کئے جاتے ہین ملاحظہ ہون =

منکوحہ آسمانی کی نسبت مرزا صاحب کے بعض الہامات واقوال

(۱) **ان دنون جو زیادہ تصریح کے لئے بار بار توجّہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا نے مقدر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلان کو جسکی نسبت درخواست گئی تھی ہر ایک مانع دور کرنیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا** = (مرزا صاحب کا اشتہار مرقومہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

معزز ناظرین ذرا اس قول پر دوبارہ نظر کرکے فرمائین کہ اس قول مین جس باتکو مرزا صاحب تقدیر خداوندی بتاتے ہین اوسکے ہونے یا نہ ہونیکے لئے کوئی شرط ہوسکتی ہے جب یہ کہدیا کہ ہر مانع دور ہونیکے بعد انجام کار وہ لڑکی خاص مرزا صاحبکے نکاح مین آئیگی تو کوئی وجہ ایسی ہوسکتی ہے کہ یہ تقدیر ٹلجائے اور اوسکا ظہور نہ ہو یہ آپ سوچ کر ذہن نشین رکھئے

(ب) **خدا تعالےٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک** للعہ

للعہ اسپر نظر کیجئے کہ یہ عبارت خلیفہ صاحب کے جوابکو بھی غلط بتارہی ہے کیونکہ جو لوگ روک رہے تھے وہ خاص محمدی کے نکاح

رُ ہے ہین مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاریطرف واپس لائیگا

کوئی نہین جو خدا کی باتون کو ٹال سکے = ایضاً

اس قول پر بھی بکرر نظر کر کے کہئیے کہ جب خدا تعالے کا یہ وعدہ ہے کہ انجام کار مین وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس آئیگی اور خدا تعالے کا یہ پختہ وعدہ ہے ٹل نہین سکتا - تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسکے ظہور کیلئے ایسی شرط ہو کہ خدا کا یہ وعدہ پورا نہ ہووے اور یہ ارشاد خداوندی کہ انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کیطرف واپس آئیگی جھوٹا ثابت ہوا اور وہ لڑکی مرزا صاحب کے پاس نہ آئی کوئی ایماندار اسکا اقرار نہین کر سکتا =

ح۳ خدا تعالی کیطرف سے یہی مقدر اور قرار پا چکا ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح مین آئے گی =

خواہ پہلے ہی باکرہ ہونے کی حالت مین آجائے یا خدا تعالے بیوہ کر کے اوسکو میری طرف لائے

۱۰ مئی ۱۸۹۱ء کا اشتہار مطبوعہ حقانی پریس لدھیانہ

ناظرین اس قول مین بھی تامل فرماوین کہ جب اس قول کے بموجب خدا تعالے کیطرف سے یہ قرار پا چکا ہے کہ وہ لڑکی ہر طرح سے مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی تو اوسکیلئے ایسی شرط کیونکر ہو سکتی ہے کہ اوس کے پورے ہو جانے سے نکاح کا ظہور نہوا ایسا ہرگز نہین ہو سکتا اگر یہ وعدہ صحیح نہ ہے تو محمدی کا نکاح مین آنا ضرور ہے اور اگر بالفرض ایسا نہ ہو تو کیا خدا کا متغیر ہونا اور کاذب اور وعدہ خلاف ہونا ثابت نہ ہوگا ضرور ہوگا - کوئی ذی فہم اس سے انکار نہین کر سکتا =

سے روک رہے تھے اور پھر اوسی کی نسبت یہ کہا گیا کہ انجام کار تمہاریطرف واپس لائیگا محمدی کی اولاد کا تو اوسوقت وجود ہی نہ تھا بلکہ اوسکا کسی کو خیال ہی نہ تھا پھر روکنے کے کیا معنے اور واپس لانیکے کیا معنے واپس لانیکے معنے جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہین وہ اوسوقت صحیح ہو سکتے ہین کہ محمدی مرزا صاحبکے نکاح مین آئے الغرض ایسی صراحت کے بعد کوئی صاحب یہ نہین کہہ سکتا کہ نکاح مین آنیسے یہ مراد ہے کہ محمدی کی اولاد مین سے قیامت تک کوئی نہ کوئی لڑکی مرزا صاحبکے خاندان مین بیاہی جائیگی اور یہ ایسے غلط معنے ہین کہ کوئی ذی عقل حالت ہوش وحواس مین اس کی غلطی سے انکار نہین کر سکتا ۱۲ = للعٰ اس جد پر کامل نظر کیجائے اور اوس قول کو دیکھا جائے جو کہا جاتا ہے کہ پیشینگوئی شرطی تھی شرط کے پورا ہونیسے نکاح کا ظہور نہ ہوا یہ دونون قول بالکل متعارض ہین جو بات خدا کیطرف سے قرار پا چکی ہو اوسکا ظہور نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے ۱۲

(د) خدا تعالیٰ نے پیشینگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ (۱) احمد بیگ کی دختر کلان انجام کار تمہارے نکاح میں آئیگی = اور بہت لوگ عداوت کرینگے کہ ایسا نہ ہو (۲) لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا (۳) ہر طرح سے اوسکو تمہاری طرف لائیگا باکرہ ہونیکی حالت میں یا بیوہ کر کے = (۴) اور ہر ایک روک کو درمیان سے اوٹھائیگا - (۵) اور اس کام کو ضرور پورا کریگا - (۶) کوئی نہیں جو اوسے روک سکے الخ = (ازالۃ الاوہام صـ ۱۹۸ و صـ ۱۹۹)

مرزا صاحب کا یہ الہامی قول ہے جسمین چھ جملے ہین انمین خدا تعالیٰ کا نہایت پختہ وعدہ اسطرح ہے کہ انجام کار وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی اور پھر اوسکی کامل تاکید اور پختگی کے لئے کہا گیا کہ آخر کار ایسا ہی ہوگا یہان لفظ انجام کار اور آخر کار خوب ملحوظ رہے اور آخر کے دو جملے کہ اسکام کو ضرور پورا کریگا کوئی نہین جو اوسے روک سکے کیسی یقینی شہادت دے رہے ہین کہ اوس لڑکی کے نکاح مین آنیکے لئے کوئی ایسی شرط نہین ہو سکتی - جسکی وجہ سے نکاح کا ظہور رک جائے اب اگر کسی وجہ سے اوسکے نکاح کا ظہور نہ ہو تو قطعی طور سے کہا جائیگا کہ مرزا صاحب کا یہ الہام اور سابق کے الہامات و اقوال سب غلط ہین اور بغیر اسکے غلط مانے ہوئے یہ کہنا کہ ظہور نکاح کے لئے شرط تھی اور اوس شرط کے پائی جانیسے نکاح فسخ ہوگیا کسیطرح صحیح نہین ہو سکتا اگر مذکورہ الہامات صحیح ہین تو ظہور نکاح کیلئے کوئی شرط نہین ہو سکتی - بھائیو یہ تو ایسی کھلی باتین ہین جنکا انکار کوئی صاحب عقل نہین کر سکتا =

حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات مذکورہ تو اس شرط کو غلط بتاتے ہین اور چونکہ اوس شرط کو بھی الہامی کہا جاتا ہے اسلئے یہ شرط مرزا صاحب کے خیال کے بموجب ان تمام اقوال و الہامات کو غلط بتاتی ہے اسلئے بموجب قاعدہ مشہور اذا تعارضا تساقطا کے دونون الہامات غلط ثابت ہوئے اور جب ایسے پختہ اور بار بار کے الہامات یقیناً غلط ثابت ہو چکے تو کوئی وجہ نہین کہ اونکے اور الہامات پر اعتبار کیا جائے

افسوس ہے کہ ایسی روشن باتوں پر بھی حضرات مرزائی نظر نہیں کرتے اب ایک اور عربی الہام اس باب میں ملاحظہ کیجیے اور اوسمین تاکیدی الفاظ دیکھیے کہ خدا تعالیٰ اوس عورت کے واپس لانیکو مکرر کہتا ہے اور اوس وعدہ کے سچے ہونے میں شک کرنیکو منع فرماتا ہے اور اوس کے نکاح مین آنیکی نسبت کس کس طرح سے تاکیدی وعدہ فرماتا ہے وہ الہام یہ ہے

۵ كذبوا بآياتي وكانوا بها يستهزؤن
فسيكفيكهم الله ويردها اليك امر
من لدنا انا كنا فاعلين زوجناكها
الحق من ربك فلا تكونن من الممترين
لا تبديل لكلمات الله ان ربك فعال
لما يريد انا رادوها اليك توجهت
لفصل الخطاب انا رادوها اليك
ويقالو متى هذا الوعد قل ان وعد الله
حق ۵

انجام آتہم صفحہ ۶۰ و صفحہ ۶۱ ملاحظہ ہو

اونہون نے میری نشانیون کی تکذیب کی اور ٹھٹھا کیا سو خدا اونکیلیئے تجھے کفایت کریگا (۱) اور اوس عورتکو تیریطرف واپس لائیگا = (اوسکے بعد قول خداوندی اسطرح بیانکرتے ہین) (۲) یہ امر (یعنی اوس عورت کا واپس لانا) ہماریطرف سے ہے اور بلاشبہہ ہم ہی اوسکے کرنیوالے ہین۔ (۳) واپسی کے بعد ہم نے نکاح کردیا۔ (یہ نکاح کردینا) (۴) تیرے رب کیطرف سے سچ ہے پس تو شک کرنیوالون سے مت ہو (کسقدر زور کی تاکید سے اوس نکاح کا ظاہر ہونا اور اوس وعدہ خداوندیکا سچا ہونا بیان ہوا ہے اور پھر نص قرآنی سے اسکی تائید کیگئی ہے کہ) (۵) خدا کے کلمے (باتین) نہین بدلا کرتین تیرا رب جس باتکو چاہتا ہے بالضرور اوسکو کر دیتا ہے کوئی نہین جو اوسے روک سکے (۶) بیشک ہم اوسکو واپس لانیوالے ہین (لفظ اِنَّ سے تاکید کرکے واپس لانیکو دوبارہ بیانکیا) آج مین فیصلہ کرنیکے لیئے متوجہ ہوا = (۷) بلاشبہہ ہم اوسکو تیری طرف واپس لائینگے[للعلہ] = یہان تیسری مرتبہ اوس عورتکے واپس لانیکو تباکید بیانکیا۔ (۸)

للعلہ اس پیشگوئی مین تین جگہ تاکید کیساتھ کہا گیا کہ ہم تیرے پاس اوسے واپس لائینگے اُسکے صریح جھوٹا ہو جانے پر تو نظر نہین ہے

لوگون نے کہا کہ یہ وعدہ کب ہوگا کہہ خدا کا وعدہ سچا ہے ۱۲ یعنی اس وعدہ خداوندیکا وقت نہین بیانکیا جاتا مگر یہ سمجھہ لو کہ اوس عورت کا ہمارے پاس آنا خدا کا وعدہ ہے اور خدا کا وعدہ سچا ہوا کرتا ہے اسمین تخلف نہین ہوسکتا۔

طالبین حق اسپر غور کرین کہ یہان پانچ مقام سے مرزا صاحب کے پانچ الہام نقل کیئے گئے ہین جنکا حاصل یہ ہے کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح مین آنا یقینی ہے یہ وہ الہام ہے کہ جسکی نسبت مرزا صاحب لکھتے ہین کہ ہم اسپر اوسیطرح ایمان لاتے ہین جسطرح لَا اِلٰہَ اِلّا اللہ محمدٌ رسول اللہ پر جب اس کے یقین اور صراحت کی یہ حالت ہے تو اسمین کسی طرحکی غلطی کا احتمال بھی نہین ہوسکتا اور اس کہنے کی بھی گنجائش نہین ہے کہ اس سے غرض محمدی کا نکاح مین آنا یا اوسکے شوہر کا مرنا مقصود نہ تھا بلکہ صرف ہدایت تھی وہ ہوگئی کیونکہ مکرر بار بار نہایت صراحت و تاکید سے الہام مین اسکا بیان ہے کہ محمدی نکاح مین آئیگی اور ضرور آئیگی اب اگر ایسی صراحت اور تاکید کے بعد اگر اس کلام سے مقصود کچھہ اور کہا جائے تو لا اِلٰہ اِلا اللہ الخ کا مقصود بھی توحید کے سوا کوئی دوسرا بیان کرسکیگا اور تمام دین کو درہم برہم کردیگا اور جماعت احمدیہ لاجواب ہوجائیگی اب ذرا اوس پانچوین الہام مین غور کیجئے۔ اس الہام کے آٹھہ جملون پر ہم نے ہندسہ دیا ہے وہان غور کیا جائے کہ کسقدر تاکیدات اور صراحت سے اوس دختر کے نکاح مین آنیکا وعدہ بلا قید و شرط کیا گیا ہے ایسے صاف وعدیکے بعد کون انسان حالت ہوش و حواس مین یہ کہ سکتا ہے کہ اگر وہ لڑکی مرزا صاحب کے نکاح مین نہ آئی تب بھی پیشینگوئی سچی ہوگئی اور یہ وعدہ خداوندی جو ابھی ذکر کیا گیا ہے پورا ہوگیا؟

مگر اس سے مرزا صاحب کا یہ نشان بیانکیا جاتا ہے کہ دوسرے سے نکاح ہوجانیکی خبر مرزا صاحب دے رہے ہین کسقدر تعصب نے پردہ ڈالدیا ہے کہ جو جملہ نہایت صفائی سے جھوٹا ثابت ہوتا ہے اوسپر نظر نہین ہے مگر نشان ثابت کرنیکے لیئے وہی غلط جملہ پیش ہورہا ہے دیکھو تشحیذ الاذہان بابت مئی سنہ ۱۹۱۴ء) اور نشان ثابت کرنیمین کیسا فریب دیا جاتا ہے کیونکہ یہ الہام اوسکے نکاح کے بعد کا ہے پہلا الہام وہ ہے جو ہم تیسرے اور چوتھے نمبر مین نقل کرچکے ہین جس مین صاف طور سے مذکور ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح مین آئیگی خواہ باکرہ ہونیکی حالت مین یا خدا اوسکو بیوہ کرکے میریطرف لائے غرضکہ پہلے عام طور سے اوسکے نکاح مین آنیکو بیان کیا ہے اور جب اوسکا نکاح ہوگیا تو اوسکے واپس آنیپر زور دیا گیا ہے مگر اب ناواقفونکے سامنے سچی بات پر پردہ ڈالکر اوسے نشان بتایا جاتا ہے افسوس ۱۲

بہا نیوہ یہ ہرگز نہین ہوسکتا اگر یہ الہامات سچے ہوتے تو اوس دختر کا ہر طرح مرزا صاحب کے نکاح مین آنا ضرور تھا کوئی شرط اوسے روک نہین سکتی تہی اور جب نکاح مین نہ آئی تو یقیناً ظاہر ہوگیا کہ وہ سب الہامات غلط تھے وہ الہام خداوندی نہ تھے اسی طرح وہ بہی مہمل الہام تھا جسے مجبوری کیجا تمین شرط قرار دیا ہے یہ غلطی اسوجہ سے ہوئی کہ مرزا صاحب شیطانی الہامات کو رحمانی سمجھے یا الہام کے معنی سمجھنے مین غلطی کی مگر ہر طرح مرزا صاحب کا قول لائق اعتبار نہ رہا کیونکہ جب ایسے بار بار کے یقینی الہامات غلط ہو گئے یا مدت دراز تک اسکے معنے نہ سمجھے تو اوسکے مسیح موعود ہونے کے الہام پر کیونکر اعتبار ہوسکتا ہے کیا وجہ ہے کہ اسے غلط نہ مانا جائے یا اوسکے غلط معنے سمجھنے مین قوی احتمال ہو اگر مرزا صاحب کو اس غلطی سے معصوم بتاکر خدا پر خلاف وعدگی کا الزام دین تو اونہین ضرور ماننا ہوگا کہ خدا تعالی کے تمام وعدے اور وعیدین غیر معتبر ہین (نعوذ باللہ) کیونکہ ایسے پختہ وعدے جسکی نسبت کہا گیا

(۱) کہ آخر کار ایسا ہی ہوگا =

(۲) ہر ایک مانع دور کرنیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا =

(۳) اور اوس کام کو ضرور پورا کریگا =

(۴) کوئی نہین جو اوسے روک سکے =

جب ایسے شدید پختگی کے بعد بہی وعدہ الہی پورا نہ ہو تو پھر جن وعدون مین ایسی پختگی نہ ہو اون پر کیا اعتبار ہوسکتا ہے غرضکہ تمام وعدہ الہی غیر معتبر ٹھیرے اور ساری شریعت درہم برہم ہو گئی لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب بہی اسکا اقرار کرتے ہین کہ ایک وعدہ کے خلاف ہو جانیسے تمام وعدون مین زلزلہ پڑجائیگا (توضیح مرام صـ ملاحظہ ہو)

یہ اقوال اوسوقت کے ہین کہ مرزا صاحبکو اوسکے نکاح مین آنیکی امید تہی اور جب یاس کا مرتبہ پہونچا اور لوگون کا اعتراض شروع ہوا ہے تو کئی طور سے بات بنائی ہے اور اس کذب پر پردہ ڈالنا چاہا ہے وہ بہی ملاحظہ ہو =

اول اپنی آخری کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی کے صـ ۱۳۲ مین لکھتے ہین یہ امر کہ الہام مین یہ بہی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا ہم بیان کر چکے ہین کہ اس نکاح کے ظہور کیلئے

جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کیطرف سے ایک شرط بہی تھی جو اوسی وقت شائع کیگئی تہی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگون نے شرط کو پورا کر دیا۔ **تو نکاح فسخ ہوگیا** یا تاخیر مین پڑگیا" اب اگر دنیا مین عقل و انصاف ہے تو اہل انصاف مرزا صاحبکے مذکورہ اقوال پر بنظر عقل غور کر کے اس جوابکو ملاحظہ کرین اور فرمائین کہ یہ جواب کسطرح صحیح ہو سکتا ہے مجھے کوئی صاحب منصف مزاج اس جوابکو صحیح نہین کہہ سکتا اسکی غلطی آفتاب کیطرح روشن ہے جو حضرات حقانیت کے طالب ہون اونکو اس جواب کے غلط ہونیکے وجوہ ملاحظہ ہون =

پہلی۔ اور دوسری اور تیسری وجہ۔

(۱) اگر اوس وعدہ کے ظہور کیلئے کوئی شرط تہی اور اوس شرط کو وہ لوگ پورا کرنیوالے تھے اور اونکے ایمان مین اللہ تعالے عالم الغیب ہے تو او سے ضرور علم ہوگا کہ یہ لوگ شرط کو پورا کرینگے اس علم کیساتھہ خدا کیطرف سے یہ تقدیر کیونکر ہو سکتی ہے کہ احمد بیگ کی دختر کلان ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد انجام کار مرزا صاحب کے نکاح مین آئیگی مگر مرزا صاحب پہلے اور تیسرے قول مین نہایت صفائی سے اسکا اقرار کر رہے ہین کہ تقدیر الہی اسیطرح ہو چکی ہے غرضکہ اس دعویکو تقدیر الہی کہکر او سکے ظہور کیلئے کسی شرط کو پیش کرنا کسیطرح صحیح نہین ہو سکتا بجز اسکے کہ وہ قدوس جامع صفات کمالیہ مرزائیون کے نزدیک عالم الغیب نہ ہو یا یون ہی جہوٹ کہدیا ہو = استغفر اللہ) مگر ان حضرات سے عجب نہین کہ جسطرح اوسکے قدوس سکو وعدہ خلاف مان چکے ہین اسے بہی مان لین اور خدا کی خدائی اور رسولونکی رسالت کو غیر معتبر ٹھیرا دین =

(۲) اونکے الہام کے ان جملونکو ملاحظہ کیا جائے (۱) احمد بیگ کی دختر کلان انجام کار تمہارے نکاح مین آئیگی۔ (۲) اور آخر کار ایسا ہی ہوگا" (۳) خدا تعالے ہر طرح سے اوسکو تمہاری طرف لائیگا" (۴) اس کام کو ضرور پورا کریگا اب جو خدا تعالے کو قادر مطلق اعتقاد رکھتے ہین وہ فرمائین کہ جس کام کی نسبت اللہ تعالے

اس زور کیساتھ یہ فرماوے کہ انجام کار ایسا ہی ہوگا اور ضرور ہوگا پھر اسکیطرف سے ایسی شرط ہو سکتی ہے کہ اوسکے ظہور کو روکدے
اور کسیوجہ سے وہ کام نہ ہو اور اگر ایسا ہو تو وہ قادر توانا اور عالم الغیب والشہادۃ عاجز یا نادان ٹھیریگا یا ضرور ٹھیریگا
پھر جس جواب سے خدا قدوس پر ایسا سخت الزام آئے وہ جواب کسی مسلمان کے نزدیک صحیح ہو سکتا ہے ہرگز نہیں (۲۸)
اسیطرح پانچویں الہامی قول کو پیش نظر کرکے اس شرط کے پیش کرنیکو ملاحظہ کیجئے = اس قول میں تین جگہ تو وعدہ
خدائی بتاکید بیان ہوا ہے کہ اوس لڑکی کو لوٹا کر ہم تیرے پاس لاوینگے پھر اس وعدہ کے نسبت یہ بھی کہا ہے کہ سچا وعدہ ہے
اوسی قول میں یہ جملہ بھی ہے کہ واپسی کے بعد ہم نے نکاح کردیا۔ پھر اس واپسی کے بعد نکاح کردینے کی صداقت نہایت زور سے
اسطرح کی ہے کہ تیرے رب کیطرف سے سچ ہے تو اسمیں شک کرنیوالوں سے نہ ہو ان الہامات کے بعد یہ کہدینا کہ اوس نکاح کیلئے
شرط تھی اوسکے پورا ہونے میں نکاح فسخ ہوگیا کیسی صریح بناوٹ اور خدا قدوس پر الزام لگانا ہے جس بات کیلئے خداتعالے
ایسا پختہ وعدہ کرے جس کام کیلئے وہ خود ارشاد فرمائے کہ ہمنے کردیا اور مخاطب کو اوسمیں شک کرنیکی ممانعت کرے غضب ہے کہ اوسکا
ظہور نہ ہو اوسکے ظہور کیلئے اگر کوئی شرط خدا کیطرف سے ہوتی تو اوس عورت کے لوٹانیکا ایسا حتمی وعدہ اوسکیطرف سے ہو سکتا
تھا ہرگز نہیں = باوجود اس علم کے کہ اوسکیلئے شرط ہے اور وہ شرط پوری ہونیوالی ہے وہ قدوس سبحان یہ کہہ سکتا تھا
کہ واپسی کے بعد ہمنے نکاح کردیا تو اسمیں شک نہ کر یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بھائیو یہ خداتعالے پر کیسا سخت الزام ہے کہ جس کام
کی نسبت وہ قادر مطلق یہ کہدے کہ ہمنے کردیا اور وہ کام نہ ہو یہ تو ایسی روشن باتیں ہیں کہ آفتاب کیطرح مرزا صاحب کے
کذب کو ظاہر کررہی ہیں ۔ اسمیں خدا قدوس پر صرف یہی الزام نہیں آتا کہ اوسکے نہایت پختہ وعدے بھی پورے نہیں
ہوتے بلکہ اوسکا صریح کذب ثابت ہوتا ہے (نعوذ باللہ) پھر اب کہئے کہ رسول کی رسالت اور شریعت الٰہی کے وعدہ وعید پر
کیونکر یقین ہو سکتا ہے کیا قرآن پاک کی وہ نصوص قطعیہ جنمیں نہایت تاکید سے ارشاد ہے کہ اللہ تعالے کے وعدے خلاف
نہیں ہوتے سبکے سب غلط ہو جاوینگے کیا منکرین اسلام مسلمانوں کو یہ الزام نہ دینگے کہ مسلمانوں کے اعتقاد میں خدا
وعدہ خلافی کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے = اور اس صریح وعدہ خلافی کو سنت اللہ کہکر اس سے انکار کرنا دنکورات کہنا ہے
ایسی غلط بیانیوں سے الزام دفع نہیں ہو سکتا جب وعدہ خداوندی پورا نہ ہوا تو یہ الزام ضرور آئیگا اور اوسے سنت اللہ کہنے سے

الزام بہت زیادہ ہو جائیگا کیونکہ اس کہنے کے یہ معنی ہونگے کہ وعدہ خلافی کرنا اللہ تعالے کی عادت مستمرہ اور مستحکمہ ہے ان بدیہی الزامات کے بعد بھی نہایت شوخ چشمی سے بعض پڑھے لکھے مرزائی بھی مرزا صاحبکی صداقت ثابت کرنیکیلئے اس شرط کو پیش کرتے ہین اور یہ نہین دیکھتے کہ اس شرط کے ماننے سے خدائے قدوس پر کیسے کیسے الزام آتے ہین اسکا سبب کچھہ نہین ہوسکتا بجز اسکے کہ عار کیوجہ سے نفس امارہ نے نار کو عار پر اختیار کرنا پسندیدہ کر دیا ہے یا ان باتمین عقل سلب کر دیگئی ہے = مَن يُضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ سچا ارشاد ہے

چوتھی وجہ اسمین تو شبہہ نہین رہا کہ احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحبکے نکاح مین آنا خدا تعالے کا نہایت پختہ وعدہ تھا اور ایسا وعدہ جو بار بار کیا گیا اور اوسکی سچائی اور پورا ہونیکا ایسا پختہ اور کامل وثوق دلایا گیا جس سے زیادہ پختگی خیال مین نہین آسکتی اسیوجہ سے اسمین شک کرنیکی ممانعت کیگئی ہے اسلئے مرزا صاحبکے قول کے بموجب بھی اوس نکاح کا ظہور ضرور ہے اوسکیلئے کوئی شرط اور قید نہین ہوسکتی حصہ دوم ازالۃ الاوہام مین لکھتے ہین وہ ہر بات پر قادر ہے مگر اپنی صفات قدیمہ اور اپنے عہد و وعدیکے برخلاف کوئی بات نہین کرتا = اور سب کچھہ کرتا ہے ۱۱ (ص ۲۸۷) اور توضیح مرام کے ص۸ مین اس سے زیادہ لکھتے ہین اسمین خدا تعالے کے اوس وعدیکا تخلف نہین جو اوسکی تمام پاک کتابونمین بتواتر و تصریح موجود ہے کہ بہشت مین داخل ہونیوالے پھر اوس سے نکالے نہین جائینگے کیا ایسے بزرگ اور حتمی وعدہ کا ٹوٹ جانا (للعف) خدا تعالے کے تمام وعدون پر ایک سخت زلزلہ نہین لاتا ؟ ان لغو باتون سے خدا تعالے کی کسر شان اور کمال درجہ کی بے ادبی نہین ہوگی ؟ امام مرزا صاحب کا یہ قول خوب یاد رکھنے کے لائق ہے ان دونون قولون نے نہایت صفائی سے ثابت کر دیا کہ جب وعدہ خداوندی احمد بیگ کی لڑکی کا مرزا صاحب کے نکاح مین آنا ضرور تھا اور اس وعدیکے پورا نہونیسے خدا تعالے کے تمام وعدے غیر معتبر ہو جائینگے اور اوسکی کسر شان اور کمال درجہ کی بے ادبی ہوگی اسلئے مرزا صاحب کے یہ اقوال اونکے جواب کو محض غلط بتاتے ہین اس

للعف مرزا صاحب کے ان دونون قولونپر نظر کیجے کہ پہلے قول مین عام طور پر کہہ رہے ہین کہ خدا تعالے اپنے وعدہ کے خلاف نہین کرتا دوسرے مین نہایت صفائی سے بتاتے ہین کہ خدا تعالے کے ایک وعدہ مین خلاف ہونیسے اوسکے تمام وعدونمین زلزلہ پڑجاتا ہے باانیہمہ حضرات مرزائی مرزا صاحبکے ان اقوال کے خلاف اللہ تعالے کی وعدہ خلافی کے ثبوتمین آیت يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ پیش کرتے ہین اور خدا تعالے کو وعدہ خلاف ٹھہرا

نکاح کا ظہور نہونا خدا تعالےٰ کے اون وعدونکے بالکل خلاف ہے جو اوپر نقل کیئے گئے اون وعدونکا مضمون آفتاب کیطرح دکھارہا ہے کہ اونکا پورا ہونا کسی شرط پر موقوف نہین ہوسکتا اون وعدونکے بعدم مرزا صاحب کا نتیجہ ابدینا مرزا صاحبکے کذب اور بنوت کی کافی دلیل ہے۔ **پانچوین وجہ** جس جملہ کو شرط کہا جاتا ہے وہ جملہ کسیطرح شرط نہین ہوسکتا کیونکہ مرزا صاحبکے کہنے کے بموجب اوس جملہ مین احمد بیگ کی ساس یعنی اوس لڑکی کی نانی کیطرف یہ خطاب ہے کیونکہ وہ سخت مخالف اور یہی مطلب ہے کہ توبہ کرو ورنہ تیری لڑکی اور نواسی پر بلا آئیگی مگر اوسنے توبہ نہین کی اور مرزا صاحبکے خلاف اوسنے اپنی نواسی کا نکاح سلطان محمد سے کرادیا اب آپکے قول کے بموجب اوسکی لڑکی پر یہ بلا آئی کہ احمد بیگ اوسکا شوہر مرگیا اب بتانا چاہیے کہ اوسکی نواسی کی بلا کیا ہے جب تُوَفّی تُوُفِّی کا الہام اوسکے نکاح سے پہلے کا ہے تو نہایت قرین قیاس ہے کہ محمدی کا مرزا صاحبکے نکاح مین آنا اور سلطان محمد سے بیاہا جانا اور اون تمام نعمتون اور برکتونسے محروم رہنا جو مرزا صاحب کے نکاح پر موقوف تہین نہایت سخت بلا تہی خاص اوس لڑکی کے لئے بہی اور اوسکی مان اور نانی کیلئے بہی وہ ظہور مین آگئی اور الہام پورا ہوگیا اسکے بعد اگر وہ عورت توبہ کرے یا کوئی دوسرا اوسکا عزیز یا رشتہ دار توضر وسمہے کہ توبہ کے عمدہ نتایج جو اللہ و رسول نے بیان فرمائے ہین اونہین ظاہر ہونا چاہیے۔ اون نتایج مین نہایت عمدہ نتیجہ یہ تھا کہ سلطان محمد مرزا صاحب پر ایمان لاتا اور محمدی کو طلاق دیکر مرزا صاحبکے پاس آکر بعاجزی عرض کرتا کہ آپ نکاح کرلین اور جب مرزا صاحب نکاح کرتے اور حسب وعدہ محمدی وغیرہ پر برکتین نازل ہوتین اور عامہ خلائق اس عظیم الشان نشان سے فیضیاب ہوتے

کہ مرزا صاحبکو سچا ٹھیرانا چاہتے ہین افسوس صد افسوس وہ مضمون ملاحظہ ہو جسمین اونکے نہایت خاص مریدنے خدا کی وعدہ خلافی ثابت کی ہے مگر شائستہ پیرایہ سے حضرت مسیح موعود کے وصال پر چند مختصر نوٹ ایک دوسرا امر اِن پیشگوئیکے متعلق یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ انذاری پیشگوئیان بعض وقت ٹل بہی جاتی ہین ایک نہایت کھلی کھلی مثال یونس نبی کی پیشگوئی ہے (یہ مثال محض غلط ہے کیونکہ حضرت یونس کی پیشگوئی کا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ کسی صحیح حدیث سے پہر کھلی کھلی مثال کس بات کی پیش ہورہی ہے البتہ ضعیف روایت سے عذاب آنیکی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے مگر اوسی روایت سے اوسکا پورا ہونا بہی ثابت ہے) اسکے بعد مضمون نگار لکھتے ہین اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین بہی فرماتا ہے۔ اِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض پیشگوئیان گو بظاہر پوری بہی نہین ہوتین خدا پر سخت الزام لگاتا ہے اگر لفظ بعض سے آپکو دہوکا لگا تو اوسکی شرح لسان العرب اور تفسیر بحر محیط مین دیکھئے تزہیہ ربانی مین مختصر کچہہ لکھا گیا ہے اگر حق طلبی ہے تو اوسے ملاحظہ کیجیئے اگر ان کتابونکا دیکھنا پسند خاطر نہو تو اپنے مرشد وامام کے مذکورہ قول پر نظر کیجئے کس زور سے کہہ رہے ہین کہ ایک وعدہ کے خلاف ہوجانے سے تمام وعدونمین زلزلہ آجائیگا۔ اگر اسمین بہی کچہہ چون و چرا ہے تو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ یہ دعوے محض غلط ہے کیونکہ نصوص قطعیہ قرآنیہ کے مخالف ہے مضمون نگار کی تحریر شہادت دیتی ہے کہ اوسکی نظر نہ قرآن مجید پر ہے نہ علوم نقلیہ پر اور نہ عقل سے اونہین واسطہ ہے اوسکی وجہ ملاحظہ ہو قرآن مجید مین بہت آیتین ہین جنسے یقیناً ثابت ہوتا ہے [illegible] پہلے اسکی کامل تحقیق لکھی گئی ہے

اور ہزاروں ایمان لاتے اور مخالفین اسلام پادری اور آریہ وغیرہ کو پوری ذلت ہوتی - مگر یہ کچھ نہیں ہوا بلکہ معاملہ بالکل برعکس ہوا کہ آسمانپر نکاح ہو کر منسوخ ہو گیا اور اوس عظیم الشان نشان کے ظاہر نہونیسے مرزا صاحبکو سخت ذلت ہوئی بلکہ مخالفین اسلام کے مقابل میں مرزا صاحب نے اسلام کو ایک قسم کی ذلت پہونچائی **الحاصل** یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جنکو توبہ کا حکم ہوا تھا اونہوں نے توبہ کی ہو اور اوسکی وجہ سے وہ توبہ کرنیوالے اوس نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں جو اوسکے ظہور پر موقوف نہیں تھی اور مخلوق کثیر کی ہدایت کا باعث نہ ہوں اور پادریوں اور آریوں کا پلہ بھاری ہو - الغرض یہ جملہ اپنے معنے کے لحاظ سے نکاح کے منسوخ اور ملتوی ہونیکیلئے شرط ہرگز نہیں ہو سکتا مرزا صاحب کا یہ جواب کامل طور سے ثابت کر رہا ہے کہ پیشگوئیکے پوری ہونیسے مایوس ہوئے ہیں تو بدحواس ہو کر بناوٹ کرنے لگے ہیں **چھٹی وجہ** اور اگر اس جملہ کو شرط مان لیا جائے تو اس شرط کا پورا ہو جانا محض غلط ہے ہرگز پوری نہیں ہوئی جنہیں توبہ کا حکم ہوا تھا انہوں نے توبہ کسیوقت نہیں کی اور مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے اسکی تفصیل تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت میں ملاحظہ ہو اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ جس جملہ کو شرط کہا جاتا ہے اوسکا مخاطب اوس لڑکی کی نانی ہے اور توبہ نہ کرنیکی تقدیر پر اوسکی بیٹی اور نواسی پر بلا آنیکی وعید ہے (حقیقۃ الوحی اور انجام آتھم ملاحظہ ہو) اسلئے اگر اس جملہ کو شرط کہا جائیگا تو یہ شرط اوسوقت پوری ہو سکتی ہے کہ اوس لڑکی کی نانی اور اوسکی ماں اور وہ خود ایمان لائے اور ضمناً اوسکے شوہر کو بھی اوس میں داخل

کہ خدا تعالیٰ کا نہ وعدہ خلاف ہوتا ہے نہ اوسکی وعید ٹلتی ہے اور عقلی طور سے بھی ثابت کر دیا گیا ہے - بعض آیتیں نقل ہو چکی ہیں اون آیتوں کو پیش نظر رکھکر اس آیت کا مطلب سمجھنا چاہیے مگر مضمون نگار نے ایسا نہیں کیا بلکہ ایسا مطلب بیان کیا جس سے قرآن مجید کے مضامین میں اختلاف ہو جائے اور اپنی نا فہمی سے یہ دیکھانا چاہا کہ قرآن پاک اللہ کی طرف سے نہیں ہے کیونکہ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا سچا ارشاد ہے اسکا ثبوت ہے کہ محرر مضمون کا دماغ علوم عقلیہ سے بھی خالی ہے نہایت ظاہر ہے کیونکہ آیت میں یصبکم بعض الذی یعدکم موجبہ جزئیہ ہے اور موجبہ جزئیہ موجبہ کلیہ سے عام ہوتا ہے - اسلئے یہ کہنا کہ بعض وعیدیں تجھے پہونچیں گی اوسوقت بھی صحیح ہے جسوقت کل وعیدیں اوسے پہنچ جائیں یہاں بعض کا لفظ یہ ثابت نہیں کرتا کہ کل وعیدیں نہیں پہونچیں گی یہ گفتگو صرف اوسوقت ہے کہ یعدکم میں صرف وعید کا بیان کہا جائے اور اگر یہ لفظ وعدہ اور وعید دونوں کو شامل ہے اور بظاہر ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ حضرت موسیٰ نے یہی فرمایا ہوگا کہ اگر تو ایمان لے آیا تو تیرے لیے یہ نعمتیں ہیں اور اگر ایمان نہ لایا تو یہ عذاب ہے اس صورت میں تو بعض کہنا ضرور تھا کیونکہ وعدہ ہو یا وعید ہو دونوں شرطیہ ہے اسلئے دو باتوں میں سے ایک بات کا ظہور ہوگا یعنی اگر ایمان لے آیا تو وعدہ کا ظہور ہوگا اور اگر نہ لایا تو وعید کی مصیبت میں مبتلا ہوگا غرضکہ ہر صورت میں بعض کا ظہور ہوگا خیر یہ تو علمی بات تھی مگر یہ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شریف ذی اخلاق اس بات کو ہرگز گوارا نہیں کر سکتا کہ اوسے جھوٹا اور وعدہ خلاف کہا جائے مگر افسوس اونکی عقل پر جو اوس قدوس قادر توانا پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ وعدہ خلافی کرتا ہے اور پھر اسکے مدعی ہیں کہ وہ ذات پاک جو ہر عیب سے منزہ ہے اپنے آپکو اس عیب سے متصف بتاتا ہے کیونکہ انبیا کی پیشگوئیاں تو وحی الٰہی ہوتی ہیں خدا تعالیٰ نے

اگر سکتے ہین مگر اوسمین سے کوئی ایمان نہ لایا یعنی کسی نے اونہین سچا مسیح موعود نہین مانا اور اونکا مرید نہین ہوا اسلیئے یہ کہنا کہ لوگون نے شرط کو پورا کردیا محض غلط اور صریح کذب ہے اگر کوئی اگر وسی پڑوسی یا کوئی دور کا قرابت مند مرزا صاحب بالفرض ایمان لے آیا ہو تو اوس سے یہ شرط کسیطرح پوری نہین ہو سکتی یہ شرط اوسیوقت پوری ہو سکتی ہے کہ اوس جماعت مین جس سے خطاب کیا گیا ہے وہ توبہ کرے یہ ایسا صریحی اور بدیہی عقل کا حکم ہے کہ کوئی ذی عقل تعصب سے علیحدہ ہو کر اسکا انکار نہین کر سکتا

ساتوین وجہ اگر حضرات مرزائیون کے سمجھانیکیلئے مان لیا جائے کہ شرط پوری ہو گئی تو مرزا صاحب کے کہنیکے بموجب نکاح کا ظہور ہونا چاہیے کیونکہ وہ صاف کہہ رہے ہین کہ اس نکاح کے ظہور کیلیئے خدا کیطرف سے ایک شرط بھی تھی اب جسکے تھوڑا بھی علم ہے وہ جان سکتا ہے کہ شرط کے پائے جانیسے مشروط کا پایا جانا ضرور ہے یعنی نکاح کا ظہور مشروط تھا اور اون لوگونکی توبہ شرط تھی اسلیئے ضرور ہے کہ جب وہ توبہ کرین تو نکاح کا ظہور ہو مگر مرزا صاحب عجب اولٹی بات کہہ رہے ہین کہ جب شرط پائی گئی تو نکاح کا ظہور نہوا بلکہ منسوخ ہوگیا ناظرین ملاحظہ کرین کہ یہ کیسی بدحواسی ہے کہ شرط کے پائے جانیکا اقبال ہے اور پھر کہتے ہین کہ مشروط نہین پایا گیا یعنی جب لوگون نے شرط کو پورا کردیا اور وہ شرط پائی گئی تو نکاح کا ظہور نہوا دنیا مین تمام عقلا کے نزدیک مسلم قاعدہ ہے کہ اذا وجد الشرط وجد المشروط جب شرط پائی جائیگی تو مشروط

جو اوسپر ظاہر کرتا ہے وہ بیان کرتے ہین اب اس وحی کیمطابق ظہور نہونا خدا تعالے کے کذب اور وعدہ خلافی کو ثابت کرتا ہے اب اسکا ثبوت قرآن کی آیت سے دینا اسکا یہی مطلب ہے کہ خدا تعالے اپنی زبان سے فرماتا ہے کہ کسیوقت مین وعدہ خلافی کرتا ہون (نعوذ باللہ) حضرات مرزائیون نے اوس غیور بے ہمتا کی غیرت کو انسان ضعیف البنیان کی غیرت سے بھی کم مرتبہ کردیا پھر مضمون نگار لکھتے ہین اسلیئے قرآن یہ اصول قائم کرتا ہے کہ مدعی نبوت کے متعلق یہ دیکھنا چاہیے کہ اوسکی اکثر پیشنگوئیان پوری ہوئین یا نہیں ۱۱ مرزا صاحب کا تعلیم یہ اثر دیکھا جاتا ہے کہ مونکے متبعین اپنے علم اور قابلیت سے بہت زیادہ اپنے آپکو خیال کرتے ہین اسیکا نام جہل مرکب ہے قرآن مجید کے اصول کو سمجھنا مضمون نگار کا کام نہین ہے کیونکہ پہلے اونکی قابلیت کی حالت تو پہلے تین جملون سے معلوم ہو چکی اب اس جملے سے اور کچھ معلوم کر لیجئے قرآن مجید کا یہ اصول بتانا کہ وہ اکثر پیشنگوئیونکے پورا ہونیکو معیار صداقت بتاتا ہے محض غلط ہے پیشنگوئیکے پورا ہوجانیکو نہ قرآن وحدیث نے معیار صداقت بتایا ہے نہ کسی نبی نے ایسا دعوے کیا ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ پیشنگوئیاں کین اور ہر ایک پیشنگوئی معینہ وقت پر پوری ہوگئی مگر کسیوقت اپنے پیشنگوئیونکو اپنی صداقت مین پیش نہین کیا کفار کا معجزہ طلب کرنا قرآن مین مذکور ہے مگر اوسکے جواب مین یہ نہین ہے کہ ہمارے رسول نے اسقدر پیشنگوئیان کی ہین اور اتنی پوری ہوچکی ہین نہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اسکو ہم پورے طور سے ثابت کرچکے ہین کہ پیشنگوئی کرنا انبیا سے مخصوص نہین ہے کاہن رمال نجومی بھی پیشنگوئیان کرتے ہین اور

بھی پایا جائیگا مگر یہان اوسکا بیان ہو رہا ہے کہ جب شرط پائی گئی تو مشروط فوت ہو گیا یہ تو مرزا صاحب کی بدحواسی تھی

اب اونکے بعض معتقدین یون لکھتے ہین اذا فات الشرط فات المشروط یعنی جب شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا گیا یہ جملہ اونہون نے مشتہر کیا اور کرایا جو ذی علم کہلاتے ہین اور فیصلہ آسمانی کے جواب دینے کی ہمت رکھتے ہین جنہین اتنا ہوش نہین کہ مرزا صاحب تو صاف کہہ رہے ہین کہ جب لوگون نے شرط کو پورا کر دیا = جسکا حاصل عربی مین یہ ہوا کہ اذا وجد الشرط مگر مجیب صاحب اسکے برعکس اذا فات الشرط کہتے ہین اب ہم نہین کہہ سکتے کہ اس صریح اور بدیہی غلطی کا سبب اونکے حواس کی پریشانی ہے کہ مرزا صاحبکے صادق ثابت کرنے مین نہایت پریشان ہین یا کم علمون کے پھنسے رکھنے کیلئے یہ عربی جملہ کہدیا افسوس = **آٹھوین وجہ** اگر اس مجنونانہ کلام سے بھی قطع نظر کیجائے تو ہم یہ دریافت کرتے ہین کہ محمدی کا مرزا صاحبکے نکاح مین آنا اوسکے لئے اور اوسکے کنبے کے لئے باعث خیر و برکت اور ہر طرح کی بھلائی کا ہے یا موجب مصیبت و آفت کا - مرزا صاحب نے تو اوسکے نکاح مین آنیکی بہت کچھ برکتین بیانکی ہین اور یہ بھی نہایت ظاہر ہے کہ توبہ کرنا ایسی عمدہ چیز ہے کہ انسان کو دائمی عذاب سے نجات دیتی ہے اور ہمیشہ

بعض کی اکثر پیشینگوئیان صحیح بھی ہوتی ہین چنانچہ ایک کاہنہ کا ذکر اوپر کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے علماء نے اوسکا تجربہ برسون کیا اور اوسکی پیشینگوئیونکو سچا پایا اب یہ کہنا کہ قرآن مجید یہ اصول مقرر کرتا ہے کہ جس مدعی نبوت کی اکثر پیشینگوئیان صحیح ہون وہ سچا ہے قرآن پر سخت الزام لگانا ہے کہ وہ نبوت کی صحت کا ایسا معیار غلط بتاتا ہے جسکو تجربہ اور مشاہدہ غلط ثابت کر چکا ہے اور اب بھی یہی حال ہے البتہ قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے یہ ثابت ہے کہ جس مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی غلط ثابت ہو جائے وہ کاذب ہے اوسکا ثبوت کامل طور سے اوپر کیا گیا - اسکے علاوہ مضمون نگار سے مین یہ دریافت کرتا ہون کہ اگر آیت کا یہی حاصل مان لیا جائے جو آپکے خیال مین ہے مگر یہ بتائیے کہ اکثر کی قید آپنے کس جملہ یا کس لفظ سے نکالی جس آیت سے آپ استدلال کرتے ہین اوسمین تو بعض پیشینگوئیکے پورا ہونیکا ذکر ہے اور اوسی لفظ بعض سے آپ سمجھتے ہین کہ بعض پیشینگوئیان پوری ہوتی ہین سب نہین ہوتین تو آپکے خیال کے بموجب آیت کا حاصل یہ ہونا چاہیے کہ جس مدعی نبوت کی بعض پیشینگوئیان بھی پوری ہو جائین تو وہ سچا ہے اسکا نتیجہ بالضرور یہ ہوگا کہ خدا تعالے کے اکثر وعدے غلط ہوتے ہین بعض پورے ہوتے ہین جس خدا کا یہ حال ہے تو اوسکے رسول کی رسالت اور اوسکی شریعت کے تمام وعدے اور وعیدین کسی طرح لائق اعتبار نہین ہو سکتین - مرزا صاحب کا مقولہ یاد رکھیے وہ فرما چکے ہین کہ ایک وعدہ کے خلاف ہو جانے سے اوسکے تمام وعدون مین زلزلہ پڑ جائیگا پھر جب یہ ثابت کیا جائے کہ اوسکے اکثر وعدے خلاف

کی راحت اوسکیوجہ سے ملتی ہے اسلیئے جب اون لوگون نے توبہ کی تو اونپر برکتین نازل ہونی چاہئیین یعنی اوس نکاح کا ظہور ہونا چاہیئے جسکیوجہ سے بے انتہا برکتین اوس منکوحہ پر اور اوسکے کنبہ والون پر نازل ہوتین توبہ کا یہ اُلٹا اثر کیسا کہ اوسکیوجہ سے نکاح کا ظہور نہ ہوا اور اون برکتون سے وہ منکوحہ اور اوسکے کُنبہ والے محروم رہین اگر یہ خیال ہو کہ اوسکے نکاح مین آنیسے احمد بیگ کیدا ماد پر بلا آئیگی یعنی وہ مریگا اسلئے اونکی توبہ نے اوسکی بلا کو ٹالدیا مگر یہ نہایت ہی جاہلانہ خیال ہے اسکے دو جواب نہایت ہی ظاہر ہین ایک یہ کہ ایسی صورت ہوتی کہ احمد بیگ کا داماد طلاق دیکر اوس سے علیحدہ ہوجاتا اس کے بعد وہ منکوحہ مرزا صاحبکے نکاح مین آتی اسصورت سے توبہ کا ثمرہ دونون پر مترتب ہوتا دوسرا یہ کہ اس پیشنگوئیکا پورا ہونا یعنی منکوحہ آسمانی کا ظاہری نکاح مین آجانا ہزارون کی ہدایت کا باعث ہوتا اور بے انتہا لوگ مرزا صاحبکو مان لیتے پھر ایسے فائدے عظیم الشان کے آگے ایک شخص کی جان جانا کسی دانشمند کے نزدیک بلا نہین ہوسکتی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے جہاد کو خیال کرو کہ اوسی رُشد و ہدایت کیلئے ہزارون جانین تلف کی گئین ۔ مگر اسکی کچھہ پرواہ نہین کیگئی اور جس طریقہ سے مناسب ہوا ہدایت کیگئی ایسا ہی یہان بھی ہونا چاہیئے تھا ۔ **نوین وجہ** مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ مین اسی منکوحہ آسمانیکی نسبت حضرت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشنگوئی نقل کی ہے ۔ لکھتے ہین ۔ اس پیشنگوئیکی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشنگوئی فرمائی ہے **یتزوج و یولد لہ** ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہین کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے انمین کچھہ خوبی نہین بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز کی پیشنگوئی موجود ہے ۱۲ اسکلام مین غور کرنیسے کئی باتین ثابت ہوتی ہین = ایک یہ کہ روایت یتزوج

اور یہ کہنا کہ کوئی جھوٹا مدعی نبوت تیئیس برس تک مہلت نہین پاسکتا محض غلط ہے کیونکہ اسکا ثبوت نہ قرآن مجید سے ہے نہ حدیث سے نہ کوئی عقلی دلیل اس پر قائم ہوسکتی ہے اور تاریخی حالات واقعات و رکاذبونکی حالات اسکی تکذیب کرتے ہین ۔ ابن تومرت مہدی ہونیکا مدعی تھا اور اوسکی پیشنگوئیان صحیح ہوئیں دوسرے حصہ مین اسکا ذکر ہوگیا ہے ۱۲ =

ویولد لہٗ صحیح ہے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کیونکہ ایک ملہم خدا کا رسول اسکی تصدیق کرتا ہے اور اپنے کلام کی صداقت میں سبکے سامنے اوسے پیش کرتا ہے دوسرے یہ کہ اس تزوج سے مراد یقینی طور سے منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا ہے تیسرے یہ کہ اس منکوحہ آسمانی سے ایک خاص اولاد ہوگی جسکی پیشینگوئی مرزا صاحب کر چکے ہیں چوتھے یہ کہ اس نکاح کیلئے کوئی ایسی شرط نہیں ہو سکتی جو کسی حالت میں ظہور نکاح سے مانع ہو اسکا حاصل یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بموجب منکوحہ آسمانی مرزا صاحب کے نکاح میں ضرور آئیگی اور اوس سے اولاد ہوگی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ جسطرح مرزا صاحب کے الہامات الٰہیہ مرزا صاحب کے مذکورہ جوابکو غلط بتاتے ہیں اسیطرح اونکے کہنے کے بموجب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی مرزا صاحب کے جوابات کو غلط بتا رہا ہے کیونکہ حدیث میں صاف طور سے ارشاد ہے کہ نکاح کا ظہور ہوگا اور اوس سے اولاد ہوگی اب اگر کسی وجہ سے نکاح کا ظہور نہ ہو تو مرزا صاحب کے قول کے بموجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد غلط ہو جائیگا اسلیے ضرور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے مرزا صاحب کے جوابات کو غلط مانا جائے یہ وہ نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کے قطعی اور صریحی اقوال سے اظہر من الشمس ہو رہا ہے اب اگر مرزا صاحب کا اس حدیث کو صحیح ماننا اور پھر اوسے اپنے منکوحہ آسمانی کیلیے پیشینگوئی سمجھنا غلط ہے تو ذرا ہوش میں آکر بتایا جائے کہ جب مرزا صاحب نے ایسی عظیم الشان غلطی کی جس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نہایت صریح جھوٹی پیشینگوئی کا الزام آیا جسکی وجہ سے مخالفین اسلام کو سخت حملہ کا موقع ہوا تو پھر کیا وجہ ہے کہ جملہ توبی توبی کو شرط کہنا صحیح مان لیا جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ جس طرح حدیث مذکور کے ماننے اور اوسے اپنے مدعا کی پیشینگوئی سمجھنے میں بھاری غلطی کی اسیطرح مرزا صاحب نے اس جملہ کو شرط کہنے میں بھی غلطی کی اور ضرور کی اور اس غلطی کے متعدد وجوہ بھی بیان ہوئے پھر کیا وجہ ہے کہ اس پیشینگوئی کے غلط ہونے پر قطعی حکم نہ دیا جائے اگر کچھ عقل و انصاف ہے تو ضرور ایسا ہی کرنا ہوگا اسکے علاوہ جب ایسی بھاری غلطی مرزا صاحب کی جماعت احمدیہ تسلیم کرتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے اصل دعوے مہدویت و مسیحیت میں غلطی کو تسلیم نہ کرے اگر صداقت کا دعوےٰ ہے تو اس کا معقول جواب دیں

الحاصل توبی توبی کو شرط کہنا اور اوسکی بنیاد پر نکاح کا فسخ بتانا محض مغالطہ ہے اسلیئے اس پیشینگوئی کے

غلط ہو ہمین کوئی شک نہین ہے اور اوسیکے ساتھہ اوسکی اولاد کی پیشینگوئی بھی غلط ہوگئی =

الغرض یہ تو روشن دلیلین ہین جو اپنی روشنی دکھا رہی ہین کہ مرزا صاحب کا جواب ہر طرح غلط ہے صرف انکی جہوٹی پیشینگوئیکے بناوٹ کیلئے یہ بات بنائی ہے مگر وہ بناوٹ بھی ایسی ہے کہ اونکے علم وفہم کو پوشیدہ کرکے اونکے الہام **جاہل** او **مجنون** کا مصداق اونہین بتاتی ہے یہ الہام براہین احمدیہ کے شروع مین اونکے خاص مرید معراج الدین نے لکھا ہے اب جماعت احمدیہ مین کوئی ہے جو ان دلائل کا جواب دے کہ مرزا صاحبکے بناوٹ کو پوشیدہ کرکے اس پیشینگوئیکی صداقت ثابت کر سکے

اے راستبازو - حق کے پسند کرنیوالو - یقین کرو کہ یہ بالکل ناممکن ہے کہ کوئی احمدی اسکا جواب دے سکے اس بیان سے مرزا صاحب کے تینون جوابونکا خاتمہ ہوگیا مگر بغرض تفصیل کچھ اور لکھنا منظور ہے لہذا دوسرا جواب بھی ملاحظہ کیجیے =

دوم - کتاب مذکور[للعہ] مین لکھتے ہین کیا آپ کو خبر نہین - **یمحو اللہ ما یشاء ویثبت** - یعنی اللہ تعالی جس بات کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے قائم رکھتا ہے =

اوس نے پہلے نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اوسے پورا نہ کیا محو کردیا سخت افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے اس آیت کے ایسے معنے کیے ہین جو بہت آیات قرآنیہ اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہین اور پھر قرآن دانی کا دعوے ہے اے جناب جس کلام پاک مین آیت مذکورہ ہے اوسی مین یہ آیتین بھی ہین =

(۱) لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ خدا کی باتین بدلا نہین کرتین جو بات کہدی وہ ضرور پوری ہوگی

(۲) مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ = یعنی اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ میرے یہان کوئی بات بدلا نہین کرتی جو ایکمرتبہ کہدیا وہ ضرور ہوگا اور وعدے اور وعید کے پورا ہونیکے لئے تو صراحت کے ساتھہ بہت آیتین ہین مثلاً (۳) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ[ع۲] =

للعہ یعنی حقیقۃ الوحی ۱۷ ع۲ الخ آیتونکی تفسیر اوپر بیان کی گئی ہے وہان دیکھنا چاہیے ۱۲

(۴) لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ - (۵) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ - یعنی اللہ تعالےٰ کے وعدے

مین تخلف ہرگز نہین ہوتا اوسکا وعدہ ضرور سچا ہوتا ہے -

ان آیتون نے نہایت صفائی سے ثابت کردیا کہ اللہ تعالےٰ کے کلام مین اور اوسکے وعدون مین تغیّر و

تبدل نہین ہوتا = جو وعدہ وہ کریگا وہ ضرور پورا ہوگا =

اب ضرور ہے کہ ان نصوص کو پیش نظر رکھکر - يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ کے معنے کرنا چاہیے

اگر اوسکی ہر بات مین محو و اثبات ہوا کرے تو نبی کی نبوت بھی لائق وثوق نہ رہیگی = کیونکہ ہر وقت محو

کا احتمال رہیگا اسلئے ضرور ہے کہ آیت کے ایسے معنے کیئے جائین کہ مذکورہ آیات کے مخالف نہ ہون اور

یہ اعتراض بھی وارد نہ ہو سکے وہ معنی یہ ہین کہ قرآن مجید مین متعدد جگہ مشیت الٰہی کو عام بیان کیا ہے

مگر اوس سے مقصود صرف اظہار قدرت ہے مثلاً ارشاد ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

يَّشَاءُ یعنی جسے چاہے بخشے اور جسپر چاہے عذاب کرے =

اس آیت کا ظاہر یہ ہے کہ مغفرت اللہ کی مشیت پر ہے اس مین کافر و مسلمان سب برابر ہین

مگر دوسری آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ اسبات کو بتارہی ہے کہ مشرک کی بخشش نہ ہوگی

اسلئے ضرور ہوا کہ پہلی آیت مین جو مشیت کو عام لکھا ہے اوس سے مقصود صرف اظہار قدرت

ہے مگر دوسری آیت نے یہ ثابت کردیا کہ مشرک کیلئے یہ مشیت ہوچکی ہے کہ بخشا نہ جائیگا

اسیطرح آیت اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - نے یہ ثابت کردیا کہ وعدہ الٰہی مین محو نہ ہوگا

ایک معنی یہ ہو سکتے ہین کہ شریعت الٰہیہ مین بعض احکام ضرورت وقت اور مناسب حال کے ہوتے ہین وہ

علم خداوندی کے بموجب بدلتے رہتے ہین اونہین کی نسبت اس آیت مین ارشاد ہے کہ ایسے -

احکام کا محو و اثبات اللہ تعالےٰ کی مشیت پر ہے جسے چاہتا ہے محو کرتا ہے

یعنی شریعت سے اوس حکم کو مٹا کر اوس کی جگہ دوسرا حکم دیتا ہے اور اوسکے اصلی اور واقعی بھید کو وہی

جانتا ہے یا جسے وہ آگاہ کرے

حاصل یہ کہ اس آیت مین وعدہ کے محو واثبات کا ذکر نہین ہے صرف بعض احکام کی نسبت ارشاد ہوا ہے افسوس ہے کہ مرزا صاحب باوجود نہایت عظیم الشان دعوے کے اس آیت کے ایسے غلط معنے سمجھے جو نصوص قطعیہ کے خلاف ہین اور ان صحیح معنے کا اونہین علم نہ ہوا =

اور اب اونکے خلیفہ بہی اس غلطی پر متنبہ نہین ہوتے =

سوم تیسرے جواب مین مرزا صاحب نے حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ پیش کیا ہے اس قصہ کا آموختہ مرزا صاحب نے غالبًا سولہ ۱۶-۱۷ سترہ برس تک رٹا ہے اور اپنے غلط پیشنگوئیون پر پردہ ڈالنے کے لئے مختلف عنوان سے اسے دکھایا ہے مگر افسوس ہے کہ کوئی ذی علم بہی اصل واقعہ کی تحقیق نہین کرتا اور محققانہ طور سے تفسیر حدیث سیر تاریخ کی کتابون کو دیکھ کر واقعی حالت دریافت نہین کرتا اسلئے اس قصہ کی واقعی حالت جس قدر قرآن مجید اور احادیث سے ظاہر ہوتی ہے۔ علیحدہ رسالہ مین لکہی گئی ہے =

اللہ تعالے کے فضل سے اُمید ہے کہ طالبان حق عنقریب اوسکے مطالعہ سے مسرور ہون گے یہان اسقدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی یہ پیشنگوئی کرنا کہ یہ قوم عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگی نہ قرآن مجید سے ثابت ہے نہ کسی حدیث مین اس کا پتہ ہے[للعہ] لیکن غیر معتبر روایت مین یہ آیا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے صرف عذاب آنے کی پیشنگوئی کی تہی اور اوسی روایت مین یہ بہی ہے کہ وہ پیشنگوئی پوری ہوئی یعنی عذاب آیا اور اوس قوم کے سچے ایمان لانے اور نہایت گریہ وزاری سے وہ عذاب ٹل گیا =

اب اس قول کو بہی ملاحظہ کیجئے۔ جو حقیقۃ الوحی مین اونہون نے لکھا ہے۔ کیا یونس علیہ السلام

للعہ شفاء قاضی عیاض اور تاریخ طبری فارسی ملاحظہ ہو ۱۲

کی پیشنگوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس مین بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ چالیس دن تک

اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہو حالانکہ اسمین کسی شرط کی تصریح نہ تھی پس وہ خدا جس

نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا اوسپر مشکل تھا کہ اوس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی وقت پر ٹالدے۔

اجمالی طور پر تو اس جواب کی غلطی ظاہر کردی گئی اب ان دونون پیشین گوئیون کا فرق بھی کچھ معلوم کرنا

چاہیے۔ حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ مین اور اس پیشین گوئی مین زمین و آسمان کا فرق ہے

اوس کے متعدد وجوہ انصاف و غور سے ملاحظہ کیجیے۔

(۱) حضرت یونس علیہ السلام کی الہامی پیشین گوئی کا ثبوت نہین ہے اس لیئے یہ کہنا کہ

آسمان پر قطعی فیصلہ ہوگیا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا محض غلط ہے

اور آسمان پر قطعی فیصلہ مان کر یہ کہنا کہ عذاب نازل نہ ہوا قرآن مجید کی صریح مخالفت کرتا ہے۔

کیونکہ نصوص صریحہ موجود ہین۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ[للعلہ] - وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ[عـه۲]۔

ان دونون آیتون کے معنے اور اون کی تفسیر اوپر بیان ہوئی ہے جس سے قطعی طور سے ثابت ہوگیا

ہے کہ خدا کے وعدے اور وعید مین تخلف ہرگز نہین ہوسکتا۔

الغرض مرزا صاحب کی پیشین گوئی نہایت ہی موکد اور مستحکم برسون ہوتی رہی ہے اور حضرت یونس

علیہ السلام کی آسمانی پیشنگوئی کا ثبوت ہرگز نہین ہے۔

(۲) منکوحہ آسمانی کے نکاح مین آنے کی خبر اور اوس کا نکاح ہوجانے کے بعد اوسکے لوٹ آنے کی خبر

نہایت تاکید کے ساتھ بار بار دی گئی

للعلہ اسمین شبہہ نہین کہ اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا ۱۲

عـه۲ اس آیت مین نہایت تاکید سے ارشاد ہوا کہ اللہ اپنے وعید کے خلاف ہرگز نہین کرتا ۱۲

اوراوس کی نسبت مرزا صاحب نے کلام خداوندی اس طرح نقل کیا انا کنا فاعلین -
یعنے ہم اس کے کرنیوالے ہین

اب جماعت احمدیہ تبائے کہ حضرت یونس علیہ السلام سے اس طرح کا کلام الہی قرآن و حدیث سے کہین ثابت ہے ہے ہرگز ثابت نہین ہے

(۳) اس منکوحہ کی نسبت یون الہام ہوا کہ اوس عورت کا لوٹ کر آنا حق ہے اسمین شک نہ کرنا یعنے مرزا صاحب کے نکاح مین آنا ایسا یقینی ہے کہ اوس مین شک کرنے کی ممانعت کی گئی - اب کوئی تبائے کہ حضرت یونس علیہ السلام سے اس طرح کسیوقت کہا گیا ہے ہرگز نہین

(۴) اس وعدہ کی نسبت اون کا الہام ہے کہ خدا کی باتین بدل نہین سکتین
یعنی اس وعدہ مین تغیر و تبدل ہرگز نہین ہوسکتا ہے بلکہ اسکا پورا ہونا ضرور ہے کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام سے بھی یہ صراحت کی گئی تھی ہرگز نہین =

(۵) مرزا صاحب کہتے ہین کہ بار بار کی توجہ سے یہ معلوم ہوا کہ خدا تعالے اوس لڑکی کو ہر ایک مانع دور ہونیکے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح مین لائیگا "

حضرت یونس علیہ السلام نے نزول عذاب کیلئے ایسا یقین کسیوقت نہین بیان کیا

(۶) ان دونون واقعون مین نہایت ظاہر ہوا اور بہت بڑا فرق یہ ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی وعید ہے - اور مرزا صاحب کی یہ پیشین گوئی وعدہ ہے

الغرض - یونس علیہ السلام کی پیشینگوئی کو منکوحہ آسمانی والی پیشین گوئی سے کوئی مناسبت نہین ہے اسکے جھوٹا ہونیکے جواب مین اوسے پیش کرنا سخت مغالطہ دینا ہے =

(۱) سب سے اول تو یہ بات ہے کہ قطعی طور سے اس کا ثبوت نہین ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے الہامی پیشینگوئی کی تھی =

(۲) اگر کسی قسم کا ثبوت ہے تو صرف اس قدر ہے - کہ عذاب آنے کی پیشین گوئی تھی - وہ پوری ہوئی - یعنی عذاب آیا - جس ضعیف روایت مین الہام سے پیشین گوئی کرنا آیا ہے اوس مین عذاب کا آنا بھی مذکور ہے تفسیر در منثور ملاحظہ کیجائے - اور اگر یہ کہا جائے کہ عذاب نہین آیا تو پھر الہامی پیشین گوئی کا ثبوت ضعیف روایت سے بھی نہ ہوگا

اگر کسی ذی علم کو دعوے ہو تو ثابت کرے مگر ہم کہتے ہین کہ نہین کر سکتا

حاصل کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب کا پہلا جواب تو خود اونہین کے متعدد اقوال سے غلط ثابت ہوا - اور دوسرا اور تیسرا جواب نصوص قطعیہ قرآنیہ کے خلاف ہے اور تیسرا جواب واقعات کی رُو سے بھی غلط ہے اور خلیفہ صاحب نے جو جواب تراشا ہے اور قرآنی جواب بتایا ہے اوسکا نہایت کافی جواب فیصلہ کے پہلے حصہ مین دیا گیا ہے

اور یہان جو اقوال مرزا صاحب کے نقل کئے گئے ہین وہ بھی اونکے جواب کو غلط بتا رہے ہین - اور اس پر بھی اگر کسی صاحب کو سیری نہ ہو تو تتمہ حصہ اوّل ملاحظہ کرین

بالآخر اس مین کسی طرح کا شبہہ نہین رہا کہ منکوحہ آسمانی کے متعلق اور اوسکے شوہر کے متعلق جو پیشین گوئی مرزا صاحب نے کی تھی وہ ہر طرح غلط ہوئی کسی منصف فہمیدہ کو ان

دونون بلکہ تینون پیشنگوئیون کے جھوٹا ہونے
مین کوئی شک و شبہہ نہین رہا - اونکا غلط ہونا
آفتاب تابان کیطرح روشن ہو رہا ہے - اب اگر کسی
شپرہ چشم کو آفتاب نہ سوجھے - یا کوئی گرد و غبار کو اوڑا کر
آفتاب کو چھپانا چاہے - تو آفتاب چھپ نہین سکتا
دنیا اوس کی روشنی سے انکار نہین کر سکتی - اسی
طرح اس پیشنگوئیکے غلط ہونے سے انکار
نہین ہو سکتا ❖ اس کا لازمی نتیجہ بالضرور یہ ہے - کہ بموجب ارشاد خداوندی اور نص
قرآنی اور توریت مقدس مرزا صاحب کاذب ٹھیرے اب جماعت احمدیہ اسپر غور کرے اور اپنی عاقبت
برباد نہ کرے - مین نہایت خیر خواہی سے کہتا ہون کہ جن بینہ دلائل سے ان دونون پیشنگوئیونکا
غلط ہونا بیان کیا گیا ہے اون کا جواب نہ خلیفہ صاحب دے سکتے ہین اور نہ کوئی دوسرا ذی علم اس مین
قلم اوٹھا سکتا ہے یون عوام کے دام مین رکھنے اور بے سر و پا کچھہ لکھنے یا کہنے کو کون روک سکتا ہے

مگرمین نہایت قوت اور سچائی سے کہتا ہون - کہ اب جو دلیل اور جو توجیہہ ان پیشین گوئیون کی صداقت

مین پیش کی جاوے اوس کا غلط ہونا مین اوسی بیان سے دکھا سکتا ہون جو اوپر کیا گیا

جس طالب حق کو شبہہ ہو وہ دریافت کرے

تمام مذکورہ بیان کے علاوہ نہایت قوی شہادت یہ پیش کرتا ہون کہ خاص اس پیشینگوئیکے

بیان مین اور اس سے پہلے مرزا صاحب کے متعدد غلط دعوے دیکھائے گئے جن کے جھوٹے

کہنے مین کسی طرح کا تامل نہین ہو سکتا اور کئی پیشینگوئیان بھی ایسی غلط ہوئین کہ اونمین

کسی متعصب کو بھی کلام کرنے کی مجال نہین ہے وہ غلط پیشینگوئیان یہ ہین

(۱) احمد بیگ کی بڑی لڑکی بیوہ ہوگی

(۲) اور وہ نکاح ثانی تک زندہ رہے گی یعنے اوس کا نکاح ثانی ہوگا مگر دنیا پر ظاہر ہوگیا کہ وہ لڑکی

بیوہ نہین ہوئی اور نکاح ثانی کی اوسے نوبت نہین آئی بلکہ پہلے ہی زوج کے نکاح مین مرگئی

(۳) مرزا صاحب کہتے ہین کہ یہ عاجز بھی ان واقعات کے پورے ہونے تک زندہ رہے گا یعنی

احمد بیگ کی لڑکی کے بیوہ ہونے اور اوس کے نکاح ثانی تک

یہ بھی غلط ہوا کیونکہ وہ اپنے پہلے زوج کے نکاح مین تھی کہ مرزا صاحب وائمی مفارقت کا داغ

لے کر دنیا سے چل بسے اس کے بعد وہ لڑکی مرگئی

اسی طرح یہ تینون پیشین گوئیان غلط ہوئین

(۴) نکاح کے بعد اس لڑکی سے ایک خاص طور کا لڑکا ہوگا

(۵) مرزا صاحب نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پیشینگوئیون کی پڑتال کے لئے میرے

پاس ہرگز نہ آئین گے

جب اوس لڑکی سے نکاح ہی نہ ہوا تو اوس کی اولاد کا ذکر فضول ہے

مولوی صاحب پیشینگوئیون کے پڑتال کے لئے قادیان گئے اور نہایت شائستگی سے مرزا صاحب کو بلایا مگر مرزا صاحب گھر سے باہر نہ آئے

غرضکہ مذکورہ آٹھ پیشینگوئیون مین یہ پانچ پیشین گوئیان تو ایسے علانیہ طور سے غلط ہوئین کہ آجتک کوئی اون کا مرید اس مین دم نہین مار سکا

ان پانچ پیشین گوئیون مین پہلی پیشین گوئی کے سوا چار پیشینگوئیان وعید نہین ہین بلکہ وعدہ الٰہی ہین جس کا پورا ہونا ہر ذی عقل کے نزدیک ضرور ہے مگر وہ بہی پوری نہ ہوئین

الغرض جب آٹھ پیشین گوئیون مین پانچ غلط ہوئین تو اب تین کے غلط ماننے مین کسی حق طلب کو تامل نہین ہو سکتا خصوصًا اوس وقت کہ قرآن مجید کی نص صریح اور توریت کی نص قطعی سے ثابت ہو کہ اگر کسی مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بہی جہوٹی ثابت ہو جائے تو وہ جہوٹا ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۝

تمّت بالخیر

فہرست مضامین فیصلہ آسمانی حصہ سوم

ھو اللہ المستعان ومنہ الھدایۃ والخذلان

اس رسالہ مین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سچی حالت کو ایسا روشن کر کے دیکہایا ہے کہ کسی راستباز حق پسند کو اوسکے ماننے مین تامل نہین ہو سکتا اوسکے مضامین کی فہرست پیش کیجاتی ہے ملاحظہ ہو

نمبر	مضمون	صفحہ	نمبر	مضمون
(۱)	مرزا صاحب کی حالت	صفحہ ۲-۸	۶	بعد جہوٹے مدعیان نبوت کا آنا ص ۹
(۲)	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے		(۳)	قرآن و حدیث سے اسکا ثبوت

نمبر	مضمون	صفحہ
	کہ رسول اللہ صلعم آخر الانبیا ہین	
	آپکے بعد کسیکو نبوت کا مرتبہ نہین مل سکتا	صـ ۹-۱۵
(۴)	اوس آیت کی تشریح جس سے مرزائی نبی کا آنا ثابت کرتے ہین	صـ ۱۶-۱۹
(۵)	رسول اللہ صلعم کے بعد کسیکو مرتبہ نبوت نہ ملنے کی نہایت عمدہ وجہ	صـ ۱۹
(۶)	مرزا صاحب کے کاذب ہونے کی روشن دلیلین	صـ ۲۳
(۷)	پہلی دلیل قرآن مجید کے نص قطعی اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے بعد کوئی نبی نہین آئیگا	صـ ۲۳-۲۷
(۸)	اس کا ثبوت کہ مرزا صاحب نبوت مستقلہ کا دعوے کرتے ہین اور مسلمان کو کافر کہتے ہین	ایضاً
(۹)	دوسری دلیل یہ دلیل نہایت ہی لائق توجہ ہے متعدد طریقون سے اسمین مرزا صاحب کا کذب ثابت کیا گیا ہے	صـ ۲۸
(۱۰)	قرآن مجید کے معجزہ ہونیکے وجوہ	صـ ۲۸-۳۰
(۱۱)	اعجاز احمدی اور اعجاز المسیح کے معجزہ نہ ہونیکے نہایت روشن وجوہ	صـ ۳۱-۵۴
(۱۲)	اوس کے پہلے صفحہ کی دو سطر کی غلطیان	صـ ۵۱-۵۴
(۱۳)	اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کے مثل طلب کرنے پر گہری نظر	صـ ۵۵
(۱۴)	تیسری دلیل مرزا صاحب کے کاذب ہونے پر	صـ ۶۲
(۱۵)	بغدادی کاہنہ کی پیشینگوئی کا سچا ہونا اور اوسکی کامیابی	صـ ۶۴
(۱۶)	مرزا صاحب کا یہ کہنا محض غلط ہے کہ پیشینگوئی انسان کے اختیار مین نہین کیونکہ نجومی۔ رمال جفار۔ کاہن۔ اہل فراست پیشینگوئیان کرتے آتے ہین اور اب بھی کرتے ہین اس سے مرزا صاحب کی صداقت کا بڑا معیار غلط ہوگیا	صـ ۶۳ و ۶۴

(۱۷)	ایک بغدادی کاہنہ کا ذکر جس کی پیشینگوئیونکو علماء نے تینتیس ۳۳ برس تک تجربہ کیا اور صحیح پایا افسوس مرزا صاحب کا علم اس کاہنہ کے برابر بھی نہ ہوا	ص ۶۴-۶۶
(۱۸)	جس مدعی نبوت کی ایک پیشینگوئی بھی غلط ہو جائے وہ جھوٹا ہے اسکا ثبوت قرآن مجید سے اور توریت مقدس سے چونکہ مرزا صاحب کی اکثر پیشینگوئیان غلط ثابت ہوئین اس لئے وہ کاذب ثابت ہوئے	ص ۶۷-۷۲
(۱۹)	قرآن مجید کی آیتون سے اسکا ثبوت کہ خدا تعالیٰ کے تمام وعدے اور وعیدیں پوری ہوتی ہین یہ دلچسپ بیان لائق دید ہے	ص ۷۳-۸۲
(۲۰)	وعید کے متعلق نہایت محققانہ اور نادر گفتگو اور وعید کے اقسام	ص ۸۳
(۲۱)	آیت یصبکم بعض الذی یعدکم کی تفسیر حاشیہ	ص ۸۳
(۲۲)	مرزا صاحب کی بعض غلط پیشینگوئیان	ص ۹۰-۹۲
(۲۳)	مرزا صاحب کی وہ تین جھوٹی پیشینگوئیان جنکی صداقت ثابت کرنے مین مرزا صاحب نے اور اونکے معتقدین نے بہت زور لگایا ہے اور متعدد جھوٹے دعوے کرنے کی ضرورت پڑی ہے	ص ۹۴
(۲۴)	مرزا احمد بیگ کے داماد والی پیشینگوئی کی تشریح اس پیشینگوئی کے غلط ہونے سے مرزا صاحب پانچ طریقے سے کاذب ثابت ہوتے ہین	ص ۹۶
(۲۵)	پہلا طریقہ	ص ۹۹-۱۰۰
(۲۶)	دوسرا طریقہ	ص ۱۰۱-۱۰۲
(۲۷)	تیسرا طریقہ	ص ۱۰۲
(۲۸)	چوتھا طریقہ	ص ۱۰۴

نمبر شمار		
(۲۹)	پانچوان طریقہ	صفحہ ۱۰۴-۱۰۵
(۳۰)	اس جھوٹی پیشینگوئیکے متعلق جو غلط جواب دئے گئے ہین اونکی غلطی کا اظہار	صفحہ ۱۰۶-۱۰۸
(۳۱)	مرزا محمود نے جو اس پیشینگوئی کے متعلق محض غلط باتین تشحیذ الاذہان مین لکھی ہین اونکی حالت اس بیان سے فہمیدہ حضرات پر بخوبی روشن ہو سکتی ہے	صفحہ ۱۰۸
(۳۲)	نکاح والی پیشینگوئیکے متعلق الہامات جن سے قطعی اور یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نکاح ضرور ہوگا مگر نہین ہوا اور مرزا صاحب جھوٹے ٹھیرے	صفحہ ۱۰۹-۱۱۴
(۳۳)	جملہ توبی توبی کو ظہور نکاح کے لئے شرط کہنا اور اس شرط کے پورا کر دینے سے نکاح کا فسخ ہو جانا ہر طرح غلط ہے اسکے اثبات مین نہایت محققانہ طور سے	صفحہ ۱۱۵-۱۲۴
	نو (۹) وجہین لکھی ہین جو لایق دید ہین جنکا جواب غیر ممکن ہے صفحہ ۱۲۴ جملہ مذکورہ کے صحیح معنے	صفحہ ۱۲۵
(۳۴)	آیت یصبکم بعض الذی یعدکم کا محققانہ بیان اور بعض نہایت خاص مرید مرزا صاحب کے عظیم الشان غلطی کا اظہار	حاشیہ صفحہ ۱۲۸-۱۲۲
(۳۵)	آیت یمحو اللہ ما یشاء و یثبت کی تفسیر	صفحہ ۱۲۴
(۳۶)	حضرت یونس ع کے قصہ کا ذکر اور نکاح والی پیشینگوئیمین اور اوس مین فرق	صفحہ ۱۲۶-۱۲۹

صحت نامہ فیصلہ آسمانی حصہ سوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
حاشیہ ۴	۱	اگر	اور اگر	۱۶	۹	بنی آدم	اے بنی آدم
۱۲	۱	تقدیم تاخیر		حاشیہ	۷	ہوسکتا ہے	ہوتا ہے
۱۳	۱۴	آخر الانبیا ہوا	آخر الانبیا نہوا	حاشیہ ۲	۴	نہین رہینگے	نہین رہیگی
۱۵	۱۰	آیتا	آیت سے	″	۸	پائی جاتی مین	پائی جاتی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۲	رسالون	رسالے	حاشیہ ۵۸	۶	سوالاکھ	سوا تین لاکھ
۳۶	۱۰	کیا صریح	کیسا صریح	″	۷	ایک لاکھ	تین لاکھ
۳۹	۱۰	پہلے رکھا	پہلے سے لکھا رکھا	حاشیہ ۵۸	۱۰	نشانون مین	نشانون سے
۴۱	۱۵	جب تک	جب یہ	حاشیہ ۶۰	۷	اسکے	اسسے
حاشیہ ۴۹	۱	آسمانی مین	آسمانی	۶۱	۱۵	ازالتہ الاوہام ص	ازالتہ الاوہام ص ۷۷
۵۰	۸	ممکن ہے	ممکن ہو	″	۱۶	اس نارک	اس نازک
				۶۴	۱	پیدا ہوئے	پیدا ہوئے ہین

مسیح قادیانی کی تردید مین کافی وافی لاجواب رسالے جو محققانہ طور پر محض خیر خواہی برادران اسلام کی نظر سے لکھے گئے ہین

فیصلہ آسمانی حصہ اول	اس مین مرزا صاحب کے عظیم الشان نشان کا غلط ہونا اور اون کی سچی حالت کا فوٹو دکھایا گیا ہے قیمت ۴ر
ایضاً حصہ دوم	اس حصہ مین مرزا صاحب کے متعدد اقرارات سے اونہین کا کاذب ثابت کیا ہے اور صداقت کی بہت بڑی دلیل کا غلط ہونا نہایت عمدہ طریقہ سے اظہر من الشمس کیا ہے قیمت ۳ر
ایضاً حصہ سوم	اس مین محققانہ پرزور دلائل سے مرزا صاحب کا کذب ثابت کیا ہے لائق دید ہے قیمت
تنزیہ ربانی از تلویث قادیانی	حضرات مرزائی کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ بعض وقت وعدہ خلافی کرتا ہے اوسکا غلط ہونا اور اللہ تعالیٰ کا اس عیب سے پاک ہونا ثابت کیا ہے اور داماد احمد بیگ کی نسبت جو پیشنگوئی ہے۔ اوس کا غلط ہونا ثابت کیا ہے قیمت ۲ر
معیار صداقت	ایضاً اسمین ایک ضمیمہ ہے اُسے دیکھنا بہت ضروری ہے قیمت ار
تنبیہ قادیانی	ناظرین اہل مذاق اسسے دیکھکر لطف اُٹھائین گے قیمت ار
حقیقۃ المسیح	اس کتاب مین اصل مسیح کی علامتین بیان کی گئی ہین اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب ہرگز مسیح
معیار المسیح	اس مین بطور نمونہ بعض اون آیتون کی شرح کیگئی ہے جنسے حضرات مرزائی مرزا صاحب کی صداقت ثابت کرتے ہین اور اُنہین آیتون سے اونکا کاذب ہونا ثابت کیا ہے
شہادت آسمانی	مرزا صاحب کیو قتمین اجتماع کسوف خسوف رمضان مین ہوا اُسکو مرزا صاحب نے اپنے مہدی ہونیکی علامت بیانکی ہے اس رسالہ مین اُسکا جواب دیا گیا ہے اور دارقطنی کی حدیث کی خوب تشریح کی گئی ہے قیمت ار

یہ سب کتابین مونگیر محلہ مخصوص پور خانقاہ رحمانی سے مل سکتی ہین و نیز امرتسر چوک فرید مسجد حاجی شیخ بڈھا مرحوم سے

نہایت ضروری اور مفید کتابین **مکتوبات شریف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی** مطبوع جدید

نصائح امام غزالی ۴ر - مذمت حسد ۴ر - مذمت غیبت ۴ر - بدایۃ الہدایہ ۳ر - امرونہی ۴ر حقوق المسلمین ۴ر تصور شیخ ۴ر حقوق الاسلام ۴ر

اثبات بست تراویح ار - مبدء و معاد ۶ر مطبوع جدید (امرتسر چوک فرید مسجد حاجی شیخ بڈھا صاحب مرحوم)